سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ

# فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جنوری 2026ء / شعبان المعظم 1447ھ

◄ نزولِ قراٰن کے مقاصد اور حکمتیں 4
◄ حالات اور خیالات 18
◄ اسلام کا نظامِ مواخات 20
◄ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی جلالت وعظمت 38
◄ بیٹیوں کو مہمان نوازی کا سلیقہ سکھائیں 61

## ٹینشن سے حفاظت

## اَللّٰہُ الصَّمَد

100 بار

ہر نماز کے بعد پڑھنے والا غموں، دُکھوں، پریشانیوں اور ٹینشن وغیرہ سے محفوظ رہے۔ (اِن شآءَ اللہُ الکریم)

اللہ پاک چاہے تو ہی فائدہ ہوگا، یہ ذہن رکھنا ضروری ہے۔

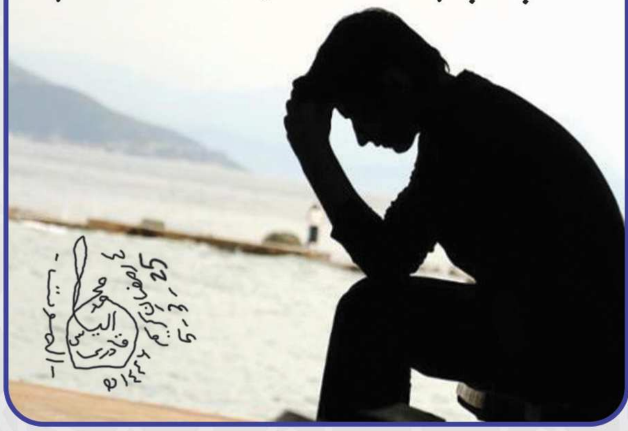

## اولادِ نَرینہ اور روزی میں برکت

## یَا اَوَّلُ

40 بار

پڑھ کر پانی یا شہد ملے پانی پر دَم کر کے آدھا خود پیے اور آدھا زوجہ کو پلائے۔ اِن شآءَ اللہُ الکریم بیٹا ہوگا اور رزق میں بھی برکت ہوگی۔ (یہ عمل 40 دن مسلسل کرنا ہے)

## شادی کے لیے غیبی اسباب ہوں

## یَا وَھَّابُ

300 بار (اوّل آخر گیارہ بار دُرودِ ابراہیم)

روزانہ سونے سے پہلے پڑھ لیجیے۔

(جب تک شادی نہ ہو جائے روزانہ پڑھنا ہے)

## نظر کمزور ہو تو

سات بادام اور سات سفید مرچ (یعنی دَکھنی مرچ) روزانہ رات پانی میں بِھگو دیجیے، صبح نہار منہ (یعنی خالی پیٹ) چبا کر کھا لیجیے (روزہ ہو تو صبح بھگو کر افطار میں استعمال کیجیے) اِن شآءَ اللہُ الکریم نظر میں بہتری آئے گی اور اللہ پاک چاہے تو عینک بھی اُتر جائے۔ (مدت: تا حصولِ مراد)

بچوں کو پیس کر شہد ملا کر بھی کھلا سکتے ہیں۔

تاکید: ہر علاج اپنے طبیب کے مشورے سے کیجیے۔

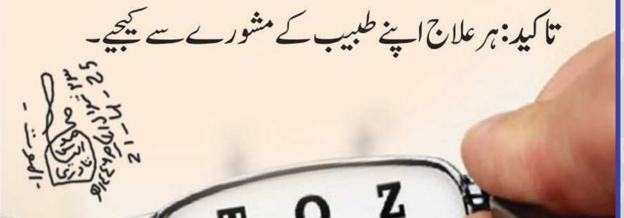

پیشکش: مجلسِ ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین


ماہنامہ

رنگین شمارہ

# فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جنوری 2026ء / شعبان المعظم 1447ھ

جلد: 10 شمارہ: 01



| | |
|---|---|
| ہیڈ آف ڈیپارٹ | مولانا مہروز علی عطاری مدنی |
| چیف ایڈیٹر | مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی |
| ایڈیٹر | مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی |
| شرعی مفتش | مفتی محمد انس رضا قادری |
| گرافکس ڈیزائنر | شاہد علی حسن عطاری |


مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر

یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر

(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

**بفیضانِ نظر** سراجُ الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

**بفیضانِ کرم** اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین و ملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

**زیرِ سرپرستی** شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

**آراء و تجاویز کے لیے**


+922111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923103330935

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net


- **قیمت** رنگین شمارہ: 220 روپے سادہ شمارہ: 110 روپے
- **ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات** رنگین شمارہ: 3700 روپے سادہ شمارہ: 2300 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 10 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ

رنگین شمارہ: 3200 روپے سادہ شمارہ: 1800 سو روپے


**بکنگ کی معلومات وشکایات کے لیے:** Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط


| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قراٰن و حدیث | 1 | نزولِ قراٰن کے مقاصد اور حکمتیں (قسط:01) | مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی | 4 |
| | 2 | مریض کا علاج | مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی | 7 |
| فیضانِ سیرت | 3 | رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نیند سے بیدار ہوکر چند انداز | مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی | 9 |
| مدنی مذاکرے کے سوال جواب | 4 | امیر اور غریب گاہک کو مختلف قیمت بتانا کیسا؟ مع دیگر سوالات | امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری | 11 |
| دارالافتاء اہلِ سنّت | 5 | بحالتِ روزہ ناک میں دوا ڈالنے کا حکم مع دیگر سوالات | مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی | 13 |
| مختلف مضامین | 6 | اسلامی معاشرہ ہی مثالی معاشرہ ہے (قسط:01) | نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری | 15 |
| | 7 | حالات اور خیالات | مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی | 18 |
| | 8 | اسلام کا نظامِ مواخات (قسط:01) | مولانا فرمان علی عطّاری مدنی | 20 |
| | 9 | نمازِ تہجد: قربِ الٰہی کا سنہری زینہ | مولانا عمر فیاض عطّاری مدنی | 23 |
| | 10 | باجماعت نماز کی حکمتیں | مولانا ابرار اختر القادری | 25 |
| | 11 | موت کے بعد کی فکر | مولانا محمد احمد عطّاری مدنی | 27 |
| تاجروں کے لیے | 12 | احکامِ تجارت | مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی | 29 |
| بزرگانِ دین کی سیرت | 13 | حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام پر آزمائشیں (قسط:04) | مولانا ابو عبید عطّاری مدنی | 31 |
| | 14 | صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی فراست اور معاملہ فہمی (دوسری اور آخری قسط) | مولانا مہروز علی عطّاری مدنی | 33 |
| | 15 | حضرت شُرَحبیل بن حَسنہ رضی اللہ عنہما | مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی | 35 |
| | 16 | حضرت عَمرو بن حُریث رضی اللہ عنہما | مولانا اویس یامین عطّاری مدنی | 37 |
| | 17 | امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی جلالت و عظمت | مولانا ابو النّور راشد علی عطّاری مدنی | 38 |
| | 18 | اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے | مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی | 41 |
| متفرق | 19 | تربیت و اخلاق اور رسائل امیر اہل سنت (قسط:01) | مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مدنی | 43 |
| | 20 | شیخ عبد اللہ دحلان کی تربت پر حاضری کی روداد (تیسری اور آخری قسط) | مولانا حاجی غلام یاسین عطّاری مدنی یمنی | 45 |
| قارئین کے صفحات | 21 | نئے لکھاری | مبشر عبد الرزاق عطّاری/محمد زین عطّاری/عبد الرحمٰن عطّاری مدنی | 47 |
| | 22 | آپ کے تأثرات | | 52 |
| بچّوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" | 23 | نجات کی رات | مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی | 53 |
| | 24 | ایڑی کی ٹھوکر سے چشمہ جاری ہوگیا | مولانا سید عمران اختر عطّاری مدنی | 54 |
| | 25 | مجوسی کو اسلام کیسے ملا؟ | مولانا حیدر علی مدنی | 55 |
| | 26 | حروف ملائیے / بچّوں کے اسلامی نام | | 58 |
| | 27 | اپنے بچّوں کو شکر گزار بنائیے | مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مدنی | 59 |
| اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" | 28 | بیٹیوں کو مہمان نوازی کا سلیقہ سکھائیں | اُمِّ میلاد عطّاریہ | 61 |
| | 29 | اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل | مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی | 63 |
| اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے! | 30 | دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں | مولانا حسین علاؤ الدین عطّاری مدنی | 64 |

مولانا ابو النور راشد علی عطّاری مَدَنی*

# نزولِ قرآن کے مقاصد اور حکمتیں (قسط: 01)

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے جو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل کی گئی۔ یہ محض ایک کتاب نہیں بلکہ انسانیت کے لیے مکمل ضابطۂ حیات، ہدایت کا سرچشمہ اور رحمت کا پیغام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں متعدد مقامات پر اس کتابِ عظیم کے نزول کی حکمتوں، مقاصد اور اسباب کو بیان فرمایا ہے۔ کہیں ”نَزَّلَ“ اور ”اَنْزَلَ“ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو کہیں ”اٰتَیْنَا“ اور دیگر الفاظِ عطا کے ساتھ یہ مقاصد واضح کیے گئے ہیں۔ یہ مقاصد اتنے جامع اور ہمہ گیر ہیں کہ انسانی زندگی کے ہر پہلو کو محیط ہیں۔ ذیل میں ہم قرآنِ کریم کی روشنی میں ان مقاصد اور حکمتوں کا تفصیلی جائزہ پیش کرتے ہیں:

## ہدایت اور راہِ راست کی طرف رہنمائی

نزولِ قرآن کا سب سے بنیادی اور اہم مقصد قرآنِ کریم میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یہ کتاب انسانیت کی ہدایت کے لیے نازل کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ میں فرمایا: ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَۙ(۲)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو۔[1]

اسی طرح سورۃ البقرۃ میں ماہِ رمضان کے تذکرے کے ساتھ فرمایا: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں۔[2]

مزید سورۂ یونس میں ارشاد ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ(۵۷)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے۔[3]

یہ آیاتِ کریمہ واضح کرتی ہیں کہ قرآن کا بنیادی مقصد انسانیت کو گمراہی کی تاریکیوں سے نکال کر ہدایت کی روشنی کی طرف لانا ہے۔ انسان اپنی فطرت کے اعتبار سے سچائی کا طالب ہے لیکن شیطانی وساوس، نفسانی خواہشات اور ماحول کے منفی اثرات اسے راہِ راست سے بھٹکا دیتے ہیں۔ قرآن وہ نورِ ہدایت ہے جو ہر دور میں، ہر معاشرے میں اور ہر فرد کے لیے راہِ نجات متعین کرتا ہے۔ قرآنِ کریم انسان کو اس کی انفرادی اور اجتماعی

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایم فل علوم اسلامیہ
ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

زندگی میں راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ معاشرے میں جب لوگ قراٰن کی ہدایت سے دور ہو جاتے ہیں تو انتشار، بے راہ روی اور اخلاقی زوال جنم لیتا ہے، لیکن جب قراٰن کی تعلیمات پر عمل ہوتا ہے تو معاشرہ امن، سکون اور ترقی کی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔

## حق و باطل میں فرق اور فیصلہ

نزولِ قراٰن کا ایک اہم مقصد قراٰنِ کریم میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یہ کتاب حق اور باطل میں فرق کرنے والی اور فیصلہ کن ہے۔

اللہ تعالٰی نے سورۃ الفرقان میں فرمایا: ﴿تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًاۙ(۱)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سُنانے والا ہو۔(4)

قراٰنِ کریم کو "الفرقان" کا نام اس لیے دیا گیا کہ یہ ہر معاملے میں حق اور باطل کے درمیان واضح خط کھینچتا ہے۔ یہ صرف عقائد میں ہی نہیں بلکہ اخلاقیات، معاشرتی معاملات، معاشی نظام، سیاسی امور اور زندگی کے ہر شعبے میں صحیح اور غلط کا معیار متعین کرتا ہے۔ آج کی دنیا میں جہاں نسبیت پسندی (Relativism) کا غلبہ ہے، وہاں قراٰن واضح اور قطعی معیارات فراہم کرتا ہے۔ یہ انسان کو تاریکی میں بھٹکنے سے بچاتا ہے اور اسے یقین کی راہ دکھاتا ہے۔ قراٰن کی تعلیمات پر عمل کرکے معاشرہ ایک واضح اخلاقی ڈھانچے کا حامل بن جاتا ہے۔

## مومنوں کے لیے بشارت اور خوشخبری

نزولِ قراٰن کا ایک مقصد قراٰنِ کریم میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لیے بشارت اور خوشخبری ہے۔

سورۂ بنی اسرآءیل میں اللہ تعالٰی فرماتا ہے: ﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ وَ یُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًاۙ(۹)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ ان کے لیے بڑا ثواب ہے۔(5)

سورۃ النحل میں بھی اسی مضمون کو بیان کیا گیا: ﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ۠(۸۹)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو۔(6)

یہ آیات بتاتی ہیں کہ قراٰن صرف ڈر سنانے کے لیے نہیں بلکہ ایمان والوں کو امید دلانے اور ان کے دلوں میں اطمینان پیدا کرنے کے لیے بھی نازل ہوا۔ مومن جب قراٰن کی تلاوت کرتا ہے اور اس کے احکام پر عمل کرتا ہے تو اسے اللہ کی رضا، جنت کی نعمتوں اور ابدی کامیابی کی خوشخبری ملتی ہے۔ یہ بشارتیں انسان کے دل میں امید اور عزم پیدا کرتی ہیں۔ دنیا کی مشکلات اور آزمائشوں میں جب انسان تھک جاتا ہے تو قراٰن کی یہ خوشخبریاں اسے تازہ دم کرتی ہیں۔ معاشرے میں جب مایوسی اور ناامیدی پھیلتی ہے تو قراٰن کی یہ بشارتیں مومنوں کو مثبت سوچ اور عمل کی طرف راغب کرتی ہیں۔

## کافروں کے لیے انتباہ اور تنبیہ

نزولِ قراٰن کا ایک مقصد قراٰنِ کریم میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یہ کتاب منکرین اور کافروں کو خبردار کرنے اور انہیں عذاب سے ڈرانے کے لیے نازل کی گئی۔

سورۂ طٰہٰ میں اللہ تعالٰی فرماتا ہے: ﴿مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤىۙ(۲) اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰىۙ(۳)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نہ اُتارا کہ تم مشقت میں پڑو ہاں اس کو نصیحت جو ڈر رکھتا ہو۔(7)

سورۂ حٰمٓ السجدۃ میں فرمایا: ﴿فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ(۱۳)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے جیسی کڑک عاد اور ثمود پر آئی تھی۔(8)

سورۃ الفرقان میں بھی یہ مضمون ہے:﴿ تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَاۙ(۱) ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کوڈر سُنانے والا ہو۔[9]

قراٰن کا یہ انذاری پہلو انتہائی اہم ہے کیونکہ یہ انسان کو اس کے انجام سے آگاہ کرتا ہے۔ جو لوگ اللہ کے احکام سے روگردانی کرتے ہیں، اس کی نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں اور ظلم و فساد میں مبتلا رہتے ہیں، قراٰن انہیں دنیا اور آخرت کے عذاب سے خبر دار کرتا ہے۔ یہ تنبیہ رحمت ہی کا حصہ ہے کیونکہ اس سے انسان کو توبہ اور اصلاح کا موقع ملتا ہے۔ گزشتہ قوموں کے واقعات اور ان پر نازل ہونے والے عذاب کا تذکرہ اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ موجودہ نسل عبرت حاصل کرے۔ معاشرے میں جب برائیاں عام ہو جاتی ہیں اور لوگ اخلاقی حدود کو پامال کرنے لگتے ہیں تو قراٰن کی یہ تنبیہات انہیں احتساب کی طرف بلاتی ہیں۔ یہ ڈرانا محض خوفزدہ کرنا نہیں بلکہ انسان کو تباہی سے بچانے کی کوشش ہے۔

## دلوں کی تسکین اور اطمینان

نزولِ قراٰن کا ایک مقصد قراٰنِ کریم میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یہ کتاب مومنوں کے دلوں کو سکون اور اطمینان فراہم کرتی ہے۔

سورۃ الرعد میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِؕ-اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُؕ(۲۸) ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔[10]

سورۂ یونس میں فرمایا:﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ﳔ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ(۵۷) ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے۔[11]

یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ قراٰن دلوں کی دوا اور روحوں کی غذا ہے۔ جب انسان قراٰن کی تلاوت کرتا ہے، اس کے معانی پر غور کرتا ہے اور اس کے احکام پر عمل کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک خاص قسم کا سکون اور اطمینان پیدا ہوتا ہے جو دنیا کی کسی دوسری چیز سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ آج کی دنیا میں جہاں ذہنی بیماریاں، ڈپریشن، بے چینی اور اضطراب عام ہیں، وہاں قراٰن کا یہ روحانی علاج انتہائی مؤثر ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللهِ فَتَعَلَّمُوا مِنْ مَأْدُبَتِهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ "بیشک یہ قراٰن اللہ کا دستر خوان ہے، پس اس کے دستر خوان سے جتنا سیکھ سکو سیکھو۔"[12] معاشرے میں جب لوگ قراٰن سے تعلق مضبوط کرتے ہیں تو ان میں صبر، شکر، توکل اور رضا جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں جو زندگی کی مشکلات کا سامنا کرنے میں معاون ہوتی ہیں۔ (جاری ہے)

---

(1) پ1، البقرۃ:2 (2) پ2، البقرۃ:185 (3) پ11، یونس:57 (4) پ18، الفرقان:1 (5) پ15، بنی آسرآءیل:9 (6) پ14، النحل:89 (7) پ16، طٰہٰ:2، 3 (8) پ24، حٰمٓ السجدۃ:13 (9) پ18، الفرقان:1 (10) پ13، الرعد:28 (11) پ11، یونس:57 (12) معجم کبیر، 9/130، رقم:8646

معجزۂ معراج کا تفصیلی بیان پڑھنے کے لئے یہ کتاب "مکتبۃ المدینہ" سے حاصل کیجئے یا اس QR Code کے ذریعے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے مفت ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

لو مدینے کا پھول لایا ہوں
میں حدیثِ رسول لایا ہوں

شرحِ حدیثِ رسول

# مریض کا علاج

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

مسلم شریف میں ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ: ہر بیماری کی دوا ہے، جب دوا بیماری تک پہنچا دی جاتی ہے تو اللہ پاک کے حکم سے مریض اچھا ہو جاتا ہے۔[1]

اس حدیث پاک کے پہلے حصے "ہر بیماری کی دوا ہے" کا مفہوم ایک اور حدیث مبارک میں بھی بیان ہوا چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَا أَنْزَلَ اللهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً ترجمہ: اللہ پاک نے کوئی ایسی بیماری نازل نہیں فرمائی جس کی شفا نہ اُتاری ہو۔[2] اس حدیثِ پاک میں بڑھاپے اور موت کا اِسْتِثْنا نہیں کیا گیا کیوں کہ یہ حقیقت میں بیماریوں میں شمار ہی نہیں ہوتے۔[3]

## شرحِ حدیث

امام نووی رحمۃُ اللہِ علیہ شروع میں بیان کردہ حدیث پاک کی وضاحت میں فرماتے ہیں: یہ حدیث پاک بالکل واضح ہے، کیونکہ طبیب حضرات کہتے ہیں کہ "بیماری" دراصل جسم کا اپنی قدرتی حالت سے ہٹ جانا ہے، اور "علاج" کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جسم کو دوبارہ اسی فطری حالت پر لوٹا دیا جائے۔ "صحت" کو برقرار رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے جسم کو اسی اعتدال پر قائم رکھے۔ یہ کام درست اور متوازن غذا سے اور دیگر مناسب تدابیر سے ہوتا ہے۔ اور جب انسان بیمار ہو جائے تو اسے ایسی دوائیں دی جاتی ہیں جو بیماری کے اثر کے مخالف ہوں، تاکہ توازن بحال ہو جائے۔ مشہور طبیب بقراط بھی یہی کہتا ہے کہ اشیاء کا علاج ان کی ضد سے کیا جاتا ہے۔ البتہ بعض اوقات بیماری کی حقیقت یا دوا کی اصل کیفیت اتنی باریک اور پوشیدہ ہوتی ہے کہ طبیب کے لیے اسے پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں علاج میں غلطی ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر طبیب یہ سمجھتا ہے کہ بیماری کسی گرم مادے کی وجہ سے ہے، حالانکہ وہ کسی ٹھنڈے مادے سے پیدا ہوئی ہوتی ہے، یا وہ گرمی کے کسی دوسرے درجے کی وجہ سے ہوتی ہے، جس کا اندازہ غلط لگایا جاتا ہے۔ اس وجہ سے شفا نہیں ہوتی۔

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کلام کے آخری حصے سے اشارہ ملتا ہے کہ اگر کوئی یہ کہے کہ "آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ہر بیماری کی دوا ہے، مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے مریض علاج کراتے ہیں پھر بھی ٹھیک نہیں ہوتے" تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دوا کے نہ پائے جانے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس دوا کی حقیقت اور صحیح استعمال کے علم کے نہ

* استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

ہونے کی وجہ سے ہے۔ یہی اس حدیث کا مفہوم ہے، اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔(4)

## فرشتے کی آڑ

شرحِ مرقاۃ میں ہے: جب اللہ پاک کسی بیمار کی شِفا نہیں چاہتا تو دوا اور مَرَض کے درمیان ایک فِرشتے کے ذَرِیعے آڑ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے دوا مرض پر واقع (یعنی لاگو) نہیں ہوتی، جب شِفا کا ارادہ ہوتا ہے تو وہ پردہ ہٹا دیا جاتا ہے جس سے دوا مرض پر واقع (یعنی لاگو) ہوتی ہے اور شِفا ہو جاتی ہے۔(5)

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ لکھتے ہیں: ربِّ ذُوالجلال چاہے تو دوا شِفا کا ذَرِیعہ بنے ورنہ عین ممکن ہے کہ وُہی دوا موت کا پیغام ثابت ہو! اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ ماہر ڈاکٹر کی طرف سے ملنے والی دُرُست دوا کے باوُجُود کسی مریض کو مَنفی اثر (REACTION) ہو جاتا اور وہ مزید شدید بیمار یا معذور ہو جاتا یا دم توڑ دیتا ہے اور پھر بعض لوگوں کی جَہالت کے باعِث بے چارے ڈاکٹر کی شامت آجاتی ہے۔(6)

## علاج کروانا مستحب ہے

حضرت علامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ امام نووی رحمۃُ اللہِ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ علاج کرانا مستحب (پسندیدہ) عمل ہے۔ یہی صحابۂ کرام اور بعد کے اکابر عُلما کی رائے ہے۔ اس میں ان لوگوں کا رد بھی ہے جو علاج کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر چیز اللہ کے فیصلے اور تقدیر سے ہوتی ہے، اس لیے علاج کی کوئی ضرورت نہیں۔ اکثر اہلِ علم کی دلیل یہی احادیث ہیں جن سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ ہی دراصل سب کچھ کرنے والا ہے، اور علاج بھی اللہ کی تقدیر ہی کا ایک حصہ ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے دعا کرنا، کفار سے جہاد کرنا یا ہلاکت میں اپنے آپ کو ڈالنے سے بچانا (یہ سب بھی تقدیر کے دائرے میں ہوتے ہوئے انسان کے ذمہ ہیں) اگرچہ موت کا وقت مقرر ہے اور تقدیر نہیں بدلتی (مگر اسباب کو اختیار کرنا بھی اللہ کے حکم سے ہے)۔

اس کے بعد علامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: خلاصہ یہ کہ علاج کروانا توکل (یعنی اللہ پر بھروسا) کے منافی نہیں، بالکل اسی طرح جیسے بھوک مٹانے کے لیے کھانا کھانا یا پیاس بجھانے کے لیے پانی پینا توکل کے خلاف نہیں۔ اسی لیے امام محاسبی نے فرمایا: ”سچا توکل کرنے والا شخص بھی علاج کراتا ہے، کیونکہ وہ سید المتوکلین (یعنی رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی پیروی کرتا ہے۔“(7)

---

(1) مسلم، ص933، حدیث: 5741 (2) بخاری، 4/16، حدیث: 5678 (3) عمدۃ القاری، 14/669۔ حاشیۃ السندی علی البخاری، 4/16، تحت الحدیث: 5678 (4) شرح صحیح مسلم للنووی، 14/192 (5) مرقاۃ المفاتیح، 8/288، تحت الحدیث: 4515 (6) نیکی کی دعوت، ص423 (7) مرقاۃ المفاتیح، 8/289۔

بیماری کے فضائل، بیماری اور مصیبت پر صبر کی برکات اور بیماریوں کے روحانی علاج پر مشتمل نایاب رسالہ مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجیے یا اس کیو آر کوڈ کو اسکین کر کے ڈاؤن لوڈ کیجیے۔

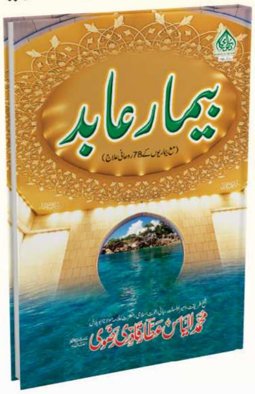

Go To Index

# آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نیند سے بیدار ہو کر چند انداز

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مَدَنی*

اللہ کریم کا ہم پر اِحسان ہے کہ اُس نے ہمیں نیند کی اُس نعمت سے نوازا جو ہمارے ذہن کو سکون، روح کو تسکین، دل کو راحت اور جسم کو صحّت مند رکھنے میں مدد کرتی ہے اور کرمِ خُداوندی سے ہم نیند سے بیدار ہو کر کاموں کو مزید بہتر طور پر کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نیند سے بیدار ہونے کا انداز کیسا تھا؟ ایک اُمّتی ہونے کی حیثیت سے ہمارے لیے یہ جاننا ضَروری ہے تاکہ ہم اندازِ مصطفےٰ اپنا کر پورے دن میں خیر و بھلائی پاسکیں۔

## بیدار ہو کر صفائی کا اہتمام

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سو کر اُٹھنے کے بعد منہ کی صفائی کا اہتمام فرماتے چنانچہ حضرت سیدنا حُذیفہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب رات میں تہجد کے لیے بیدار ہوتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف فرماتے۔[(1)]

دراصل سوتے ہوئے معدے سے گیس منہ کی طرف آتی ہے جس کی وجہ سے منہ کا ذائقہ بدل جاتا ہے اور بدبو آتی ہے۔[(2)]

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُمّت کی تعلیم کے لیے سو کر اُٹھنے کے بعد مستقل مسواک کرنے کا انداز ہمیں دیا تاکہ ہم اِسے اپنا کر منہ کی بدبو اور بدذائقے سے نَجات حاصل کرسکیں۔

## بیدار ہو کر پڑھی جانے والی دعائیں

نیند سے بیدار ہو کر اپنے حقیقی خالق ومالک کا نام زبان پر آنے کی عادت بن جائے تو دن کس قدر خوب صورت گُزرے گا۔ یہ عادت بنانے کے لیے ہم اپنے پیارے کرم نواز آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا انداز مُلاحظہ کرتے ہیں چنانچہ

1 رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نیند سے بیدار ہو کر یہ دُعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ یعنی تمام تعریفیں اللہ پاک کے لیے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد زندگی دی اور (قیامت کے دن) اسی کی طرف اُٹھنا ہے۔[(3)]

رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِس اندازِ دُعا سے ہمیں یہ بات سیکھنی چاہیے کہ نیند سے بیدار ہوتے ہی ہمارا سب سے پہلا کام "یادِ خدا" ہونا چاہیے، فتاویٰ عالمگیری میں ہے: صبح ہونے سے پہلے ہی اُٹھ جانا چاہیے نیز خدا کو یاد کرتے ہوئے نیند سے بیدار ہو اور اس بات کا پکا ارادہ کرے کہ حرام کاموں سے بچے گا اور کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔[(4)]

2 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سو کر اُٹھنے کے بعد ہمیں یہ دُعا سکھائی ہے چنانچہ حضرت عُبادہ بن صامِت رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے رات کے وقت نیند سے بیدار ہو کر کہا: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" (یعنی اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں وہ

*مرکز خدمۃ الحدیث وعلومہ
(Hadith Research Center)

اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، وہ پاک ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ سب سے بڑا ہے، گُناہ سے بچنے کی توفیق اور نیکی کی قوّت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔) پھر وہ یہ کہے: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے، یا کوئی اور دُعا مانگے تو اس کی دعا قبول کی جائے گی پھر اگر وہ وُضو کرے (اور نماز پڑھے) تو اس کی نماز بھی قبول کی جائے گی۔(5)

حدیث میں مذکور یہ کلمات "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" اَنبیائے کِرام علیہمُ السّلام کی دعا ہے چنانچہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عرفہ کے دن یہ سب سے بہتر دُعا ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے اَنبیا نے مانگی ہے۔(6)

## بیدار ہو کر پڑھی جانے والی نماز

حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سب سے زیادہ وہ عمل پسند تھا جو ہمیشہ ہو۔ آپ سے عرض کی گئی: حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس وقت قِیام فرماتے تھے؟ فرمایا: جب مرغ کی آواز سُنتے۔(7)

حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا نے رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رات کی نماز کے احوال کی خبر دی ہے کہ آپ رات کے اوّل حصّے میں آرام فرماتے اور پھر رات کے تیسرے حصّہ میں کہ جب مرغا بانگ دیتا اس وقت اُٹھ کر تہجد کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے کہ اس وقت اللہ پاک کی رَحمت نازل ہوتی ہے اور یہ وقت کافی سکون والا ہوتا ہے جس میں بندہ شور نہ ہونے کے سبب سکون سے نماز ادا کر سکتا ہے۔ اپنے ربّ کی عِبادت کرنے کے بعد حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رات کے آخری اور چھٹے حصّہ میں یعنی سحری کے وقت فجر کی نماز پر چُستی حاصل کرنے اور جسم و جان کو آرام پہنچانے کے لیے سو جاتے یا لیٹ جاتے تھے۔(8)

**روایات کے مضامین کا خُلاصہ** بعض روایتوں میں یہ آیا ہے کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نمازِ عشاء کے بعد کچھ دیر سوتے پھر کچھ دیر تک اُٹھ کر نماز پڑھتے پھر سو جاتے پھر اٹھ کر نماز پڑھتے۔ غرض صبح تک یہی حالت قائم رہتی۔ کبھی دو تہائی رات گُزر جانے کے بعد بیدار ہوتے اور صبح صادق تک نمازوں میں مشغول رہتے۔ کبھی نصف رات گُزر جانے کے بعد بستر سے اٹھ جاتے اور پھر ساری رات بستر پر پیٹھ نہیں لگاتے تھے اور لمبی لمبی سورَتیں نمازوں میں پڑھا کرتے، کبھی رُکوع و سجود طویل ہوتا کبھی قِیام طویل ہوتا۔ کبھی چھ رکعت، کبھی آٹھ رکعت، کبھی اس سے کم کبھی اس سے زیادہ۔ اَخیر عمر شریف میں کچھ رکعتیں کھڑے ہو کر، کچھ بیٹھ کر ادا فرماتے، نمازِ وِتر نمازِ تہجد کے ساتھ ادا فرماتے، نمازوں کے ساتھ ساتھ کبھی کھڑے ہو کر، کبھی بیٹھ کر، کبھی سر بسجود ہو کر نہایت آہ و زاری اور گریہ و بکا کے ساتھ گڑ گڑا گڑ گڑا کر راتوں میں دُعائیں بھی مانگا کرتے۔(9)

حضرت عبدُ اللہ بن رَواحہ رضی اللہُ عنہ نے اندازِ مصطفیٰ کو کتنے خوب صورت نعتیہ اشعار میں بیان فرمایا ہے:

وَفِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ یَتْلُوْ کِتَابَہٗ ... اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ

اَرَانَا الْھُدٰی بَعْدَ الْعَمٰی فَقُلُوْبُنَا ... بِہٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ

یَبِیْتُ یُجَافِیْ جَنْبَہٗ عَنْ فِرَاشِہٖ ... اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِکِیْنَ الْمَضَاجِعُ

ترجمہ: (1) اور ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اُس کی کتاب کی تلاوت فرماتے ہیں جب روشنی پھٹتی اور سورج طلوع ہوتا ہے۔ (2) آپ نے ہمیں بھٹکنے کے بعد (راہِ) ہدایت دکھائی لہٰذا ہمارے دل اُن پر ایمان رکھتے ہیں کہ آپ نے جو کہا وہ ہو کر رہا۔ (3) آپ اس طرح رات گُزارتے ہیں کہ (نماز میں مصروف ہونے کی وجہ سے) آپ کے پہلو بستر سے جُدا رہتے ہیں جبکہ مشرکین پر یہی بستر بوجھ بن جاتے ہیں (یعنی شدید نیند کی وجہ سے وہ قِیام کی طاقت نہیں پاتے۔)(10)

---

(1) بخاری، 1/386، حدیث: 1136 (2) عمدۃ القاری، 2/693 (3) بخاری، 4/196، حدیث: 6324 (4) فتاویٰ عالمگیری، 5/376 (5) بخاری، 1/391، حدیث: 1154 (6) ترمذی، 5/338، حدیث: 3596 (7) بخاری، 1/385، حدیث: 1132 (8) عمدۃ القاری، 5/463-465، التوضیح لابن ملقن، 9/60 (9) سیرت مصطفیٰ، ص 595 (10) بخاری، 1/391، حدیث: 1155، ہدی الساری مقدمہ فتح الباری، 1/92، عمدۃ القاری، 5/510۔

Go To Index

# مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کیے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 8 سوالات و جوابات کافی ترمیم کے ساتھ یہاں درج کیے جارہے ہیں۔

## 1 پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جاگتی حالت میں اللہ پاک کو دیکھا

**سوال:** کیا ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شبِ معراج میں اللہ پاک کو دیکھا تھا؟

**جواب:** بے شک پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جاگتی حالت میں معراج کی رات اللہ پاک کو دیکھا ہے، یہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خاصہ (یعنی خصوصیت) ہے۔ (دیکھئے: بہار شریعت، 1/67، 68) آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علاوہ کسی نے نہیں دیکھا اور قیامت تک کوئی بھی نہیں دیکھ سکے گا۔ ہاں! جنت میں جنتیوں کو اللہ پاک کا دیدار ہوگا، (دیکھئے: بہار شریعت، 1/162) ہم بھی جنت میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے پیچھے اللہ پاک کا دیدار کریں گے، اِن شآءَ اللہُ الکریم!

(مدنی مذاکرہ، 27 رجب شریف 1444ھ)

تَبَارَکَ اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لَنْ تَرَانِی کہیں تقاضے وِصال کے تھے

(حدائقِ بخشش، ص234)

## 2 دجّال سے حفاظت کا نسخہ

**سُوال:** سُنا ہے کہ ”جس وقت دجّال آئے گا اُس وقت جسے سُورۂ کہف کی آخری آیت یاد ہوگی وہی بچ سکے گا۔“ اس میں کہاں تک حقیقت ہے؟

**جواب:** صحیح مسلم شریف میں ہے: حضرتِ سیّدُنا ابو دَرداء رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو سُورۂ کہف کی پہلی 10 آیتیں یاد کرے گا، دجّال سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم، ص315، حدیث: 1883) ایک رِوایت میں ہے: جو سُورۂ کہف کی آخری 10 آیتیں یاد کرے گا دجّال سے محفوظ رہے گا۔

(مسلم، ص315، حدیث: 1884 - مدنی مذاکرہ، 24 محرم الحرام 1442ھ)

## 3 نماز میں آگے یا پیچھے سے کپڑا اُٹھانا کیسا؟

**سُوال:** بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ نماز کے دوران رُکوع یا سجدے سے اُٹھتے ہوئے قمیص کو پیچھے سے ہٹاتے اور دُرُست کرتے ہیں۔ اِس بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

**جواب:** بہارِ شریعت میں نماز کے دوران کپڑا آگے یا پیچھے سے اُٹھانا مکروہِ تحریمی لکھا ہے۔ (دیکھئے: بہار شریعت، 1/624) البتہ اگر کوئی وجہ ہو جیسے بعض کپڑے ایسے ہوتے ہیں جو چپک جاتے ہیں تو ضرورتاً کپڑا چُھڑانے میں حَرَج نہیں ہے۔ (مختصر فتاویٰ اہلِ سنّت قسط1، ص43) بعض لوگ اَلتَّحِیّات یا دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے وقت بھی قمیص کا ایک کونا ہاتھ سے ٹھیک کرتے ہیں، حالانکہ اِس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ نماز میں ایسی غیر ضروری حَرَکتیں نہ کی جائیں۔ اگر ایسی حَرَکتوں کی عادت ہے تو یہ ایک بار سُننے سے نہیں جائے گی، بلکہ اِسے Serious (یعنی سنجیدگی

سے) لینا پڑے گا اور کسی اِسلامی بھائی کی ڈیوٹی لگانی پڑے گی کہ "کبھی نَماز میں میری کوئی ایسی حَرَکت دیکھو تو مجھے بتانا"۔ ایسا کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم عادت ختم ہو جائے گی۔

(مدنی مذاکرہ، 24 محرم الحرام 1442ھ)

## 4 دورانِ تلاوت اسمِ محمّد پر درود شریف پڑھنا اور انگوٹھے چومنا کیسا؟

**سُوال:** تلاوت سننے کے دوران اگر نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نامِ مُبارک آجائے تو کیا دُرُودِ پاک پڑھنا ہوگا؟

**جواب:** قراٰنی آیت میں جب اِسمِ محمّد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آئے تو اُس وقت انگوٹھے بھی نہ چُومے اور دُرُودِ پاک بھی نہ پڑھے،(1) کیونکہ جو قراٰن کریم سُننے کے لئے حاضر ہُوا ہو اُس کے لئے قراٰن کریم سُننا فرض ہے۔

(دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 22/316- مدنی مذاکرہ، 2 صفر المظفر 1442ھ)

## 5 اَمیر و غریب کو الگ الگ ریٹ بتانا کیسا؟

**سُوال:** کیا دُکاندار کا اَمیر و غریب Customer (یعنی گاہک) کو چیز کا الگ الگ ریٹ بتانا صحیح ہے؟

**جواب:** الگ الگ ریٹ بتانے میں حرج نہیں ہے۔ البتہ دھوکا نہ دیا جائے (اور جُھوٹ نہ بولا جائے)۔

(مدنی مذاکرہ، 2 صفر المظفر 1442ھ)

## 6 اَولاد مَرد کے نصیب سے اور رِزق عَورت کے نصیب سے!!

**سُوال:** کیا یہ بات سچ ہے کہ "اَولاد مَرد کے نصیب سے ہوتی ہے اور رِزق عَورت کے نصیب سے ملتا ہے؟"

**جواب:** اللہ پاک بہتر جانتا ہے۔ ہر شخص کا اپنا اپنا نصیب ہوتا ہے۔ اللہ پاک نے جسے پیدا فرمایا ہے اُسے رِزق دینا اپنے ذِمّۂ کَرَم پر لیا ہے۔ اگر ہم نصیبوں کی تقسیم کریں گے تو بے اَولاد شخص کا کیا ہو گا! یوں ہی جو کنوارا ہے یا جس کی بیوی مَر گئی ہے اُس بےچارے کے رِزق کا کیا بنے گا! اِس طرح تو مُعاملہ لٹک جائے گا، اِس لئے یاد رکھئے کہ ہر شخص کو اپنے نصیب کا ملتا ہے۔ اللہ پاک ہی چیونٹی کو "کَن" (یعنی ذرّہ) اور ہاتھی کو "مَن" عطا فرماتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 2 صفر المظفر 1442ھ)

## 7 شادی کارڈ پر اللہ رسول کا نام

**سُوال:** اکثر لوگ شادی کارڈ پر اللہ پاک اور محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام لکھتے ہیں، لیکن جن کے گھروں میں کارڈ جاتا ہے وہ اس کا اَدب نہیں کرتے، اِس بارے میں راہ نُمائی فرمادیجئے۔

**جواب:** مختلف کتابوں، اخباروں اور خطوط letters وغیرہ میں عموماً اللہ پاک اور رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام لکھا ہوتا ہے۔ ہر مُسلمان جانتا ہے کہ ان مبارک ناموں کا ادب کس طرح کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شادی کارڈ پر اللہ پاک اور رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام مبارک لکھتا ہے اور جن کے گھر وہ کارڈ جاتا ہے وہ اس کا اَدب نہیں کرتے تو اس میں لکھنے والا گُنہگار نہیں ہے۔ (دیکھئے: مدنی مذاکرہ، 30 صفر المظفر 1442ھ)

## 8 شیطان کے مَرنے کی دُعا کرنا کیسا؟

**سُوال:** کیا شیطان کے مَرنے کی دُعا کر سکتے ہیں؟

**جواب:** شیطان کو موت تو آئے گی لیکن ہماری دُعا اور بددُعا سے اس کا مَرنا ممکن نہیں ہے۔ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ(۳۶)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: بولا اے میرے رَب تو مجھے مہلت دے اُس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں۔ (پ14، الحجر:36) اسے قیامت تک کے لیے مہلت ہے۔ جس وقت صور پھونکا جائے گا یہ لعین اس وقت مَرے گا۔ عام جنّات کو بھی شیطان کہا جاتا ہے اور وہ مَرتے رہتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، یکم ذوالحجۃ الحرام 1441ھ)

---

(1) مزید تفصیل کے لیے دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی) کا فتویٰ "قرآنِ مجید کی تلاوت کے وقت نامِ محمد پر انگوٹھے چومنا اور درود شریف پڑھنا" پڑھئے۔

https://www.fatwaqa.com/ur/fatawa/quran-aur-hadees/tilawat-ke-waqt-naam-e-muhammad-par-anguthe-chumna-aur-durood-shareef-parhna

Go To Index

# دارُالافتاء اَہلِسنّت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی*

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

## 1 بحالتِ روزہ ناک میں دوا ڈالنے کا حکم

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے غلطی سے روزہ کی حالت میں ناک میں دوائی ڈال لی یعنی مجھے یہ معلوم تھا کہ میں روزہ سے ہوں لیکن یہ معلوم نہیں تھا کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس صورت میں میرے لئے کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جب روزہ ہونا یاد تھا، اس کے باوجود ناک میں دوا ڈالی اگرچہ غلطی سے ڈالی ہو، تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ گیا، اس روزہ کی قضا لازم ہو گی البتہ پوچھی گئی صورت میں کفارہ لازم نہیں آئے گا۔ لہٰذا رمضان کا مہینا گزرنے کے بعد اس روزے کی قضا کرنا آپ کے ذمہ پر لازم ہو گا۔ (بدائع الصنائع، 2/204 ملتقطاً- تنویر الابصار و در مختار، 3/432 تا 439- فتح باب العنایہ، 1/570- بہارِ شریعت، 1/987)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## 2 روزہ اور غسلِ جنابت میں تاخیر کا حکم

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی نے غسل فرض ہونے کی حالت میں روزہ رکھا اور عصر کے بعد غسل کیا، تو کیا اُس کا وہ روزہ ادا ہو گیا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حکمِ شرع ذہن نشین رہے کہ جس شخص پر غُسل لازم ہو اُسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے اور اگر غسل کرنے میں اتنی دیر کر دی کہ نماز کا آخری وقت آگیا، تو اب فوراً نہانا فرض ہے کہ اب تاخیر کی صورت میں گنہگار ہو گا، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں اگر اُس شخص نے بلاوجہ شرعی غسل میں اتنی تاخیر کی کہ معاذ اللہ نمازیں قضا ہوئیں تو اس صورت میں وہ شخص سخت گنہگار ہوا، اس گناہ سے توبہ کرنا اور نمازوں کی قضا کرنا اُس کے ذمے پر لازم ہے۔ البتہ اُس شخص کے روزے کا آغاز اگرچہ حالت ناپاکی میں ہوا، لیکن اس سے روزے پر فرق نہیں پڑتا۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق، 2/293- الجوھرۃ النیرۃ، 1/139- بہارِ شریعت، 1/325، 326)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## 3 مستحق زکوٰۃ کو بطورِ قرض زکوٰۃ دینے کا حکم

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے مستحق زکوٰۃ شخص بکر کو قرض کہہ کر زکوٰۃ کی رقم دی جبکہ دیتے وقت اس کے دل میں نیت زکوٰۃ کی ادئیگی کی تھی تو کیا زید کی زکوٰۃ ادا ہو گئی؟ نیز اگر کچھ عرصہ بعد بکر قرض کی واپسی کے ارادے سے زید کی دی ہوئی رقم زید کو لوٹانا چاہے



*محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

اور زید کو اس وقت پیسوں کی حاجت بھی ہو تو کیا زید کا اس رقم کو لینا جائز ہے؟ کیونکہ بکر نے تو رقم قرض سمجھ کر ہی لی تھی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں زید کی زکوٰۃ ادا ہو گئی، لیکن زید کا وہی رقم بعد میں بکر سے واپس وصول کرلینا شرعاً جائز نہیں۔

اس مسئلے کی تفصیل کچھ یہ ہے کہ زکوٰۃ دیتے وقت یا زکوٰۃ کے لئے رقم علیحدہ کرتے وقت اگر دل میں زکوٰۃ کی نیت موجود ہو تو مستحق زکوٰۃ شخص کو یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے بلکہ اس صورت میں قرض کہہ کر بھی زکوٰۃ دی جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی کہ شرعاً دینے والے کی نیت کا اعتبار ہوتا ہے، اب لینے والا کس نیت سے لے رہا ہے شرعاً اس کا اعتبار نہیں۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ شرعی فقیر قرض سمجھ کر بعد میں وہ رقم لوٹانے آئے تو اب زکوٰۃ میں دی گئی رقم کا واپس لینا جائز نہیں ہو گا کہ زکوٰۃ سے مراد محض اللہ عزوجل کی رضا کے لیے شریعت کی جانب سے مقرر کردہ مال کو اپنا ہر قسم کا نفع ختم کر کے مستحقِ زکوٰۃ کو اُس مال کا مالک بنا دینا ہے، واضح ہوا کہ صورتِ مسئولہ میں زید کا بکر سے وہی رقم واپس وصول کرلینا شرعاً جائز نہیں۔ (مجمع الانھر، 1/290-الفتاوی الھندیہ، 1/171-فتاوی رضویہ، 10/67)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## 4 مقدارِ نصاب سے کم سونے پر زکوٰۃ کا حکم

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ فی زمانہ سونے کی قیمت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ ایک تولہ سونے کی قیمت بھی ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت سے تجاوز کر چکی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر زید کے پاس ساڑھے سات تولے سے کم صرف سونا ہی ہو، کسی قسم کا دوسرا مال زکوٰۃ یعنی چاندی، نقد رقم، پرائز بانڈز اور مال تجارت نہ ہو، اور اس سونے کی قیمت اتنی بڑھ جائے کہ اس سے ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس سے زیادہ بآسانی خریدی جاسکتی ہو، تو کیا اب زید پر زکوٰۃ لازم ہو گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں زید پر زکوٰۃ لازم نہیں ہو گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس سونا ہو، لیکن اس کے ساتھ کوئی اور مالِ زکوٰۃ یعنی چاندی، نقد رقم، پرائز بانڈز اور مال تجارت نہ ہو، تو اب سونے کا نصاب اس کے وزن (ساڑھے سات تولے) کے حساب سے ہی شمار کیا جاتا ہے، قیمت کے اعتبار سے اس کا نصاب نہیں لیا جاتا۔ اگر سونا ساڑھے سات تولے ہو گا، تو ہی زکوٰۃ لازم ہو گی۔ ساڑھے سات تولے سے کم پر زکوٰۃ لازم نہیں ہو گی۔ (بدائع الصنائع، 2/107-الدر المختار مع رد المحتار، 3/278-بہار شریعت، 1/902-وقار الفتاوی، 2/384)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## 5 کیا واجب الادا مہر نصابِ زکوٰۃ میں شمار ہو گا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے پاس اتنی رقم ہے کہ میں صاحب نصاب ہو جاتا ہوں لیکن میں نے اپنی زوجہ کا پچاس ہزار روپے حق مہر غیر معجل دینا ہے اور اگر اس رقم کو نصاب سے تفریق کیا جائے تو میں صاحب نصاب نہیں رہتا۔ اس صورت میں مجھ پر زکوٰۃ لازم ہو گی یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں نصاب سے حق مہر کو منہا نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا آپ اس پچاس ہزار کو بھی نصاب میں شامل کریں گے۔ شامل کرنے کی صورت میں چونکہ آپ صاحب نصاب بن جاتے ہیں، اس لیے آپ پر زکوٰۃ لازم ہے۔ (البحر الرائق، 2/357-فتاوی ہندیہ، 1/173-فتاوی رضویہ، 10/143-بہار شریعت، 1/879)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

Go To Index

# اسلامی معاشرہ ہی مثالی معاشرہ ہے (قسط:01)

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

اللہ کریم نے انسانوں کو پیدا فرمایا، اس دنیا میں بسایا، انبیاء و مُرسلین کو بھیج کر ان کے ذریعے انسانوں کو ایمان بخشا، زندَگی گُزارنے کو قراٰنِ پاک کی صورت میں لازَوال و بے مِثال دستورِ حَیات سے نوازا۔ عبادت و ریاضت کا مکمل نِظام عطا فرمایا۔ اسلامی تعلیمات کو اللہ کریم نے وہ حُسن بخشا ہے کہ جو فرد یا معاشرہ انہیں اپنالیتا ہے وہ فرد کامل اور وہ معاشرہ ضرب المثل بن جاتا ہے۔ خوب یاد رہے کہ اسلامی تعلیمات محض رُکوع و سُجود پر ہی مُنحصر نہیں ہیں بلکہ ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں کے مصداق اگر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارَک تعلیمات اور اللہ پاک کے احکامات کو دیکھا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ اللہ و رسول کی چاہت یہ ہے کہ انسان دنیا میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو رکوع و سجود، صوم و صلوٰۃ، حج اور زکوٰۃ کا پابند بھی بنائے اور ساتھ ساتھ ان نیکیوں کو بھی اپنی زندَگی کا اَٹوٹ اَنگ (جدا نہ ہوسکنے والا حصہ، جزولازم) بنائے کہ جو معاشرے میں اَمن، سلامتی، اَخوّت، بھائی چارہ، رَحم دلی، خیر خواہی، خدمتِ خلق، احساس، رَواداری، برداشت، عِلم، حِلم، تحمل، صفائی ستھرائی، حُقوق کی پاسداری، مسکین و یتیم کی مدد، بیمار کی دیکھ بھال اور محتاج کی امداد جیسے اعلیٰ اوصاف کو نہ صرف قائم کرے بلکہ ان میں ترقّی و فروغ کا ذریعہ وسبب بھی بنے۔

## اسلامی تعلیمات کی برکتیں

یاد رکھیے! اسلام معاشرے کو مشکل اور گھٹن والا نہیں بناتا بلکہ اس کی اعلیٰ تعلیمات کو اگر کسی ایک گھر میں نافذ کردیا جائے تو وہ گھر کائنات کا قابلِ رشک گھر بن جائے اگر کسی ایک محلّے، گلی یا ٹاؤن، شہر الغرض کسی پورے کے پورے ملک میں اسلام کو عملی طور پر رائج کیا جائے تو وہ گلی محلّہ ٹاؤن اور ملک و شہر تمام دنیا کے لوگوں کے لیے قابلِ رشک اور قابلِ تقلید بن جائے گا۔ یہ محض دعویٰ ہی نہیں ہے بلکہ آیئے آپ کو اس بے مثال معاشرے کی ایک ہلکی سی جھلک دکھا دیتے ہیں۔ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَیۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ وَ لٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَ الۡكِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الۡقُرۡبٰى وَ الۡیَتٰمٰى وَ الۡمَسٰكِیۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِیۡلِ ۙ وَ السَّآئِلِیۡنَ وَ فِی الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ۚ وَ الصّٰبِرِیۡنَ فِی الۡبَاۡسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیۡنَ الۡبَاۡسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا ؕ

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ(۱۷۷) ترجمۂ کنزالعرفان: اَصل نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ اصلی نیک وہ ہے جو اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور اللہ کی محبت میں عزیز مال رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور (غلام لونڈیوں کی) گردنیں آزاد کرانے میں خرچ کرے اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور وہ لوگ جو عہد کرکے اپنا عہد پورا کرنے والے ہیں اور مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت صبر کرنے والے ہیں یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔[1] اس ایک آیت میں ایمان کے بعد چھ جگہ مال خرچ کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے: 1 رشتہ داروں پر خرچ کرنا 2 یتیموں پر خرچ کرنا۔ 3 مسکینوں پر خرچ کرنا۔ 4 مسافروں پر خرچ کرنا۔ 5 سائلوں کو دینا۔ 6 گردنیں چھڑانے میں خرچ کرنا۔ مسلمانوں کے جس خطّے میں عملی طور پر اس آیت کا نفاذ ہوجائے غور کیجیے وہ معاشرہ اَمن و سلامتی اور بھائی چارے کا کیسا شاندار عملی نمونہ بن جائے گا۔

**اسلام تیرے قربان** اس جیسی کئی آیاتِ کریمہ اور بے شمار احادیث پر غور کیا جائے تو ایک بات بہت واضح ہوکر سامنے آتی ہے کہ بعض اعمال ایسے ہیں کہ جن میں بظاہر نہ توُ رکوع وسُجود ہے اور نہ ہی تسبیح و تہلیل اور نہ ہی کوئی ایسا عمل ہے کہ جسے عبادتِ الٰہی قرار دیا جاسکے لیکن اس کام میں اللہ پاک کی رضا بھی ہے اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشنودی بھی۔ آخر کیوں؟

یہ نیکی اس لیے ہے کہ دراصل کئی اعمال ایسے ہیں کہ جو معاشرے کو سدھارنے، اس میں اَمن و سلامتی لانے اور خیرخواہی و ہمدردی پیدا کرنے میں معاون و مددگار ہیں۔ جن کے کرنے سے اللہ پاک کی مخلوق کا بھلا ہوتا ہے، مخلوقِ خدا کو راحت پہنچتی ہے، انہیں آرام ملتا ہے، ان کی دادرسی ہوتی ہے یوں معاشرے میں سکون قائم ہوتا ہے اور لوگوں کو قلبی قرار نصیب ہوتا ہے اور جن کاموں میں اس طرح کے اوصاف پائے جائیں وہ اللہ کریم کو پیارے لگتے ہیں اس لیے کہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللهِ، فَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَى اللهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ یعنی مخلوق اللہ کریم کی عیال ہے، تو لوگوں میں اللہ کریم کو سب سے پیارا وہ آدمی ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھّا برتاؤ کرے۔[2] چونکہ اللہ کریم سب کا رازِق ہے، مخلوق اس کی مَرزُوق ہے، لہٰذا اس کی عیال ہے یعنی پَرْوَرْدَہ۔ تم اس آدمی سے بہت خوش ہوتے ہو جو تمہارے غلاموں، لونڈیوں، بال بچّوں سے اچھّا سلوک کرے کیونکہ وہ تمہارے پَروردہ ہیں ایسے ہی جو کوئی اللہ پاک کی مخلوق سے بھلائی کرے اللہ کریم اُس سے خوش ہوتا ہے۔[3]

**وہ سب سے بہترین ہے** ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: خَيْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ یعنی لوگوں میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔[4] یہ حدیثِ پاک عام ہے چاہے مسلمان کسی کو دینی فائدہ پہنچائے جیسے کسی کو کلمہ پڑھا کر دامنِ اسلام سے وابستہ کرنا، کسی کو شرعی مسائل سکھا دینا، کسی کو قراٰنِ کریم پڑھنا سکھا دینا، کسی پر اِنفرادی کوشش کرکے اسے گُناہوں سے توبہ کروادینا وغیرہ یا دنیوی فائدہ پہنچائے اس میں بھی ایسی وُسعت ہے کہ کسی ایک فرد کو فائدہ پہنچائے جیسے راستہ بھولنے والے کو راستہ بتادیا، سڑک پر پڑے کسی زخمی کو اسپتال پہنچادیا، مظلوم کی مدد کر دی، کسی بوڑھے آدمی کو سہارا دے کر اس کی منزل تک پہنچادیا، نابینا کو سڑک پار کروادی، ضرورت مند کی حاجت پوری کردی، اپنا ہنر دوسرے کو سکھا کر فائدہ پہنچایا، جائز کام میں کسی کی سفارش کردی، پریشان مسلمان کی پریشانی دور کردی یا اجتماعی طور پر معاشرے کو فائدہ پہنچائے جیسے گاؤں گوٹھ یا شہر میں پانی کا انتظام کردینا، پانی کی سبیل لگانا، رات کے وقت گلی میں بلب روشن رکھنا تاکہ راہ چلنے والوں کو سہولت رہے، غریبوں کے لیے کھانے کا انتظام کرنا، راستہ سے تکلیف دینے

والی چیزیں کیل، پتّھر، ہڈّی وغیرہ کو ہٹا دینا وہ کام ہیں جن سے کئی مسلمانوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ معاشرے کو مثالی معاشرہ بنانے والے چند اعمال اور ان کا اَجر و ثواب ملاحظہ فرمائیے اور انہیں اپنانے کا عزمِ مصمّم فرما کر دوسروں کو ترغیب دیجیے:

**1 راستے سے تکلیف دِہ چیز دُور کرنا** حدیث شریف میں ہے ایک آدمی جس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا، راستے سے کانٹے دار شاخ کو ہٹا دیا اللہ پاک کو اس کا یہ عمل پسند آیا اور اس کی مغفرت فرما دی۔[5] اللہ اکبر! ذرا سے عمل پر اتنا بڑا فضل! کس لیے؟ اس لیے کہ اس کام سے معاشرہ سُدھرتا ہے، مخلوقِ خدا کو آرام و چین ملتا ہے، اس لیے اس عمل کے کرنے والے کو بخش دیا گیا۔

**2 قرض دینا** رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہر قرض صدقہ ہے۔[6] بلکہ ایک روایت میں تو قرض دینے کا ثواب صدقے کرنے سے بھی زیادہ بتایا گیا ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں نے شبِ معراج جنّت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ کا ثواب دس گُنا اور قرض دینے کا ثواب اٹّھارہ گُنا ہے۔ میں نے جبرائیل سے اس بارے میں پوچھا کہ صدقہ سے قرض کے افضل ہونے کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ (صدقہ تو) وہ بھی مانگ لیتا ہے جو محتاج نہ ہو مگر قرض مانگنے والا حاجَت و ضَرورت کے بغیر قرض نہیں مانگتا۔[7]

**3 اِقالہ کرنے کا ثواب** ایک آدمی نے کسی سے کچھ خریدا اب اسے احساس ہوا کہ مجھے اس کی ضَرورت نہیں یا کسی اور وجہ سے وہ چاہتا ہے کہ میں مال واپس کر دوں اور میری رقم مجھے مل جائے، جس سے مال خریدا ہے وہ اس کی بات مان کر بیع ختم کر دیتا ہے، رقم لوٹا دیتا ہے اس پر پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کیسی پیاری بشارت عطا فرمائی حدیث پاک میں ہے: جس نے اپنے بھائی کے ساتھ اِقالہ کیا (یعنی اس نے جو چیز خریدی تھی واپس کرنے پر اس سے لے لی) تو اللہ پاک قِیامت کے دن اس کی پریشانی دُور فرمائے گا۔[8] ایک اور روایت میں ہے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان سے اِقالہ کیا قِیامت کے دن اللہ کریم اس کی لغزشیں معاف فرما دے گا۔[9]

معاشرے کی فلاح و بہبود اور کامیابی و کامرانی سے متعلّق تعلیماتِ اسلام کے بے کنار سمندر سے یہ چند موتی ہیں جن سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کا پیغام سراپا رَحمت، خیر اور انسانیت نوازی کا پیغام ہے۔ یہ دین اللہ کریم کی بندگی کے ساتھ ساتھ بندوں کی خدمت کو بھی عبادت کا درجہ عطا کرتا ہے۔ مسلمان کا ہر قول و فعل اُس وقت حقیقی معنیٰ میں قابلِ قبول بنتا ہے جب اس کے دل میں خالِق کی محبّت اور مخلوق کی خیر خواہی جمع ہو جاتی ہے۔ آج اُمّتِ مسلمہ کو جن فکری اور عملی بحرانوں کا سامنا ہے، ان کا حقیقی علاج یہی ہے کہ ہم پھر سے دین کی طرف لوٹ آئیں اور قراٰن و سنّت کے نظامِ حیات کو اپنا لیں۔ عبادت کے ساتھ خدمت، ذکر کے ساتھ فکر، اور ایمان کے ساتھ عملِ صالح کو لازم پکڑیں۔ جب ایمان دار بندے اپنے کردار سے امن، محبّت، عدل اور اُخوّت کے علمبردار بنیں گے تو یقیناً زمین پر وہی سکون و رَحمت کی فضا قائم ہوگی جو مدینۂ طیبہ کے اولین معاشرے میں دیکھی گئی۔ آئیے! ہم عہد کریں کہ اپنی زندگیوں کو اللہ و رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات کا آئینہ بنائیں، اپنے قول و عمل سے مخلوقِ خدا کے لیے آسانی پیدا کریں اور اسلام کی خوبصورت تعلیمات کو اپنے کردار سے دنیا کے سامنے زندہ مثال بنا دیں۔ اللہ کریم ہمیں سچّائی، نرمی، خیر خواہی اور خدمتِ خلق کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

---

(1) پ2، البقرۃ: 177 (2) معجم اوسط، 4/153، حدیث: 5541 (3) مراٰۃ المناجیح، 6/582 (4) مسند الشہاب، 2/223، حدیث: 1234 (5) دیکھیے: ابوداؤد، 4/462، حدیث: 5245 (6) معجم اوسط، 2/345، حدیث: 3498 (7) ابن ماجہ، 3/154، حدیث: 2431 (8) مجمع الزوائد، 4/199، حدیث: 6538 (9) ابن ماجہ، 3/36، حدیث: 2199۔

Go To Index



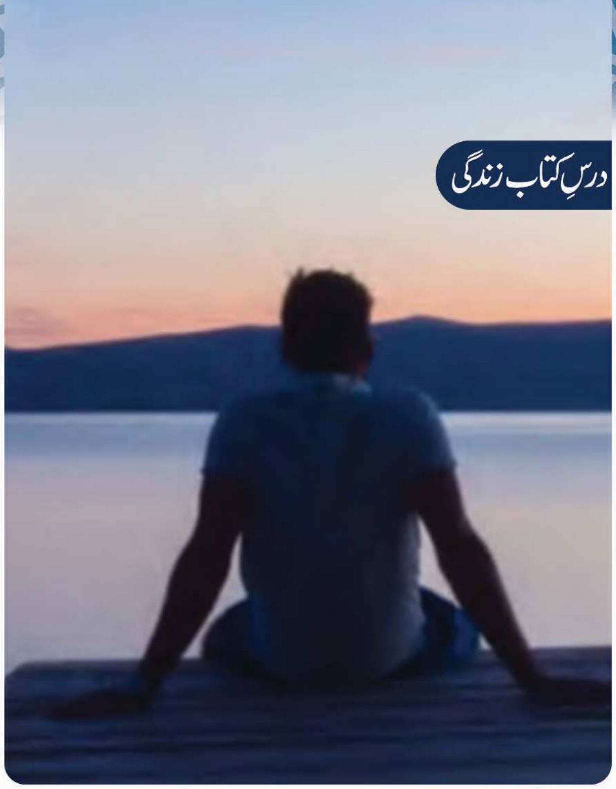

# حالات اور خیالات
## (Situations and thoughts)

مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

ایک مضبوط جسامت کا دراز قد شخص کہیں جارہا تھا۔ ایسے میں کسی نے پیچھے سے اس کے ٹخنوں پر لاٹھی ماری۔ اس کی حالت بری ہوگئی وہ یہ خیال کرکے آگ بگولہ ہوگیا کہ یہ جرأت کس احمق نے کی ہے، وہ گھونسا تانے پیچھے کی طرف مڑا لیکن یہ دیکھ کر اس کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا کہ اس کے پیچھے ایک اندھا شخص تھا جو اپنی لاٹھی کی مدد سے راستہ ٹٹول کر چل رہا تھا اسی دوران اس کی لاٹھی پہلوان نما شخص کے ٹخنوں سے جا لگی تھی۔

آپ نے دیکھا کہ کس طرح لاٹھی لگنے نے لمبے چوڑے شخص کی حالت تبدیل کردی جس سے اس کے خیالات مشتعل ہوئے لیکن جب اس نے لاٹھی مارنے والے کو اندھا پایا تو اس کے خیالات تبدیل ہوگئے جس سے اس کی جسمانی و ذہنی حالت بھی تبدیل ہوگئی۔ یقیناً حالات اور خیالات دونوں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ حالات بدلنے کے ساتھ خیالات بدل جاتے ہیں اور خیالات بدل لیے جائیں تو حالات بدل جاتے ہیں کیونکہ خیال ہی عمل کو جنم دیتا ہے ہم جو سوچتے ہیں، وہی کرتے ہیں۔ جیسے کسی کی ملازمت یا کاروبار ختم ہوجائے اور آمدنی کا متبادل ذریعہ نہ بن سکے تو وہ پریشان خیالی کا شکار ہوجاتا ہے کہ گھر کا کرایہ، گیس بجلی کے بل، بچوں کی فیس کیسے ادا ہوگی؟ گھر کا راشن کہاں سے آئے گا؟ یہ خیالات اس کی ذہنی و جسمانی حالت کو کمزور کردیتے ہیں، وہ خود کو ناکام شخص سمجھنے لگتا ہے۔ اگر یہی شخص اپنے خیالات تبدیل کرلے کہ ایک در بند ہوتا ہے تو 100 در کھل جاتے ہیں، محنت، کوشش اور لگن سے اپنے حالات بدل سکتا ہوں اور دعا کو اپنا ہتھیار بنائے، نیت پُرخلوص رکھے، اللہ پر توکل رکھے، اسی سے کامیابی کی امید رکھے، مرضی کا کام یا معاوضہ نہیں ملتا تو فی الحال جو کام اور معاوضہ ملے اسی کو قبول کرلے اور مزید کی کوشش جاری رکھے تو اِن شآءَ اللہ اس کے حالات بدلنا شروع ہوجائیں گے۔

قارئین! جو لوگ اپنے حالات تبدیل کرنے میں کامیاب ہوئے پہلے انہوں نے اپنے خیالات بدلے پھر عملی قدم اٹھائے۔ بہت سے لوگ پہلے غربت کی چکی میں پس رہے تھے لیکن آج خوشحال ہیں۔ اگر آپ بھی اپنے حالات بدلنا چاہتے ہیں تو اپنے خیالات بدل کر دیکھیے۔ حالات مختلف قسم کے ہوتے ہیں، چنانچہ سب سے پہلے یہ دیکھ لیجیے کہ آپ اپنے کس نوعیت کے حالات کو بدلنا چاہتے ہیں، دنیوی یا اُخروی؟ یہ دنیا عارضی ختم ہوجانے والی اور آخرت پائیدار اور کبھی ختم نہ ہونے والی ہے، اس لیے ہمیں اُخروی زندگی کی بہتری کو ترجیح دینی چاہیے۔ بہت سے نوجوان اللہ و رسول کی نافرمانی والے کاموں میں مصروف تھے آج لوگ ان کے نیک ہونے کی گواہی دیتے ہیں ان سے دعا کرواتے ہیں۔ ایسی سوچ رکھنے والوں کو رحمتِ الٰہی اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ چنانچہ بنی اِسرائیل کا ایک شخص جس نے 99 قتل کیے تھے ایک راہب کے پاس پہنچا اور پوچھا: کیا میرے جیسے مجرِم کے لیے کوئی توبہ کی گنجائش ہے؟ راہب نے اسے

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

Go To Index

مایوس کر دیا تو اُس نے راہب کو بھی قتل کر ڈالا۔ مگر پھر نادِم ہو کر توبہ کا طریقہ لوگوں سے پوچھتا پھرا۔ آخر کسی نے کہا کہ فُلاں قصبہ میں چلے جاؤ (وہاں اللہ کا ایک ولی ہے وہ تمہاری رہنمائی کرے گا۔) چُنانچہ وہ اُس کی طرف چل دیا مگر راستے میں بیمار ہو گیا۔ جب قریبُ الْمَرگ ہوا تو اس نے اپنا سینہ اُس قصبہ کی طرف کر دیا اور فوت ہو گیا۔ اب اس کو لے جانے کے بارے میں رَحمت و عذاب کے فِرشتوں میں اختِلاف ہوا۔ اللہ پاک نے میّت اور قصبہ کے درمیان والے حصّۂ زمین کو سمٹ کر میّت کے قریب ہو جانے کا حُکْم فرمایا اور جدھر سے وہ چلا تھا اور جہاں پہنچ کر فوت ہوا تھا اُس درمیانی فاصلے کو مزید طویل ہو جانے کا حُکْم فرمایا۔ پھر پیمائش کا حُکْم فرمایا تو وہ جس قصبہ کی طرف جا رہا تھا اُس سے ایک بالِشت قریب پایا گیا اور اللہ کریم نے اُس کی مغفِرت فرمادی۔ (بخاری، 2/466، حدیث:3470)

## خیالات بدلنے کے طریقے

1 اچھی صحبت اختیار کیجیے، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اچھے اور برے مصاحب کی مثال، مشک اٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بو آئے گی۔

(مسلم، ص1084، حدیث:6692)

2 اچھی کتابوں کا مطالعہ کیجیے کیونکہ یہ بہترین رفیق ہیں جو جہالت کے اندھیرے مٹا کر علم کی روشنی پھیلاتی ہیں۔

3 مثبت نتائج کے لیے غور و فکر کیجیے۔ غیر ضروری سوچوں سے پیچھا چھڑایئے کیونکہ ہمارا ذہن زمین کی طرح ہوتا ہے۔ اگر ہم نے اس میں اناج یا پھل نہ اگائے تو اس میں بے کار جھاڑیاں اور گھاس پھونس اُگنے لگے گا۔

4 اپنے خیالات کو مثبت رکھیے۔ مثبت خیالات پُرسکون اور کامیاب زندگی کا باعث بنتے ہیں۔ جبکہ منفی خیالات مایوسی اور سستی پیدا کرتے ہیں، وسوسوں کا شکار کرتے ہیں بعض اوقات خودکشی تک لے جاتے ہیں۔ منفی خیالات بھی حالات بدل تو دیتے ہیں لیکن انجام بہت برا ہوتا ہے مثلاً غربت سے نکلنے کے لیے ڈکیتی کرنا، زمینوں پر قبضے کرنا، رشوت لینا وغیرہ۔

5 تصوراتی مشق کے ذریعے خیالات کو تبدیل کیجیے، مثلاً

❁ مسلسل ناکام ہونے والے اسٹوڈنٹ کے پہلے خیالات یہ ہوتے ہیں کہ میں ایک کمزور اسٹوڈنٹ ہوں، میں آسان سا سبق بھی نہیں سمجھ سکتا، اس لیے میں امتحان میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یہی اسٹوڈنٹ اگر اپنے خیالات تبدیل کر لے کہ دوسرے طلبہ کی طرح اللہ پاک نے مجھے بھی صلاحیتیں دی ہیں اگر میں بھی محنت کوشش اور لگن سے پڑھوں، اپنے پڑھنے کا انداز تھوڑا تبدیل کر لوں تو کامیابی کی منزل تک پہنچ سکتا ہوں، اِنْ شَآءَ اللہ۔ ان خیالات کے تحت اس نے پڑھنے کا شیڈول بنایا، کلاس میں یکسوئی اور توجہ کے ساتھ سبق سمجھنا شروع کیا، جو سمجھ نہ آتا وہ ٹیچر سے پوچھ لیتا، پڑھائی میں اچھے طلبہ کو اپنا دوست بنایا۔ یوں اس کا اعتماد بحال ہو گیا اور رفتہ رفتہ اس کے حالات تبدیل ہوئے اور وہ ایک کامیاب اسٹوڈنٹ بن گیا۔

❁ طویل عرصے تک بے روزگار رہنے والے کے پرانے خیالات کچھ یوں ہوتے ہیں کہ سب کو نوکریاں مل جاتی ہیں لیکن مجھے ریجیکٹ کر دیا جاتا ہے۔ اب میں کہیں انٹرویو دینے نہیں جاؤں گا۔ پھر اس کے خیالات تبدیل ہوئے کہ مجھے اپنی صلاحیتوں کو جدید زمانے کے مطابق بہتر کرنا چاہیے، نوکری دینے والے جو تقاضا کرتے ہیں مجھے ویسا بننا چاہیے۔ اپنے بدلے ہوئے خیالات کے مطابق اس نے نئے کورس کیے، نیٹ ورک بنایا اور اپنے شعبے میں مہارت حاصل کی، CV کو بہتر بنایا اور ایک اچھی جاب حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

اسی طرح طویل بیماری کاٹنے والا، کاروبار میں ناکام رہنے والا اور گھریلو جھگڑوں کا شکار رہنے والا شخص بھی اپنے خیالات تبدیل کر کے حالات تبدیل کر سکتا ہے۔

Go To Index



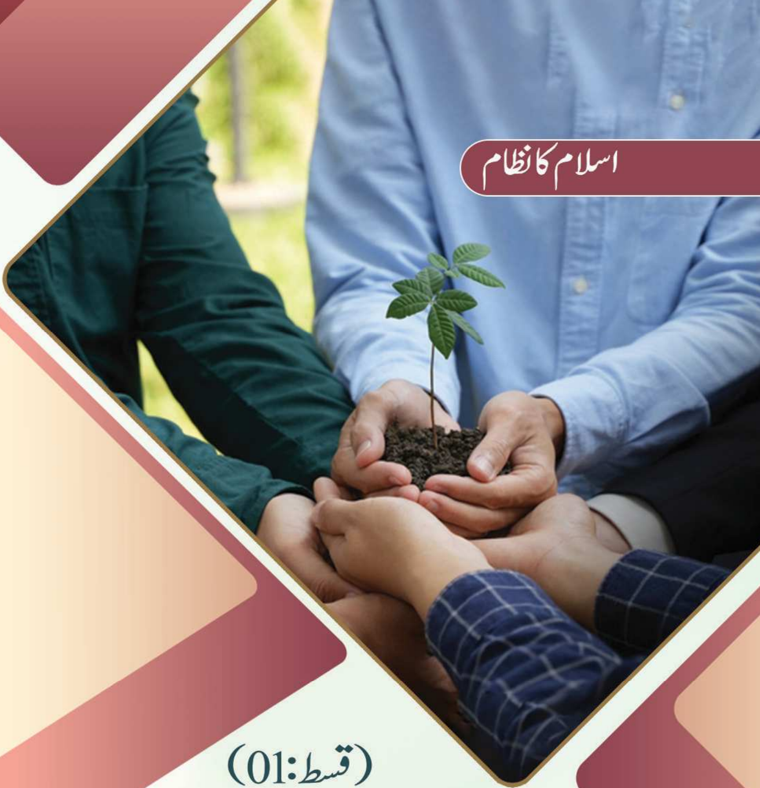

(قسط:01)

# اِسلام کا نظامِ مُواخات

مولانا فرمان علی عطّاری مَدَنی*

دینِ اسلام نے اچھی زندگی گزارنے کے ایسے بیش بہا اصول اور طریقہ کار بتائے ہیں جن پر عمل کرنے سے ایک مسلمان نہ صرف اسلامی احکامات کا پابند ہو کر اخروی زندگی میں سرخرو ہوتا ہے بلکہ وہ دنیوی زندگی میں ان تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر معاشرے کے ایک عزت دار اور با اخلاق فرد کی حیثیت سے نمایاں بھی ہوتا ہے۔ دینِ اسلام نے مسلمانوں کے آپسی تعلقات کو حسن و خوبی سے قائم رکھنے کے لیے اخوت، بھائی چارہ اور محبت کو عام کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اس مضمون میں ہم جانیں گے کہ اخوت کیا ہے، یہ کیوں ضروری ہے اور معاشرے پر اس کے کیا کیا نتائج اثر انداز ہوتے ہیں۔

**اخوت کیا ہے؟** عربی میں اُخُوَّۃ کا معنیٰ ہے بھائی ہونا، برادرانہ تعلق، بھائی چارہ وغیرہ۔ لفظِ اخوت دو یا زیادہ افراد کے مابین محبت، اعتماد، خیر خواہی اور قربت پر مبنی ہوتا ہے، اخوت دو طرح کی ہوتی ہے ایک نسبی اور دوسری دینی و اسلامی۔ نسبی اخوت یہ ہے کہ قرابت اور رشتہ داری کی وجہ سے کچھ افراد آپس میں بھائی بھائی بنتے ہیں جبکہ دینی اخوت سے مراد یہ ہے کہ اسلام کی بنیاد پر ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ رشتہ قائم ہو۔ یہ ایسا خوبصورت رشتہ ہے جس میں انسان رنگ و نسل، قومیت اور لسانیت کے بجائے صرف ایمان اور اسلام کی بنیاد پر ایک دوسرے کے بھائی قرار پاتے ہیں۔

حضرت امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ اخوت و محبت کے متعلق فرماتے ہیں: بھائی چارہ دو آدمیوں کے درمیان ایک رابطہ ہوتا ہے جیسے نکاح میاں بیوی کے درمیان ایک رابطے کا نام ہے اور جس طرح عقدِ نکاح کچھ حقوق کا تقاضا کرتا ہے جن کو پورا کرنا حقِ نکاح قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے، عقدِ اخوّت کا بھی یہی حال ہے۔ تمہارے اسلامی بھائی کا تمہارے مال اور تمہاری ذات میں حق ہے اسی طرح زبان اور دل میں بھی کہ تم اس کو معاف کرو، اس کے لیے دعا کرو، اخلاص و وفا سے پیش آؤ، اس پر آسانی بَرتو اور تکلیف و تکلُّف کو چھوڑ دو۔ (1)

**قراٰنِ پاک میں مواخات کا تصور** دینِ اسلام میں اُخوت و بھائی چارے کو خاص اہمیت حاصل ہے، قراٰن و حدیث میں متعدد مقامات پر اسلامی اُخوت و بھائی چارہ قائم کرنے اور اختلافات مٹا کر آپس میں اتفاق و اتحاد کے ساتھ رہنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا۪﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا (فرقوں میں بٹ نہ جانا) (2) اور فرمایا: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔ (3) ارشاد فرمایا: مسلمان تو آپس میں بھائی بھائی ہی ہیں کیونکہ یہ آپس میں دینی تعلق اور اسلامی محبت کے ساتھ مربوط ہیں اور یہ رشتہ تمام دنیوی رشتوں سے مضبوط تر ہے۔ (4)

**حدیثِ پاک اور مواخات** نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

اسلامی بھائی چارے کی اہمیت اور افادیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔[5] مزید ایک روایت میں رشتۂ اخوت کے حقوق کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم کرتا نہ اس کو رُسوا کرتا ہے، جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں مشغول رہتا ہے اللہ پاک اس کی ضرورت پوری کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان سے مصیبت کو دور کرتا ہے تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کے مَصائب میں سے کوئی مصیبت دُور فرمادے گا اور جو شخص کسی مسلمان کا پردہ رکھتا ہے قیامت کے دن اللہ پاک اس کا پردہ رکھے گا۔[6]

**صحابۂ کرام کے درمیان دوبار مواخات کا قیام** اہلِ سیرت اور مغازی ذکر کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے درمیان دو مرتبہ مواخات (یعنی بھائی چارہ) قائم ہوا۔ پہلا خاص طور پر مہاجرین کے درمیان ہجرت سے قبل ہوا یہ ایک دوسرے کی مدد اور دین کے حقوق قائم کرنے پر تھا۔ اور دوسری مرتبہ جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہجرت فرما کر مدینۂ منورہ تشریف لائے تو آپ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔[7]

**مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات** مہاجرین اپنے وطن اور اہل وعیال کو چھوڑ کر بے سروسامانی کی حالت میں نکلے تھے اس لیے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مہاجرین و انصار کے درمیان رشتۂ اخوت قائم کیا تاکہ مہاجرین غربت اور اہل وعیال کی مفارقت کو محسوس نہ کریں اور ایک دوسرے سے مدد حاصل کر سکیں۔ مہاجرین کی تعداد پینتالیس یا پچاس تھی رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فریقین میں سے دو دو افراد کو بلا کر فرمایا کہ یہ اور تم بھائی بھائی ہو۔ آپ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ بھائی بھائی بن گئے۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عَوف قرشی زُہری اور حضرت سعد بن ربیع انصاری خزرجی میں رشتۂ اخوت قائم کیا تو حضرت سعد نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا کہ انصار میں میرے پاس سب سے زیادہ مال ہے۔ میں اپنا مال آپ کو بانٹ دیتا ہوں۔ میری دو بیویاں ہیں، ان میں سے ایک کو جو آپ پسند کریں میں طلاق دے دیتا ہوں، عدت گزرنے کے بعد آپ اس سے نکاح کر لیجئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کے اہل ومال آپ کو مبارک ہوں، مجھے بازار کا راستہ دکھا دیجئے، آپ روزانہ بازار میں تجارت کرتے رہے حتی کہ کچھ ہی عرصے میں مالدار ہو گئے۔[8]

یقیناً! مواخات (بھائی چارہ) اسلامی تاریخ کا ایک عظیم واقعہ ہے جو نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینہ منورہ میں مہاجرین اور انصار کے درمیان قائم کیا اس کا مقصد صرف وقتی ضرورت کو پورا کرنا نہیں تھا بلکہ ایک پائیدار اسلامی معاشرے کی بنیاد رکھنا تھا۔ آیئے! ہر نقطے کی تفصیل سے وضاحت ملاحظہ کیجیے:

**مواخات کے مقاصد** اسلام ایک ایسا دین ہے جو انسانیت، مساوات، بھائی چارہ اور باہمی ہمدردی کا درس دیتا ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں جب ہجرت کر کے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینہ شریف تشریف لائے تو مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد بے گھر، بے مال اور بے سروسامان ہو گئی تھی۔ اس کی بحالی کے لیے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بہترین نظام مواخات کی بنیاد رکھی جس سے اسلامی، سماجی، اخلاقی اور معاشی فوائد و ثمرات حاصل ہوئے۔ مواخات کے نظام سے نہ صرف مہاجرین کی وقتی مدد ہوئی بلکہ ایک معاشرتی انقلاب بھی پیدا ہوا۔

1 **معاشرتی ہم آہنگی پیدا کرنا:** مواخات کا سب سے پہلا مقصد معاشرتی ہم آہنگی قائم کرنا تھا۔ چونکہ مہاجرین مکے سے آئے تھے اور انصار مدینے میں رہتے تھے تو نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے درمیان خلیج کو ختم کر کے انہیں ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا گیا۔ یہ مواخات ایک رسمی بھائی چارہ نہیں تھا بلکہ یہ سب عملی زندگی میں بھی ایک دوسرے کی خوشی غمی، دکھ سکھ میں شریک ہونے لگے تھے اور اس نظام سے معاشرے میں نسلی، لسانی اور قبائلی امتیازات کا خاتمہ ہوا اور اسلامی معاشرے

Go To Index

میں اتفاق و اتحاد اور ہم آہنگی کی فضا قائم ہوئی۔

2 **محتاجوں کی مدد اور مساوات قائم کرنا:** مواخات کا دوسرا اہم مقصد معاشی مساوات قائم کرنا تھا۔ مہاجرین اپنے تمام اثاثے مکہ میں چھوڑ کر آئے تھے۔ وہ بے سہارا اور بے مال تھے۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انصار کو ان کا بھائی مقرر کر کے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے مال و دولت میں مہاجرین کو شریک کریں۔ انصار نے اس حکم پر دل و جان سے عمل کیا۔ بعض نے اپنے آدھے باغات، گھر تک پیش کر دیئے تاکہ مہاجرین کی ضروریات پوری ہوں۔ اس عمل سے نہ صرف غربت کا خاتمہ ہوا بلکہ ایک مثالی مساوات پر مبنی معاشرہ قائم ہوا۔

3 **محبت اور بھائی چارے کا فروغ:** جب کوئی شخص کسی کو اپنا بھائی سمجھتا ہے تو اس سے حسد، نفرت، بغض و عداوت اور خود غرضی جیسی برائیاں نہیں کرتا۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نظامِ مواخات قائم کرنے کے بعد انصار نے کسی قسم کا احسان جتائے بغیر، خلوصِ دل سے مہاجرین کی مدد کی، جس سے ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے قربت اور محبت پیدا ہوئی۔ یہ محبت، اخوت اور بھائی چارہ وقتی نہ تھا بلکہ نسلوں تک قائم رہنے والی بنیاد بن گئی۔

مواخات ایک ایسا عظیم عمل تھا جس نے اسلامی معاشرے کی بنیاد عدل، مساوات، محبت اور بھائی چارے پر رکھی۔ اس کے ذریعے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ جب تک ہم ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک نہیں ہوں گے، اس وقت تک ایک مضبوط اور متحد امت نہیں بن سکتے۔ آج بھی اگر ہم مواخات کے اس عظیم جذبے کو اپنائیں تو ہمارے معاشرے سے غربت، نفرت اور تفریق کا خاتمہ ہو سکتا ہے اور ہم ایک مثالی اسلامی ریاست کی جانب قدم بڑھا سکتے ہیں۔

---

(1) احیاء العلوم، 2/ 216 (2) پ 4، اٰلِ عمرٰن: 103 (3) پ 26، الحجرات 10 (4) صراط الجنان، 9/ 422 (5) مسلم، ص1070، حدیث: 6585 (6) بخاری، 2/ 126، حدیث: 2442 (7) عمدۃ القاری، 8/ 182، تحت الحدیث: 1968 (8) ملتقطا سیرت رسولِ عربی، ص119 ملخصاً۔

## اکتوبر 2025ء میں امیرِ اہلِ سنّت کی جانب سے مرحومین کے لواحقین اور مریضوں کے نام جاری ہونے والے دعائیہ پیغامات کی رپورٹ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے اکتوبر 2025ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّاؔر“ کے ذریعے تقریباً 3781 پیغامات جاری فرمائے جن میں 652 تعزیت کے، 2930 عیادت کے جبکہ 199 دیگر پیغامات تھے۔ ان پیغامات میں امیرِ اہلِ سنت نے بیماروں کے لیے صحت یابی کی دعائیں فرمائیں جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کے لیے درجات کی بلندی اور مغفرت کی دعائیں کیں۔

## ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (اکتوبر 2025ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔

اکتوبر 2025ء میں دیئے گئے 4 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھئے: 1 اولیا کی شان بزبانِ قرآن: 17 لاکھ، 65 ہزار 257 2 25 ارشاداتِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ: 17 لاکھ، 16 ہزار 66 3 تفسیر نور العرفان سے 100 مدنی پھول (قسط:07): 17 لاکھ، 33 ہزار 736 4 حضرتِ بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ: 21 لاکھ، 14 ہزار 763۔

Go To Index

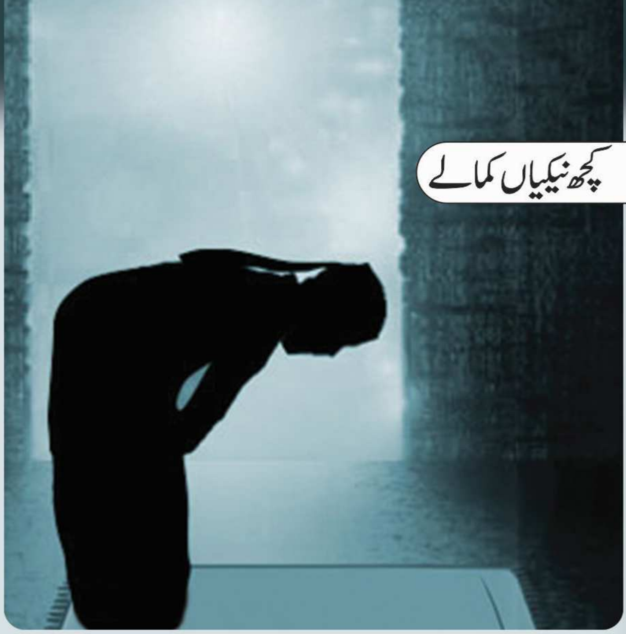

کچھ نیکیاں کمالے

# نمازِ تہجد: قربِ الٰہی کا سنہری زینہ

مولانا عمر فیاض عطاری مدنی*

رات کی سیاہی جب دنیا کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ہر طرف سکون چھا جاتا ہے، ایسے پُرسکون لمحات میں ربِ کریم اپنے بندوں کو اپنی رحمتوں کی بارش میں بلاتا ہے۔ یہی وہ وقت ہے جب دل کی دنیا جاگتی ہے، روح کو نئی تازگی ملتی ہے اور بندہ اپنے رب کے سب سے قریب ہوتا ہے۔ نمازِ تہجد اسی قرب کے حصول کا ایک سنہری زینہ ہے۔ ایک ایسا عمل جو نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبوب عبادت بھی ہے اور اولیا و صالحین کا خاص معمول بھی۔

تہجد اللہ سے محبت، عاجزی اور اخلاص کا ایک عملی اظہار ہے۔ یہ وہ لمحے ہیں جب دنیا کی آوازیں خاموش اور دل کی آواز بلند ہو جاتی ہے۔ ان خلوت کے لمحات میں دعائیں قبول ہوتی ہیں، گناہوں کی معافی کے دروازے کھلتے ہیں اور دل پر ایمان کی مٹھاس اترتی ہے۔ آج کے مضمون میں ہم آپ کے ساتھ نمازِ تہجد کے بارے میں کچھ اہم معلومات شیئر کریں گے۔ پڑھیے اور عمل کی نیت بھی کیجیے!

## تہجد کا معنیٰ اور حکم

**معنیٰ:** تہجد عربی لفظ "هَجَدَ" سے ہے جس کے معنی ہے: رات میں نماز پڑھنا۔ اصطلاح میں "رات کو سونے کے بعد اٹھ کر نوافل کی ادائیگی کو تہجد کہا جاتا ہے۔"(1)

**حکم:** شروعِ اسلام میں تہجد کی نماز تمام مسلمانوں پر فرض تھی، پھر امت سے فرضیت منسوخ ہو گئی لیکن حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے تہجد کی نماز فرض ہی رہی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم روزانہ 6 فرض نمازیں ادا فرماتے تھے جن میں تہجد کی نماز بھی شامل تھی۔ اُمّت کے لیے یہ نماز سنتِ مستحبہ ہے، اس کو ترک کرنے والا اگرچہ فضلِ کبیر و خیرِ کثیر سے محروم ہے مگر گنہگار نہیں۔(2)

## تہجد کے فضائل

۞ نوافل میں سب سے افضل نماز "صلاۃ اللیل (نمازِ تہجد)" ہے۔(3) رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رات کو اتنا زیادہ قیام فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک سوج جاتے۔ جب آپ سے پوچھا گیا کہ آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ نے آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف کر دیے تو آپ نے فرمایا: "کیا میں اللہ پاک کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟"(4) اللہ پاک نے خود اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تہجد کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: ﴿وَ مِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ﳓ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا(۷۹)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔(5)

**چند فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:** ۞ رات میں قیام کو اپنے اوپر لازم کر لو کہ یہ پچھلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ اور گناہوں کو مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا ہے۔(6) ۞ قیامت کے دن لوگ

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز"، کراچی

Go To Index

ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے، اس وقت منادی پکارے گا، کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خواب گاہوں سے جدا ہوتی تھیں؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لیے حساب کا حکم ہوگا۔(7) ۞ جنت میں ایک بالا خانہ ہے کہ باہر کا اندر سے دکھائی دیتا ہے اور اندر کا باہر سے۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہُ عنہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ! وہ کس کے لیے ہے؟ ارشاد فرمایا اُس کے لیے جو اچھی بات کرے اور کھانا کھلائے اور رات میں قیام کرے جب لوگ سوتے ہوں۔(8) ۞ جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہلِ خانہ کو جگائے پھر دونوں دو دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔(9)

## تہجد سے متعلق چند مسائل

1 صَلاۃُ اللَّیْل کی ایک قسم تہجد ہے کہ عشا کی نماز کے بعد رات میں سو کر اُٹھیں اور نوافل پڑھیں، سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں۔ 2 تہجد نفل کا نام ہے اگر کوئی عشا کے بعد سو گیا پھر اٹھ کر قضا نماز پڑھی تو اُس کو تہجد نہ کہیں گے۔ 3 کم سے کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے آٹھ تک ثابت ہیں۔ 4 جو شخص تہجد کا عادی ہو بلا عذر اُسے تہجد چھوڑنا مکروہ ہے کہ صحیح بخاری کی حدیث میں ہے، حضور پُر نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہُ عنہما سے ارشاد فرمایا: ”اے عبد اللہ! تو فلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اُٹھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔“(10)

## نمازِ تہجد اور امیرِ اہلِ سنت

بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ عاشقانِ رسول کو نمازِ تہجد کی ادائیگی اور نفلی روزے رکھنے پر خصوصی زور دیتے ہیں۔ خاص طور پر آپ ماہِ رجب، شعبان اور رمضان میں عاشقانِ رسول کو تہجد اور نفلی روزوں کی ادائیگی کی ترغیب دینے کے لیے مختلف تحریکیں اور مہمات چلاتے ہیں تاکہ ہر مسلمان رات کے پُر سکون لمحات میں اللہ کی یاد، دعاؤں اور استغفار کے ذریعے اپنی زندگی کو منور کر سکے۔

آپ نے اپنی اولاد کو بھی شروع سے تہجد کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے شروع کی بات ہے کہ ایک مرتبہ امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ دینی کاموں میں مصروفیت کی بناء پر رات دیر گئے کچھ اسلامی بھائیوں کے ہمراہ اپنی لائبریری میں پہنچے تو وہاں آپ کے بڑے شہزادے حاجی عبید رضا عطاری سوئے ہوئے تھے جو اس وقت بہت کم سن تھے۔ آپ نے فرمایا: ”اِسے تہجد پڑھوانی چاہیے“ اور انہیں بیدار کرنا چاہا لیکن اُن پر نیند کا بے حد غلبہ تھا لہٰذا پوری طرح بیدار نہ ہو پائے۔ امیر اہل سنّت انفرادی کوشش فرماتے ہوئے انہیں گود میں اُٹھا کر کھلے آسمان تلے لے گئے اور انہیں چاند دکھا کر پوچھا، ”یہ کیا ہے؟“ انہوں نے جواب دیا: ”چاند“ پھر آپ نے پوچھا، ”یہ کیا کر رہا ہے؟“ انہوں نے جواب دیا: ”گنبدِ خضریٰ کو چوم رہا ہے۔“ اس گفتگو کے دوران وہ پوری طرح بیدار ہو چکے تھے چنانچہ آپ نے اُنہیں وضو کر کے تہجد پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔(11)

**تہجد اور نفلی روزوں کی کارکردگی:** آفس شعبہ اصلاحِ اعمال کی جانب سے ملنے والی کارکردگی کے مطابق امیر اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی ترغیب پر رجب شریف 1446ھ/ جنوری 2025ء میں دعوتِ اسلامی کے تحت 23ہزار 118 تہجد اجتماعات منعقد ہوئے جن میں 2لاکھ 68ہزار 529 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔

---

(1) حلبۃ المجلی، 2/566 (2) مراٰۃ المناجیح، 2/233 (3) مسلم، ص591، حدیث: 1163 (4) مسلم، ص1169، حدیث: 7124 (5) پ15، بنی اسرآءیل: 79 (6) ترمذی، 5/323، حدیث: 3560 (7) شعب الایمان، 3/169، حدیث: 3244 (8) مستدرک، 1/631، حدیث: 1240 (9) مستدرک، 1/624، حدیث: 1230 (10) بخاری، 1/390، حدیث: 1152 (11) تربیتِ اولاد، ص143۔

Go To Index

# باجماعت نماز کی حکمتیں

مولانا ابرار اختر القادری*

بِلاشُبہ باجماعت نَماز اسلامی شعار ہے جس میں ایمان کی حَرارت، بندگی کی روح اور اُمّت کے اتّحاد کی حقیقت جلوہ گر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے انسان کو انفرادی عبادت کے ساتھ ساتھ اجتماعی نظامِ عبادت کا بھی پابند بنایا ہے تاکہ بندگی محض ذاتی کیفیت نہ رہے بلکہ اُمّت کی اجتماعی شان بن جائے۔ قراٰنِ کریم نے جماعت کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ(۴۳)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور رُکوع کرنے والوں کے ساتھ رُکوع کرو۔(1)

اجتماعی عبادت کی اہمیّت کی ترغیب دلاتے ہوئے حضورِ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے پڑھنے سے 27 درجے زیادہ افضل ہے۔(2)

اس روایت میں گویا اس بات کی ترغیب دلائی گئی ہے کہ بندہ اپنی نَماز کو محض فرض کی ادائیگی نہ سمجھے بلکہ نظمِ اُمّت کی عملی مشق کے طور پر اَدا کرے۔ یہاں چونکہ باجماعت نَماز کی فضیلت بیان کرنے کے بجائے باجماعت نَماز کی حکمتیں بیان کرنا مقصود ہے۔ لہٰذا آئیے! اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ باجماعت نَماز کی ادائیگی کا جو ہمیں حکم دیا گیا ہے، اس میں کیا کیا حکمتیں کارفرما ہو سکتی ہیں:

باجماعت نَماز کی ادائیگی کی حکمتوں کا ذکر کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جماعت میں دینی یا دنیوی بہت سی حکمتیں ہیں: دنیاوی حکمتیں تو یہ ہیں کہ ❁ جماعت کی بَرَکت سے قوم میں تنظیم رہتی ہے کہ مسلمان اپنے ہر کام کے لیے امام کی طرح صدر اور امیر چُن لیا کریں، ❁ پھر امیر کی ایسی اطاعت کریں جیسے مقتدی۔ ❁ امام کی جماعت سے آپس میں اتّفاق بڑھتا ہے، روزانہ پانچ بار کی ملاقات کی عادت پڑتی ہے کہ سب لوگ جماعت کے وقت پر دوڑتے آتے ہیں۔ ❁ جماعت سے متکبّرین کا غرور ٹوٹتا ہے کہ یہاں بادشاہ کو فقیر کے ساتھ کھڑا ہونا پڑتا ہے۔

دینی فائدے یہ ہیں کہ اگر جماعت میں ایک کی نَماز قبول ہوگئی تو سب کی قبول ہے۔ جماعت میں گویا مسلمانوں کا وفد بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ حاکم کے یہاں تنہا

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ خواتین دعوتِ اسلامی (ویب ایڈیشن)

Go To Index

کے مقابل وفد کا زیادہ احترام ہوتا ہے۔ ◉ جماعت میں انسان رب کی کچہری میں وکیل یعنی امام کے ذریعے عرض و معروض کراتا ہے، بات کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ ◉ جماعت سے آدمی کو دینی پیشوا علما، صوفیا کا اَدب سکھایا جاتا ہے۔

مزید جُمعہ کی جماعت کے فرض ہونے کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: پنجگانہ جماعت محلّہ بھر کی کانفرنس ہے اور جمعہ کی جماعت سارے شہر یا اکثر حصّہ کی۔ پنجگانہ جماعت فرض کرنے میں مسلمانوں پر دشواری ہو جاتی ہے کہ جنگل کھیت وغیرہ سے بھاگ کر شہر آنا پڑتا۔ چونکہ جمعہ ہفتہ میں ایک بار آتا ہے تو اس کے لیے آنا اتنا گراں نہ ہو گا۔[3]

اعلیٰ حضرت کے والدِ محترم، حضرت علّامہ مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے باجماعت نَماز کی جو حکمتیں بیان کی ہیں، ان کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: مشروعیّت جماعت کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ کسی کی نَماز میں مثلاً خُشوع اور کسی کی خُضوع اور کسی کا ذوق و شوق اور کسی کی رعایت بندگی اور کسی کی ہیبت و وقار زیادہ ہے۔ ان سب کی کیفیات کے ملنے سے نمازِ جماعت ایک ایسی اجتماعی کیفیت پیدا کرتی ہے جو انفرادی طور پر ممکن نہیں ہوتی۔ (گویا مختلف دلوں کی روحانیت، خشیت، محبّت اور بندگی مل کر ایک کامل عبادت کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔)

عُلَما فرماتے ہیں نَمازِ جماعت میں چار فائدے ہیں:

**(۱)** نمازیوں میں باہم دوستی و محبّت پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک دوسرے کے حال سے واقف ہوتا رہتا ہے۔ (اور یوں بھائی چارے کی فضا مضبوط ہوتی ہے۔)

**(۲)** جب انسان دوسروں کو عِبادت میں مصروف دیکھتا ہے تو اسے بھی عِبادت میں لُطف اور جوش پیدا ہوتا ہے، اور شیطان کے وَسوسے کمزور پڑ جاتے ہیں۔

**(۳)** جماعت میں اہلِ ایمان کے دلوں کی تاثیر ایک دوسرے پر پڑتی ہے اور نیک لوگوں کی صحبت گُناہگاروں کے لیے بھی مغفرت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

کیونکہ نیک لوگوں کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا۔

**(۴)** اجتماعِ مسلمین بَرَکات اور دینی فوائد کے حُصول کا باعث ہے: مثلاً ◉ جاہل؛ عُلَما سے مسائل سیکھتے ہیں۔ ◉ اور بے شوقوں کو اہلِ محبّت کا شوق دیکھ کر خدا کی بندگی کا شوق اور خائفین کے خُضوع وخُشوع دیکھنے سے اوروں کے دل میں بھی خوف پیدا ہوتا ہے۔ ◉ بیباک اہلِ احتیاط کی احتیاط دیکھ کر بے احتیاطی و بیباکی سے باز آتے ہیں۔[4]

اَلْغرض کہا جاسکتا ہے کہ باجماعت نماز دَرحقیقت شریعتِ اسلامیہ کی اُس جامع حکمت کا مظہر ہے جو دنیا و آخرت دونوں کی بھلائیوں کو جمع کرتی ہے۔ کیونکہ اس میں انسان اپنی اَنانیّت کو مٹا کر صفِ جماعت میں سب کے برابر کھڑا ہوتا ہے، جو مَساوات، اتّحاد اور عدلِ اجتماعی کا عملی سبق ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں امیر و فقیر، عالم وعامی، سردار ومزدور سب ایک صَف میں اللہ کے سامنے جھک کر اپنے تعلّقِ بندگی کو تازہ کرتے ہیں۔ اس اجتماعیت سے فرد کو روحانی طمانیت، باطنی سُکون اور دینی استقامت حاصل ہوتی ہے، جبکہ معاشرہ اتّحاد، نظم وضبط اور باہمی ہمدردی کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

پس نمازِ باجماعت نہ صرف ایمان و اخلاص کا مَظْہر ہے بلکہ اسلامی تہذیب کے تسلسل کی ضامن بھی ہے؛ جو انسان کو اللہ کے حکم اور اس کے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت اور شریعت کی حکمتوں پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت کی کامیابیوں کا مستحق بناتی ہے۔

---

(1) پ1، البقرۃ:43 (2) مسلم، ص256، حدیث:1477 (3) رسائل نعیمیہ، اسرار الاحکام، ص288 تا 289 (4) جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص69۔

Go To Index

اسلام کی روشن تعلیمات

# موت کے بعد کی فکر

مولانا محمد احمد عطّاری مَدَنی*

ایک مسلمان کے لیے جن چیزوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے اُن میں سے ایک ”مرنے کے بعد حساب و کتاب اور جزا و سزا کے لیے دوبارہ اُٹھایا جانا“ بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دینِ اسلام کی روشن تعلیمات نے جہاں دیگر ضَروریاتِ دین کے بارے میں راہ نمائی فرمائی ہے وہاں فکرِ آخرت کو بھی نہایت واضح طور پر بیان کیا ہے۔ قراٰنِ پاک کی بہت سی آیاتِ مبارکہ میں فکرِ آخرت کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

**فکرِ آخرت پر آیاتِ مبارکہ** اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ(۱۱۵)﴾

ترجَمۂ کنزالعرفان: تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے؟[1]

اس آیتِ کریمہ کے تحت صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”اور (کیا تمہیں) آخرت میں جزا کے لئے اُٹھنا نہیں؟ بلکہ تمہیں عبادت کے لئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آ ؤ تو تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں۔“[2]

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًى(۳۶)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ اسے آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔[3]

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ اسے یوں آزاد چھوڑ دیا جائے گا کہ نہ اسے کسی چیز کا حکم دیا جائے اور نہ اسے کسی چیز سے منع کیا جائے، نہ وہ مرنے کے بعد اُٹھایا جائے، نہ اس سے اعمال کا حساب لیا جائے اور نہ اُسے آخرت میں جزا دی جائے۔ ایسا نہیں ہو گا بلکہ اسے دنیا میں اَمر و نہی کا پابند کیا جائے گا، مرنے کے بعد اُٹھایا جائے گا، اس سے اعمال کا حساب لیا جائے گا اور آخرت میں اسے اس کے اعمال کی جَزا بھی دی جائے گی۔

**ہمیں آزاد نہیں چھوڑا گیا** اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں بالکل آزاد نہیں چھوڑا گیا کہ جیسے چاہیں زندگی گزاریں، جیسے چاہیں اعمال کریں اور اپنی مرضی کے مطابق جس طرح اور جہاں چاہیں رہیں بلکہ ہمیں دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے کچھ چیزوں کا پابند کیا گیا ہے اور کچھ چیزوں سے منع کیا گیا ہے اور زندگی گُزارنے کے لئے ہمیں ایک دائرۂ کار عطا کیا گیا ہے جس میں رہ کر ہمیں اپنی زندگی کے اَیّام پورے کرنے ہیں اور ہمارے سامنے یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ ہمیں مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے اور پھر دنیا میں جیسے اعمال کئے ہوں گے ویسی جَزا بھی ملے گی، لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ خود کو شریعت کی پابندیوں سے آزاد سمجھ کر زندگی نہ گزاری جائے بلکہ زندگی جینے کا جو طریقہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دیا ہے اسی کے مطابق زندگی بسر کی جائے کہ اسی میں دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے اور جو شخص شریعت کے احکامات سے آزاد ہو کر جینا چاہتا ہے وہ بڑا بیوقوف اور بہت نادان ہے کہ وہ تھوڑے سے مزے کی خاطر ہمیشہ کے لئے خود

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ ذمہ دار شعبہ بیانات خلیفہ امیرِ اہلِ سنت، المدینۃ العلمیہ کراچی

Go To Index

کو ذلّت ورُسوائی اور انتہائی دردناک عذاب میں دھکیلنے کی کوشش کررہا ہے۔(4)

**فکرِ آخرت پر احادیثِ مبارکہ** جس طرح قراٰنِ پاک میں فکرِ آخرت کی ترغیب دلائی گئی ہے اسی طرح بہت سی اَحادیثِ مبارَکہ میں بھی فکرِ آخرت کی ترغیب دلائی گئی ہے چنانچہ حضرتِ عبدُاللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: میں نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میں وہاں موجود اَفراد میں سے دسواں تھا۔ اسی دوران ایک انصاری شخص آئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند اور محتاط کون ہے؟ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: وہ لوگ جو موت آنے سے پہلے اسے زیادہ یاد کرتے اور اس کے لئے زیادہ تیاری کرتے ہیں وہی عقلمند ہیں، وہ دنیا کی شرافت اور آخرت کی بُزُرگی لے گئے۔(5)

حضرتِ شدّاد بن اَوس رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، حضورِ اَقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو اپنا تابعدار بنالے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ شخص ہے جو اپنی خواہشات پر چلتا ہو اور اللہ پاک کی رحمت کی امید بھی کرتا ہو۔(6)

**آخرت کی فکر معاشرے کی بنیاد** آخرت کی فکر دینِ اسلام کی ایسی روشن تعلیم ہے کہ جو محض ایک مذہبی عقیدہ نہیں بلکہ ایک مکمل نظامِ حیات ہے جو معاشرے کی تعمیر، اخلاق کی پاکیزگی، عدل وانصاف کے قیام، امن وسلامتی، خاندانی نظام کی مضبوطی اور معاشرتی فلاح وبہبود کی بنیاد ہے۔ یہ فکر انسان میں معاشرتی ذمّہ داری کا احساس پیدا کرتی ہے کہ مجھے اپنی اصلاح کی کوشش کے ساتھ ساتھ معاشرے کی اصلاح کی کوشش بھی کرنی ہے۔

اس سوچ کا حامل شخص جانتا ہے کہ اگر اس نے اپنی معاشرتی ذمّہ داری کو پورا نہ کیا تو بروزِ قیامت اسے اس کا جواب دینا پڑے گا۔

**آخرت کی فکر اور مالی ایمانداری** جب معاشرے کے افراد کو آخرت کی جوابدہی کا احساس ہو تو وہ مالی معاملات میں بھی ایماندار ہو جاتے ہیں۔ خرید وفروخت میں دھوکا دہی سے کام نہیں لیتے، سود اور رِشوت کا لین دین نہیں کرتے، کسی کا قرض نہیں دباتے، امانت میں خیانت نہیں کرتے، حرام کمائی سے بچتے اور رِزقِ حلال کی جستجو کرتے ہیں۔

**آخرت کی فکر اور ذہنی پاکیزگی** یوں ہی آخرت کی فکر ذہنی پاکیزگی کا بھی ذریعہ ہے کہ ایسی سوچ رکھنے والا اپنے آپ کو بدگمانیوں، بُری سوچوں اور گُناہوں بھرے خیالات سے بچانے کے ساتھ ساتھ دوسروں کے بارے میں حُسنِ ظن سے کام لیتا ہے۔

**آخرت کی فکر اور حقوق اللہ کی ادائیگی** آخرت کی فکر دینِ اسلام کی ایسی روشن تعلیم ہے کہ جس سے حقوق اللہ کی ادائیگی کا ذہن ملتا ہے۔ فکرِ آخرت رکھنے والا ”حقوق اللہ“ کی ادائیگی کا پورا پورا خیال رکھتا ہے۔ پابندی سے نمازیں پڑھتا ہے، رمضانُ المبارک کے روزے رکھتا ہے، اپنے مال کی زکوٰۃ نکالتا ہے، فرض ہونے کی صورت میں حج کا فریضہ ادا کرتا ہے، الغرض وہ فرائض وواجبات کی پابندی کرتا ہے اور حرام کاموں سے بچتا ہے۔

**آخرت کی فکر اور حقوقُ العباد کی ادائیگی** اسی طرح آخرت کی فکر سے ”حقوقُ اللہ“ کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق اَدا کرنے کا بھی ذہن بنتا ہے۔ فکرِ آخرت رکھنے والا رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی سے پیش آتا ہے، ماں باپ کی اِطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے، بیوی بچّوں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے، اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچانے سے بچتا ہے الغرض فکرِ آخرت دینِ اسلام کی ایسی روشن تعلیم ہے کہ جو معاشرے کے بھی سدھار کا بہترین ذریعہ ہے اور اپنے کردار کو نکھارنے اور کردار وگفتار کی ستھرائی کا بھی باعث ہے۔

اللہ پاک ہمیں اپنی آخرت کو بہتر سے بہترین کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ18، المؤمنون:115 (2) خزائن العرفان، پ18، المؤمنون، تحت الآیۃ:115 (3) پ29، القیامۃ:36 (4) تفسیر صراط الجنان، پ29، القیامۃ، تحت الآیۃ:36، 10/464 (5) معجم کبیر، 12/318، حدیث:13536 (6) ترمذی، 4/207، حدیث:2467۔

Go To Index

# اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

## 1 سامان گروی رکھ کر قرض لینا کیسا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک خاتون سے جب کوئی قرض کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ اس قرض کے بدلے میں مقروض کی کوئی قیمتی چیز مثلاً سونا وغیرہ بطورِ ضمانت رکھتی ہے اس کے بعد ہی قرض دیتی ہیں۔ البتہ قرض پر نہ تو وہ کوئی اضافی رقم وصول کرتی ہیں اور نہ ہی مقروض کی رکھی ہوئی چیز کو اپنے استعمال میں لاتی ہیں۔ آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا اس طرح قیمتی چیز رکھوا کر قرض لینا شرعاً جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

**جواب:** قرض خواہ کا قرض کے بدلے مقروض کی کوئی چیز بطورِ ضمانت اپنے پاس رکھنا شرعی اصطلاح میں ”رہن“ کہلاتا ہے۔ رہن رکھوانا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ مزید یہ کہ رہن رکھوانے میں فریقین کو فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں وہ اس طرح کہ قرض خواہ کو اپنے قرض کی وصولی کا اطمینان ہو جاتا ہے اور مقروض کو اپنا مطلوبہ قرض بآسانی حاصل ہو جاتا ہے۔ واضح ہوا کہ پوچھی گئی صورت میں اپنی قیمتی چیز رکھوا کر قرض وصول کرنا شرعاً جائز ہے۔

البتہ یہ مسئلہ ضرور ذہن نشین رہے کہ قرض خواہ کا رہن رکھی ہوئی چیز سے کسی بھی قسم کا مشروط نفع حاصل کرنا خالصتاً سودی معاملہ ہے اس سے بچنا لازم و ضروری ہے۔

قرض لے کر اپنا مال رہن رکھوانا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَ اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّ لَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گِرو ہو قبضہ میں دیا ہوا۔ (پ3، البقرۃ: 283)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرَّحمہ لکھتے ہیں: ”یعنی کوئی چیز دائن کے قبضہ میں گروِی کے طور پر دے دو۔ مسئلہ: یہ مستحب ہے اور حالتِ سفر میں رہن آیت سے ثابت ہوا اور غیر سفر کی حالت میں حدیث سے ثابت ہے چنانچہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینہ طیبہ میں اپنی زرہ مبارک یہودی کے

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی

Go To Index

پاس گروی رکھ کر بیس صاع جَو لئے۔ مسئلہ: اس آیت سے رہن کا جواز اور قبضہ کا شرط ہونا ثابت ہوتا ہے۔“ (خزائن العرفان، ص100)

رہن سے مشروط نفع اٹھانا خالصتاً سودی معاملہ ہے۔ جیسا کہ امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ الرَّحمہ ارشاد فرماتے ہیں: ”رہن میں کسی طرح کے نفع کی شرط بلاشبہہ حرام اور خالص سود ہے بلکہ ان دیار میں مرتہن کا مرہون سے انتفاع بلاشرط بھی حقیقۃً بحکم عرف انتفاع بالشرط ربائے محض ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، 25/57)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## 2 گروی رکھی ہوئی چیز پر زکوٰۃ نہیں

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک خاتون کے پاس سونے کا سیٹ تھا جو انہوں نے ضرورت پڑنے پر کسی کے پاس گروی رکھوا کر قرضہ لیا، ابھی تک قرضہ ادا نہیں ہو سکا۔ کیا اس زیور کی زکوٰۃ خاتون کو نکالنا ہو گی؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

**جواب:** پوچھی گئی صورت میں جب تک سونے کا سیٹ گروی (رہن) رہے گا، اس عرصے کی سونے کے سیٹ پر زکوٰۃ لازم نہیں ہو گی۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”دوسری صورت (راہن کا زیور رہن رکھوانے والی صورت) میں وُہ زیور اُسی کا ہے مگر اس کی زکوٰۃ اس پر واجب نہیں جب تک وُہ قبضہ مرتہن میں رہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، 10/134)

بہارِ شریعت میں ہے: ”شے مرہُون کی زکاۃ نہ مرتہن پر ہے، نہ راہن پر، مرتہن تو مالک ہی نہیں اور راہن کی ملک تام نہیں کہ اس کے قبضہ میں نہیں اور بعد رہن چھڑانے کے بھی ان برسوں کی زکاۃ واجب نہیں۔“ (بہارِ شریعت، 1/877)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## 3 99 روپے والی چیز کے 100 روپے وصول کرنا کیسا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم بہت سی چیزوں کی قیمت 99 یا 999 یا اسی انداز سے رکھتے ہیں اور خریدار ہمیں 99 کی بجائے 100 اور 999 کی بجائے 1000 دے دیتا ہے۔ کیا اضافی پیسے ہم واپس کریں گے یا راؤنڈ فیگر میں رقم کاٹنے کی ہمیں اجازت ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

**جواب:** عام طور سے 99 کا فیگر اس مقصد کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ایک روپیہ کم کر کے یا تھوڑی رقم کم کر کے اگلے بڑے فیگر کی طرف گاہک کا ذہن جانے سے روکا جا سکے مثلاً 999 لکھا ہے تو گاہک کا ذہن یہ ہو گا کہ یہ چیز ہزار سے کم کی ہے یہ دھوکہ تو نہیں ہے ایک قسم کی مارکیٹنگ پریکٹس ہے جس کو اپنانے میں حرج نہیں۔ البتہ جس نے 99 یا 999 لکھے ہیں وہ کھلے پیسے رکھنے کا اہتمام بھی کرے یہ اس کے لئے ضروری ہے کیونکہ جب اس نے خود قیمت 99 یا 999 روپے بیان کی ہے تو سودا ہو جانے کی صورت میں بیچنے والا بیان کردہ قیمت ہی خریدار سے وصول کرنے کا حقدار ہے۔ خریدار اگر طے شدہ قیمت سے زیادہ پیسے دے تو زیادہ دیے جانے والے پیسے بیچنے والے کے لیے اس وقت حلال ہوں گے جب خریدار کی واقعی رضامندی پائی جائے۔

اگر خریدار طے شدہ قیمت سے زیادہ رقم دینے پر راضی نہ ہو یا زیادہ دی جانے والی رقم کا مطالبہ کرتا ہے تو اب خریدار کی اجازت یا رضامندی کے بغیر طے شدہ قیمت سے زیادہ پیسے کاٹنا بیچنے والے کے لیے حلال نہیں ہے اس پر یہی لازم ہے کہ یہ رقم خریدار کو واپس کرے۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ”جتنے میں چیز خریدی، بائع کو اس سے کچھ زیادہ دیا تو جب تک یہ نہ کہہ دے کہ یہ زیادتی تمہارے لیے حلال ہے یا یہ کہ میں نے تمہیں مالک کر دیا، اس زیادتی کو لینا جائز نہیں۔“

(بہارِ شریعت، 3/480)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# حضرت سیّدُنا یوسف علیہ السّلام پر آزمائشیں (قسط:4)

مولانا ابو عبید عطّاری مدنی*

**یوسف علیہ السّلام کنویں میں** سب نے اتّفاق کرلیا کہ حضرت یوسف علیہ السّلام کو تاریک کنویں میں ڈال دیں چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ یہ کنواں کَنعان سے تین فرسنگ (یعنی 9 میل) کے فاصلہ پر اُرْدُن کی سرزمین کے اَطراف میں واقع تھا، اوپر سے اس کا منہ تنگ تھا اور اندر سے کُشادہ، حضرت یوسف علیہ السّلام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر قمیص اُتار کر کنوئیں میں چھوڑا، جب وہ اس کی نصف گہرائی تک پہنچے تو رسی چھوڑ دی تاکہ حضرت یوسف علیہ السّلام پانی میں گر کر ہلاک ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبریل امین علیہ السّلام پہنچے اور انہوں نے آپ کو کنویں میں موجود ایک پتّھر پر بٹھادیا اور آپ کے ہاتھ کھول دیئے۔[1]

**جھوٹا عذر** مفسّرین فرماتے ہیں کہ جب بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السّلام کو کنویں میں ڈال دیا تو رات کے وقت اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السّلام کی طرف لوٹے تاکہ رات کے اندھیرے میں انہیں جھوٹا عذر پیش کرنے میں کوئی پریشانی نہ ہو، جب وہ حضرت یعقوب علیہ السّلام کے مکان کے قریب پہنچے تو انہوں نے رونا اور چیخنا چلّانا شروع کردیا، حضرت یعقوب نے چیخنے کی آواز سنی تو گھبرا کر باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے میرے بیٹو! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں بکریوں میں کچھ نقصان ہوا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر فرمایا: تو کیا مصیبت پہنچی اور یوسف کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: اے ہمارے والد! ہم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ دوڑ لگارہے تھے کہ ہم میں سے کون آگے نکلتا ہے، اس دوڑ کے چکر میں ہم دُور نکل گئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا، اسی دوران جب ہم یوسف سے غافِل ہوئے تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور ہمیں علم ہے کہ آپ یوسف سے شدید محبّت کی وجہ سے کسی طرح ہمارا یقین نہ کریں گے اگرچہ ہم سچّے ہوں اور ہمارے ساتھ کوئی گواہ ہے نہ کوئی ایسی دلیل وعلامت ہے جس سے ہماری سچّائی ثابت ہو۔[2]

**یعقوب علیہ السّلام بے ہوش ہوگئے** جب حضرت یعقوب علیہ السّلام نے یہ خبر سنی تو بے ہوش ہوگئے، بیٹوں نے آوازیں دیں، ہلایا جلایا مگر جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی، چہرے پر پانی چھڑکا لیکن اس کا بھی کوئی فائدہ نہ ہوا حضرت یعقوب علیہ السّلام کو سحر کے وقت ہوش آیا تو روتے ہوئے فرمایا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک یوسف کہاں ہے؟[3] بیٹوں نے بکری کے ایک بچّے کو ذبح کرکے اس کا خون حضرت یوسف علیہ السّلام کی قمیص پر لگادیا تھا لیکن قمیص کو پھاڑنا بھول گئے،[4] وہ قمیص لے آئے اور کہنے لگے: یہ یوسف کی قمیص ہے[5] حضرت یعقوب علیہ السّلام وہ قمیص اپنے چہرۂ مبارک پر رکھ کر بہت روئے اور فرمایا: عجیب قسم کا ہوشیار بھیڑیا تھا جو میرے بیٹے کو تو کھا گیا اور قمیص کو پھاڑا تک نہیں۔ مزید فرمایا: حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لیے ایک بات گھڑلی ہے تو میرا طریقہ عمدہ صبر ہے اور تمہاری باتوں پر اللہ تعالیٰ ہی سے مدد چاہتا ہوں۔[6] پھر فرمایا: اگر یوسف زندہ ہے تو اسے میرے پاس لے آؤ میں تم سے راضی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ "ماہنامہ فیضان مدینہ" کراچی

Go To Index

ہو جاؤں گا اگر وہ اس دنیا سے جاچکا ہے تو میں اسے کفن دینا چاہتا ہوں، جس بھیڑیے نے اسے کھایا ہے اسے میرے پاس لے آؤ۔[7]

**بھیڑیے سے کلام کیا** آخر کار بیٹوں نے ایک بھیڑیے کو پکڑا اور حضرت یعقوب علیہ السّلام کی خدمت میں لے آئے اور کہنے لگے: یہ وہ بھیڑیا ہے جس نے یوسف کو کھایا ہے، آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور اس سے پوچھو: اس نے یوسف کو کیوں کھایا ہے؟ بیٹوں نے اس سے سُوال کیا تو اس بھیڑیے نے کوئی جواب نہ دیا، آپ علیہ السّلام نے بھیڑیے سے فرمایا: تو انہیں کوئی جواب کیوں نہیں دے رہا؟ تو بھیڑیے نے عرض کی: میں انہیں جواب نہیں دوں گا کیونکہ یہ مجرم ہیں البتہ! آپ سُوال کریں گے تو ضَرور جواب عرض کروں گا، آپ علیہ السّلام نے سُوال پوچھا تو بھیڑیا عرض کرنے لگا: اے اللہ کے نبی! میں نے آپ کے بیٹے کو نہیں کھایا اللہ نے انبیائے کرام کا گوشت درندوں پر حرام کر دیا ہے (یعنی درندوں کو اللہ نے یہ طاقت اور ہمت نہیں دی کہ وہ انبیائے کرام کا شکار کریں اور ان کا گوشت کھائیں)، پوچھا: پھر اس قمیص پر یہ کیسا خون ہے؟ بھیڑیے نے عرض کی: آپ مجھ سے اس بارے میں مت پوچھیں، آپ علیہ السّلام نے پھر فرمایا: تم کہاں جاؤ گے؟ بھیڑیا بولا: میں تو چاہتا ہوں کہ مغرب میں اپنے بھائی کو دیکھ لوں، یہ سُن کر آپ علیہ السّلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: یہ ایک درندہ ہے اور بھائی کو دیکھنا چاہتا ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ تم نے اپنے بھائی یوسف کے ساتھ کیا سُلوک کیا۔[8]

**غم اور بڑھ گیا** حضرت یعقوب علیہ السّلام حضرت یوسف علیہ السّلام کے غم میں روتے رہے یہاں تک کہ آپ علیہ السّلام کی آنکھ کی سیاہی کا رنگ جاتا رہا اور بینائی کمزور ہو گئی۔[9]

**بازارِ مصر اور خریدارانِ یوسف** دوسری طرف حضرت یوسف علیہ السّلام کو ایک قافلے والوں نے کنویں سے نکال لیا، اتنے میں دیگر بھائی بھی آ گئے اور یہ کہہ کر قافلے والوں کو بیچ دیا کہ یہ ہمارا غلام ہے، قافلے والوں نے حضرت یوسف علیہ السّلام کو خرید لیا اور مصر لے آئے بازارِ مصر میں حضرت یوسف علیہ السّلام کے عالَم افروز حُسن و جمال کا تذکرہ ہوا[10] تو ہر شخص کے دل میں آپ کی طلب پیدا ہوئی اور خریداروں نے قیمت بڑھانا شروع کی یہاں تک کہ حضرت یوسف علیہ السّلام کے وزن کے برابر سونا، اتنی ہی چاندی، اتنا ہی مشک اور اتنا ہی ریشم قیمت مقرّر ہوئی اور عمر شریف اس وقت تیرہ یا سترہ سال کی تھی۔ (بادشاہ کے خزانچی) عزیزِ مصر نے اس قیمت پر آپ کو خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا۔[11]

**جیل سے آزادی** کچھ عرصہ بعد آپ پر جھوٹا الزام لگا کر آپ کو جیل میں ڈال دیا گیا،[12] پھر ایک وقت وہ آیا جب مصر کے بادشاہ نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر کسی کے پاس نہ تھی، خادم کے ذریعے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف علیہ السّلام جیل میں ہیں وہ اس خواب کی تعبیر بتاسکتے ہیں بادشاہ کے حکم پر خادم نے قید خانے جا کر حضرت یوسف علیہ السّلام سے تعبیر پوچھی تو آپ نے تعبیر بیان کر دی، بادشاہ نے خود آپ کو بلا کر آپ کی زبان سے تعبیر سننا چاہی تو آپ علیہ السّلام نے یہ کہہ کر ملنے سے منع کر دیا کہ جب تک جھوٹے معاملے کی تحقیق نہ ہو جائے اور یہ بات ثابت نہ ہو جائے کہ حضرت یوسف علیہ السّلام کو خواہ مخواہ جیل میں بند کر دیا تھا تب تک وہ جیل سے باہر نہیں آئیں گے آخر کار بادشاہ نے تحقیق کی تو حضرت یوسف علیہ السّلام کی براءَت ظاہر ہو گئی اور بادشاہ نے جان لیا کہ حضرت یوسف علیہ السّلام علم و عقل امانت و کفایت اور دیانت میں بے مثل ہیں اس طرح حضرت یوسف علیہ السّلام نہایت شان و شوکت اور باعزّت طریقے کے ساتھ جیل سے باہر تشریف لائے اور جھوٹے الزام لگانے والے خائب و خاسر ہوئے، پھر آپ علیہ السّلام نے بادشاہ کو اس کا خواب بھی سنایا اور اس کی تعبیر بھی ارشاد فرمائی کہ سات سال تک خوشحالی رہے گی پھر سات سال تک ملک میں زبردست قحط پڑے گا۔[13] اور ساتھ میں اس کا حل بھی پیش کر دیا کہ اب لازم یہ ہے کہ غلّے جمع کئے جائیں اور ان فراخی کے سالوں میں کثرت سے کاشت کرائی جائے اور غلّے بالیوں کے ساتھ محفوظ رکھے جائیں اور رعایا کی پیداوار میں سے خُمس لیا جائے، اس سے جو جمع ہو گا وہ مصر اور اس کے اَطراف کے باشندوں کے لیے کافی ہو گا اور پھر خَلقِ خدا ہر طرف سے تیرے پاس غلّہ خریدنے آئے گی اور تیرے یہاں اتنے خزانے اور مال جمع ہو جائیں گے جو تجھ سے پہلوں کے لیے جمع نہ ہوئے۔[14]

---

(1) صراط الجنان، 4/535 (2) صراط الجنان، 4/536، 537 (3) تاریخ الانبیاء للخطیب البغدادی، ص110 (4) صراط الجنان، 4/538 (5) تاریخ الانبیاء للخطیب البغدادی، ص110 (6) صراط الجنان، 4/538 (7) تاریخ الانبیاء للخطیب البغدادی، ص111 (8) تاریخ الانبیاء للخطیب البغدادی، ص111 (9) صراط الجنان، 5/49 (10) تاریخ الانبیاء للخطیب البغدادی، ص112 تا 114 ملخصاً (11) صراط الجنان، 4/540 (12) تاریخ الانبیاء للخطیب البغدادی، ص118 (13) تاریخ الانبیاء للخطیب البغدادی، ص122 تا 124 ملخصاً (14) صراط الجنان، 5/15۔

Go To Index

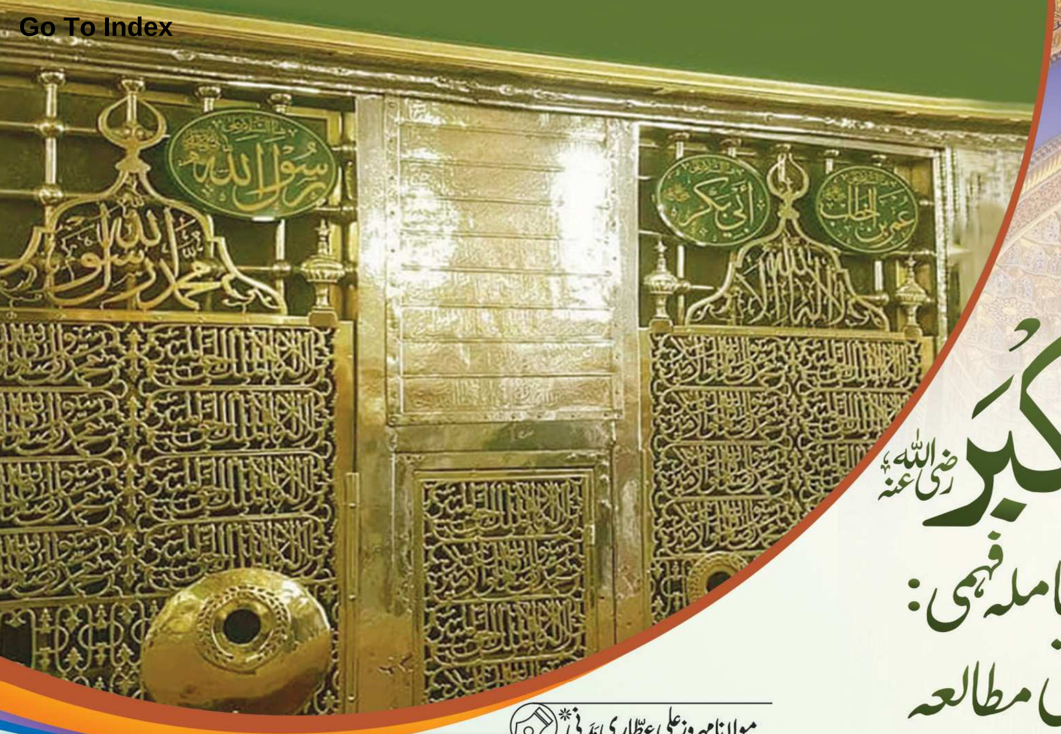




(دوسری اور آخری قسط)

# صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی فراست اور معاملہ فہمی: ایک تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ

مولانا مہروز علی عطّاری مَدَنی*

## 7 فتحِ مکّہ کی تیاری کا راز اور معاملہ فہمی

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فتحِ مکّہ کی تیاری کو انتہائی خفیہ رکھا تاکہ قریش کو غفلت میں ہی رکھا جائے اور خونریزی سے بچا جاسکے۔ اس دوران نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی اہلیہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا کو سفر کے کھانے وغیرہ کا سامان تیار کرنے کا حکم دیا۔

ایک دن حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہُ عنہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ آپ کی بیٹی اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گیہوں چھان کر کھانے کا سامان تیار کر رہی ہیں۔ آپ نے پوچھا: ”اے میری بیٹی! تم یہ کھانے کا سامان کیوں تیار کر رہی ہو؟“ حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا نے نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے راز کو راز رکھا اور کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت ابوبکر نے پھر دریافت کیا: ”کیا رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی غزوے کا اِرادہ رکھتے ہیں؟“ اس سُوال پر بھی حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا خاموش رہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہُ عنہ نے کئی سُوالات پوچھے، لیکن حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا خاموش رہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہُ عنہ نے اپنی بیٹی کی مسلسل خاموشی دیکھی تو سمجھ گئے کہ وہ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے راز کو ظاہر نہیں کریں گی۔ یہ آپ کی اعلیٰ فراست اور تربیَت کا نتیجہ تھا کہ آپ نے اپنی بیٹی پر مزید زور دینے کے بجائے ان کی خاموشی میں چھپے راز کو سمجھ لیا۔ اتنے میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خود تشریف لے آئے تو آپ نے رسولِ کریم سے خود معلومات حاصل کرلیں۔[1] یہ واقعہ بھی آپ کی بَصیرت اور معاملہ فہمی کا ایک بہترین نمونہ ہے کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی غیر معمولی مصروفیات اور سوالات پر سکوت سے صورتِ حال سمجھ گئے اور رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے راز کو افشاں کرنے پر بھی مُصِر نہ ہوئے۔

## 8 فتنۂ اِرتِداد اور معاملہ فہمی کی مثال

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصال کے بعد، دینِ اسلام کو ایک ایسے نازک ترین موڑ کا سامنا کرنا پڑا جس کی حساسیت کا اندازہ لگانا ناممکن تھا۔ بعض قبائل نے زکوۃ کی فرضیّت سے انکار کر دیا، اور جھوٹے مدعیانِ نبوّت نے سر اُٹھا لیے، ان حالات میں اِرتِداد کا فتنہ پھیلنے کا شدید اندیشہ تھا۔ اس صورتِ حال میں جہاں ایک طرف بڑے بڑے صحابہ اس صورتحال کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے وقتی طور پر نرمی برتنے کی رائے دے رہے تھے، وہیں حضرت ابوبکر رضی اللہُ عنہ کا ایمان اور ان کی معاملہ فہمی اپنے عُروج پر تھی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ نے اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہُ عنہ سے عرض کیا: ابھی لوگوں کی ایک بڑی تعداد اسلام سے مرتد ہو گئی ہے، (جبکہ آپ نے لشکرِ اسامہ کو بھی روانہ کر دیا ہے) ایسے میں

* ہیڈ آف ڈیپارٹ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

آپ زکوٰۃ نہ دینے والوں سے جنگ کا اِرادہ رکھتے ہیں؟ کیا آپ ان کے کلمہ پڑھنے کے باوجود بھی ان سے جنگ کریں گے؟ یہ ایک ایسا سُوال تھا جو اس وقت کی ہنگامی صورتحال اور اُمّت کے انتشار کے اندیشے کو ظاہر کرتا تھا۔ لیکن حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہُ عنہ نے جو جواب دیا، وہ ان کی ایمانی فراست اور کمالِ معاملہ فہمی کا ایک ایسا شاہکار ہے جو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جو لوگ نَماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کریں گے، میں ان سے ضَرور جہاد کروں گا۔ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اگر یہ لوگ رسی کا ایک بھی ٹکڑا جو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں دیا کرتے تھے، ادا کرنے سے انکار کریں گے تو میں اس کے بدلے میں بھی ان سے جہاد کروں گا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ بعد میں اس واقعے کو یاد کر کے فرمایا کرتے تھے کہ ”خدا کی قسم! جب میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کا سینہ جہاد کے لیے کھول دیا ہے تو میں سمجھ گیا کہ ابوبکر کا فیصلہ درست اور حق پر تھا۔“[2] حضرت عمر کا یہ اعتراف اس بات کی گواہی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہُ عنہ کی بَصیرت عام لوگوں کی سوچ سے کہیں بلند تھی۔ ان کے اس جرأت مندانہ اِقدام نے اسلام کو انتشار اور زوال کے گڑھے میں گرنے سے بچا لیا اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کیا۔

## 9 ہجرت کی رات کی بے مثال عقیدت اور فراست

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے) منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: ”ایک بندہ ہے جسے اللہ نے اختیار دیا کہ چاہے تو ہمیشہ دنیا میں رہے اور اس کی بہاریں لوٹتا رہے اور چاہے تو اس کے ہاں تیار کردہ نعمتوں کو اختیار کرلے۔ تو اس بندے نے جو اس کے رب کے پاس نعمتیں ہیں انہیں اختیار کرلیا۔“ سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس بات کو کوئی نہ سمجھ سکا کہ کیا معاملہ ہے؟ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہُ عنہ اللہ پاک کی عطا کردہ فہم و فراست سے فوراً سمجھ گئے اور جان گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو اختیار دیا ہے وہ کوئی اور نہیں بلکہ خود آپ کے محبوب نبی، سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں اور اس حدیث کے ذریعے آپ اپنی وفات کا اشارہ فرما رہے تھے۔ حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہُ عنہ نے اس واقعے کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: پس وہ (بندہ) جس کو اختیار دیا گیا تھا خود تاجدارِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تھے اور ابوبکر صدّیق رضی اللہُ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے۔[3] یہ آپ کی ایمانی فراست اور نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مزاج شناس ہونے کا بین ثبوت تھا۔

## 10 خلافت کے لیے حضرت عمر کا انتخاب

حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے تھے کہ میری معلومات میں تین ہستیاں ایسی گُزری ہیں جو فراست کے بُلند ترین مقام پر تھیں، جن میں سے ایک حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہُ عنہ ہیں۔ ان کی فراست کی ایک واضح مثال حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ کو اپنے بعد خلافت کے لیے منتخب کرنا ہے۔

جب حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کا وصال قریب آیا تو انہوں نے امت کے مستقبل کی فکر کرتے ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ کو اپنا جانشین بنانے کا فیصلہ کیا۔ بعض صحابۂ کرام نے حضرت عمر کی جلالی طبیعت کا ذکر کیا، لیکن حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کی فراست پر قربان، آپ جانتے تھے کہ اُمّت کو اس نازک دور میں ایک ایسے مضبوط اور جَری قائد کی ضَرورت ہے جو اپنے فیصلوں میں ثابت قدم ہو اور اُمّت کے داخلی و خارجی فتنوں کا مقابلہ کر سکے۔ آپ نے فرمایا کہ میں عمر کو خلیفہ بنا رہا ہوں۔[4] بعد میں پوری دنیا کے مؤرخین اور دانشوروں نے اس فیصلے کو بہترین قرار دیا۔ یہ آپ کی معاملہ فہمی اور دور اندیشی کی انتہا تھی۔

ان تمام واقعات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہُ عنہ ایمان اور تقویٰ کے ساتھ ساتھ معاملہ فہمی، حکمت اور فراست میں بھی بُلند ترین مقام پر تھے۔ آپ کی زندگی کا ہر پہلو آنے والے قائدین اور عام مسلمانوں کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے کہ کس طرح حالات کی گہرائی میں اُتر کر درست فیصلے کیے جاتے ہیں، اور کس طرح مشکل ترین حالات میں بھی اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر کامل یقین کے ساتھ عمل کرنا ہے۔

---

(1) البدایۃ والنھایۃ، 3 / 475 (2) السنن الکبریٰ للبیہقی، 4 / 191 ملتقطاً (3) بخاری، 2 / 591، حدیث: 3905 (4) ازالۃ الخفاء، 3 / 121 مفہوماً۔

Go To Index

# حضرت شُرَحبِیل بن حَسنہ رضی اللہ عنہما

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

عظیم جرنیل اور مشہور صحابیِ رسول حضرت شُرَحْبِیل بن حَسَنَہ رضی اللہ عنہما کا پورا نام شُرَحْبِیل بن عبدُ اللہ ہے جبکہ صحابیہ بی بی ”حسنہ“ آپ کی والدہ کا نام تھا،[1] آپ تاریخِ اسلام کی ان عظیم شخصیات میں سے ایک ہیں جنھوں نے اپنے کردار، بہادری اور تقویٰ سے اسلام کی ابتدائی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔

**فضائل** حضرت شرحبیل رضی اللہُ عنہ کا شمار رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معزّز صحابہ اور کاتبینِ وحی میں ہوتا ہے۔[2] آپ نے اپنی والدہ، بھائی اور دو بھتیجوں کے ساتھ حبشہ کی جانب ہجرت کی پھر سن 7 ہجری میں حضرت جعفر اور دیگر مہاجرین رضیَ اللہ عنہم حبشہ سے مدینے پہنچے تو آپ بھی ان میں شامل تھے۔[3] آپ رضی اللہُ عنہ ان عظیم سپہ سالاروں میں سے ایک ہیں جن کو خلیفۂ اوّل حضرت ابو بکر صدّیق رضیَ اللہ عنہ نے شام کی فتح کے لیے روانہ کیا[4] ملکِ اردن کے تمام شہر اور قلعوں کو فتح کرنے کا اِعزاز حضرت شرحبیل رضی اللہُ عنہ کے حصّے میں آتا ہے۔[5]

**زہد و تقویٰ اور سادگی** آپ کی زندگی زہد و تقویٰ کا بہترین نمونہ تھی سادگی کا عالَم یہ تھا کہ ایک مرتبہ حضرت شِفاء رضی اللہ عنہا آپ کے گھر تشریف لائیں تو نماز کا وقت ہو چکا تھا اور آپ گھر پر ہی موجود تھے۔ انہوں نے آپ کو ملامت کی کہ نماز کا وقت ہے اور آپ یہیں بیٹھے ہیں۔ آپ نے نرمی سے جواب دیا: اے پھوپھی! مجھے ملامت نہ کیجیے، ہمارے پاس دو کپڑے تھے جن میں سے ایک کپڑا نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ادھار لے لیا۔ حضرت شرحبیل رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ دوسرا کپڑا ایک (پرانی) قمیص تھی جس پر پیوند لگا رکھے تھے۔[6]

**فتحِ دمشق اور جنگِ یرموک میں شرکت** حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہُ عنہما ایک بے مثال اور نڈر سپہ سالار بھی تھے۔ فتحِ دمشق میں رومی لشکر مسلمانوں پر حملہ آور ہوا تو آپ نے بُلند آواز میں پکارا: اے مسلمانو! اپنی زندگیوں کی فکر نہ کرو اور اپنے رب کی جنّت کے طلب گار بنو، اپنے عمل سے اپنے خالق کو راضی کرو کیونکہ اللہ تم سے فرار کو پسند نہیں کرتا، ان پر حملہ کرو، اللہ تم پر بَرَکت نازل فرمائے۔ یہ سن کر مسلمانوں نے ایک شدید حملہ کیا اور گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی۔[7] 15 ہجری جنگِ یرموک میں آپ کا سامنا رومی کمانڈر سے ہوا دونوں کے درمیان شدید لڑائی شروع ہو گئی۔ دورانِ مقابلہ آپ نے ایک جنگی چال چلی اور پیچھے ہٹے کمانڈر نے آپ کا پیچھا کیا تو آپ نے اچانک پلٹ کر نیزے سے حملہ کیا، لیکن کمانڈر بچ نکلا دونوں کے درمیان پھر شدید لڑائی ہوئی یہاں تک کہ دونوں کی تلواریں ٹوٹ گئیں۔ دونوں نے ایک دوسرے کو گلے سے پکڑ لیا۔ کمانڈر جسمانی طور پر بہت بھاری بھرکم اور طاقتور تھا جبکہ آپ دبلے پتلے جسم کے مالک تھے۔ کمانڈر نے آپ کو اتنی زور سے دبایا کہ آپ کو شدید تکلیف ہوئی وہ آپ کو قتل کرنے ہی والا تھا کہ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہُ عنہ نے خود سے کہا: اے ضرار! تجھ پر افسوس ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کاتبِ وحی شہید ہو جائیں اور تو دیکھتا رہے؟ چنانچہ تیزی سے بھاگ کر آئے اور پیچھے سے اس رومی کمانڈر کو خنجر مار کر ہلاک کر دیا۔[8]

**ایک معجزاتی مدد** جنگِ قیساریہ میں رومیوں کی تعداد 80 ہزار تھی جبکہ مسلمان صرف 5 ہزار تھے اس موقع پر شدید سردی تھی اور آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ حضرت شرحبیل رضی اللہُ عنہ

*سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

Go To Index

اور رومی کمانڈر قیدمون کے درمیان لڑائی جاری تھی کہ اچانک مشکوں کے دہانوں کی طرح تیز بارش شروع ہوگئی۔ اس پر دونوں اپنے گھوڑوں سے اُتر آئے اور کیچڑ میں گتھم گتھا ہوگئے۔ اسی دوران قیدمون نے آپ پر حملہ کیا اور آپ کو اُٹھا کر پشت کے بل زمین پر پٹخ دیا پھر سینے پر چڑھ کر آپ کو ذبح کرنا چاہا۔ اس لمحے آپ نے پکارا: یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یعنی اے مدد مانگنے والوں کے مددگار! اسی وقت رومی لشکر سے سنہری زرہ پہنے اعلیٰ نسل کے گھوڑے پر سوار ایک جنگجو نکلا اور سیدھا اسی جانب آیا۔ قیدمون نے سمجھا کہ وہ اسے اپنا گھوڑا دینے اور اس کی مدد کرنے آیا ہے۔ لیکن شہسوار قریب آتے ہی گھوڑے سے اُترا اور قیدمون کو لات مار کر گرادیا اور آپ سے کہا: اے اللہ کے بندے! مدد مانگنے والوں کے مددگار کی طرف سے تیرے لیے مدد آپہنچی ہے۔ آپ فوراً کھڑے ہوئے اور حیرت کرتے ہوئے اس شہسوار کو دیکھنے لگے، شہسوار کے چہرے پر نقاب تھا۔ پھر اس نے اپنی تلوار نکالی اور ایک ہی وار میں قیدمون کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ حضرت شرحبیل نے اس سے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے تم سے زیادہ عجیب معاملہ نہیں دیکھا، تم تو رومیوں کے لشکر کی جانب سے آئے تھے۔ شہسوار کہنے لگا: میں وہ بدبخت اور دھتکارا ہوا شخص طُلَیحہ بن خُوَیلِد ہوں جس نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور اللہ پر جھوٹ باندھا تھا۔ حضرت شرحبیل نے فرمایا: اے میرے بھائی! اللہ کی رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور جو شخص توبہ کرلیتا ہے اور اللہ کی طرف لوٹ آتا ہے تو اللہ اس کی توبہ کو قبول کرلیتا ہے اور اس کے پچھلے گناہوں کو معاف کردیتا ہے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: توبہ پچھلے گُناہوں کو مٹا دیتی ہے، طلیحہ نے کہا: میرے پاس کوئی وجہ نہیں ہے کہ میں اسلام کی طرف لوٹ آؤں، پھر واپس جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے اسے روک لیا اور فرمایا: میں تمہیں یوں جانے نہیں دوں گا بلکہ تم میرے ساتھ اسلامی لشکر میں چلو، طلیحہ نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ حضرت خالد بن ولید مجھے قتل کردیں گے، آپ نے فرمایا: حضرت خالد رضی اللہ عنہ لشکر میں نہیں ہیں سپہ سالار حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں، پھر آپ طلیحہ کو اپنے ساتھ اسلامی لشکر میں لے آئے امیرِ لشکر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ طلیحہ کو دیکھ کر خوشی سے کِھل اٹھے اور خوش آمدید کہا (اس طرح حضرت طلیحہ دائرۂ اسلام میں داخل ہوگئے اور بہت اچھے مسلمان ثابت ہوئے)۔ [9]

**طاعونِ عَمْوَاس پر ایمانی تاثرات** سن 18 ہجری میں جب شام میں طاعون کی وَبا پھیلی تو اس وقت کے امیرِ شام نے لوگوں سے کہا کہ یہ ایک عذاب ہے، لہٰذا اس سے بچنے کے لیے پہاڑوں اور وادیوں میں پھیل جاؤ۔ جب یہ بات حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہما تک پہنچی تو وہ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: خدا کی قسم! میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبت پائی ہے یہ (طاعون) تمہارے رب کی رَحمت اور تم سے پہلے صالحین کی وفات کا ذریعہ ہے۔ [10]

**خلافتِ فاروقی اور معزولی** جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو حضرت شرحبیل کو معزول کردیا۔ آپ نے پوچھا: اے امیر المومنین! کیا میں نے کوئی خیانت کی ہے یا میں اس کام کے لیے نااہل ہوگیا ہوں؟ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہ آپ نے خیانت کی اور نہ آپ نااہل ہیں۔ عرض کی: پھر مجھے کیوں معزول کیا؟ فرمایا: جب مجھے زیادہ باصلاحیت شخص مل گیا ہے تو آپ کو قائد بنانے میں مجھے ہچکچاہٹ ہو رہی ہے، عرض کی: یہ بات لوگوں کے سامنے بھی بیان کردیں کہ میں نے نہ کوئی خیانت کی ہے اور نہ میں نااہل ہوں، پھر حضرت عمر فاروق نے اس بات کو لوگوں کے سامنے بیان کردیا۔ [11]

**وفات** حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہما سن 18 ہجری میں طاعونِ عَمْوَاس کی وبا میں مبتلا ہو کر 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ [12]

آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی پوری زندگی اسلام کی خدمت، جہاد فی سبیل اللہ اور زُہد وعِبادت میں گُزاری اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک روشن مِثال قائم کی۔

---

(1) مستدرک، 4/314، حدیث: 5251 (2) فتوح الشام، 1/206 (3) تاریخ ابن عساکر، 22/467، 471 (4) مستدرک، 4/315، حدیث: 5256 (5) فتوح البلدان، ص169 (6) مستدرک، 5/77، حدیث: 6976 ملخصاً (7) فتوح الشام، 1/66 ملخصاً (8) فتوح الشام، 1/206 ملخصاً (9) فتوح الشام، 2/22، 23۔ المصباح المضی لابن الحدیدہ، ص106 تا 107 (10) مصنف عبد الرزاق، 10/169، حدیث: 20333 ملخصاً (11) مصنف عبد الرزاق، 5/314، حدیث: 9833 (12) مستدرک، 4/315، حدیث: 5254۔

Go To Index

# حضرت عَمرو بن حُرَیث رضی اللہُ عنہما

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

کم عمری میں جن خوش نصیب بچّوں کو اللہ پاک کے آخِری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابی ہونے کا شرف ملا اُن میں حضرت عَمرو بن حُرَیث رضی اللہُ عنہما بھی شامل ہیں، آیئے! ان کے بچپن کی مختصر سیرت پڑھ کر اپنے دِلوں کو محبتِ صحابۂ کرام سے روشن کرتے ہیں:

**مختصر تعارف** آپ کا شمار کم سِن صحابہ میں ہوتا ہے، آپ صحابیِ رسول حضرت حُرَیث بن عَمرو اور عَمْرہ بنتِ ہشام کے بیٹے اور صحابیِ رسول حضرت سعید بن حُرَیث کے بھائی ہیں، آپ 2 ہجری میں پیدا ہوئے، آپ پہلے قرشی ہیں کہ جنہوں نے کوفہ میں گھر بنایا تھا۔(1)

**والدہ کے ساتھ حُضور کی بارگاہ میں حاضری** آپ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ مجھے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں لے کر گئیں تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے رِزق میں بَرَکت کی دُعا سے نوازا۔(2)

**تعدادِ روایات** آپ سے 6 احادیثِ مبارَکہ مروی ہیں۔(3)

**سیاہ عمامہ باندھے دیکھا** ایک روایت میں آپ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک وہ منظر اب بھی میری آنکھوں میں ہے کہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم منبر پر سیاہ عمامہ باندھے تشریف فرما ہیں، اور عمامے کے دونوں کنارے (شملے) آپ کے کندھوں کے درمیان لٹکے ہوئے تھے۔(4)

اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ 1 سیاہ عمامہ بھی حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ثابت ہے 2 بغیر شملہ کا عمامہ سنّت کے خلاف ہے، شملہ ضَرور (ہونا) چاہیے 3 عمامہ کے دو شملے ہونا افضل ہے اور دونوں پُشت پر ہوں۔ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا عمامہ سات ہاتھ کا تھا اور شملہ ایک بالشت سے کچھ زیادہ۔(5)

**وِصال** حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے وقت آپ رضی اللہُ عنہ 8 سال کے تھے، آپ رضی اللہُ عنہ نے 85ھ میں مکۂ مکرّمہ میں وفات پائی۔(6)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) اسد الغابۃ، 4/226- الطبقات الکبیر لابن سعد، 6/534- اکمال تہذیب الکمال، 10/149- فتح الباری، 6/212 (2) ادب المفرد، ص 177، حدیث: 647 (3) اکمال تہذیب الکمال، 10/148 (4) مسلم، ص544، حدیث: 3312- مشکاۃ المصابیح، 1/272، حدیث: 1410 (5) دیکھیے: مراٰۃ المناجیح، 2/344 ملخصاً (6) اکمال تہذیب الکمال، 10/148، 149۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

تذکرۂ صالحین

# امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی علمی جلالت و عظمت

مولانا ابوالنور راشد علی عطّاری مَدَنی*

کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا، فقیہِ افخم، مجتہدِ مطلق حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃُ اللہِ علیہ کی ذاتِ گرامی دنیائے علم و فضل میں غیر معمولی مقام رکھتی ہے۔ آپ 80ھ میں عراق کے مشہور شہر کوفہ میں پیدا ہوئے اور 70 سال کی عمر مبارک میں 2 شعبانُ المعظم 150ھ کو وصال فرمایا۔[1]

آپ کی ولادت ایسے مبارک دَور میں ہوئی جب کوفہ علم و عرفان کا عظیم مرکز تھا اور سترّ اصحابِ بدر اور بیعتِ رضوان میں شریک تین سو صحابۂ کرام نے اس شہر کو شرفِ قیام بخشا تھا۔[2] اسی اہمیّت کے پیشِ نظر اسے کنزُالایمان (ایمان کا خزانہ) اور قبۃُ الاسلام (اسلام کی نشانی) جیسے عظیمُ الشّان القابات سے نوازا گیا۔[3]

آپ کی شخصیت محدّث و فقیہ، علم و عمل کے جامع، زُہد و تقویٰ کے پیکر، امانت و دیانت میں بے مثال، حسنِ اخلاق و حسنِ سلوک میں بے نظیر، زبردست ہمدرد و خیر خواہ اور انتہا درجے کی ذہانت و عقل مندی جیسے کئی اوصاف کی حامل تھی۔

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی ذاتِ گرامی علم و عمل، تقویٰ و طہارت، حلم و بُردباری، سخاوت و فیاضی، ذہانت و فراست، اور تمام اخلاقی کمالات کا بحرِ بیکراں تھی۔ آپ کی زندگی کا ہر پہلو اُمتِ مسلمہ کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ آپ نے علمِ دین کو منظّم کیا، فقہ کو مدوّن فرمایا، اجتہاد کے اُصول وَضع کیے اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لیے راہنمائی کا ایک عظیم سرمایہ چھوڑا۔ امام ابنِ حجر عسقلانی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 852ھ) فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کے فضائل بہت زیادہ ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور جنتُ الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔[4]

اللہ پاک نے آپ کو بے پناہ فراست و ذکاوت سے نوازا تھا، بلاشبہ آپ علمِ نبوّت کے وارث تھے۔

## علمی جلالت اور کثرتِ اساتذہ و تلامذہ

آپ نے ابتدا میں قراٰنِ پاک حفظ کیا پھر علما و محدّثینِ کرام سے علم حاصل کرتے کرتے ایسے جلیلُ القدر فقیہ و محدّث بن گئے کہ ہر طرف آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے چرچے ہوگئے۔ آپ کا علمی مقام اس قدر بلند ہے کہ آپ نے بلاواسطہ صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان سے بھی علم پایا اور صحابہ کرام سے علم کے خزانے پانے والے کثیر کِبار تابعین سے بھی اکتسابِ فیض کیا۔

عظیم محدّث و فقیہ حضرت خلف بن ایوب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہُ ربُّ العزّت کی بارگاہ سے ”علم“ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک پہنچا، حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے صحابہ کو ملا، صحابۂ کرام سے تابعین کو اور تابعین سے علم امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہ

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایم فل علوم اسلامیہ
ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

علیہ کو ملا، پس جو چاہے (اللہ کی اس تقسیم پر) راضی رہے اور جو چاہے بگڑ تا پھرے۔[5] امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہ علیہ کے اساتذہ و تلامذہ کی تعداد دیگر ائمّہ سے کئی گُنا زیادہ ہے۔ آپ نے 4000 سے زائد علما و محدّثینِ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے علمِ دین حاصل کیا جبکہ آپ کے تلامذہ آٹھ سو کے آس پاس ہیں۔[6] سارے محدّثین و فقہاء بالواسطہ یا بِلاواسطہ امامِ اعظم کے شاگرد ہیں۔[7]

حضرت یزید بن ہارون رحمۃُ اللہِ علیہ خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں: میں نے ایک ہزار اساتذہ سے پڑھا اور علم حاصل کیا مگر امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کو ان سب سے زیادہ متّقی، ان سب سے زیادہ مضبوط حافظے والا اور ان سب سے زیادہ عقل مند و ذہین پایا۔[8]

حضرت علی بن عاصم رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:700ھ) کہتے ہیں کہ اگر امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے علم کا ان کے اہلِ زمانہ کے علم سے موازنہ کیا جائے، آپ کا علم ان کے علم پر غالب ہو گا۔[9]

## فقہ کی تدوین اور انقلابی کارنامے

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ زمانۂ صحابہ کے بعد اسلام کے سب سے پہلے مجتہدِ اعظم ہیں، سب سے پہلے علمِ فقہ کو آپ نے مرتّب کیا، آپ سے پہلے فقہ کی ابواب بندی کا اہتمام کسی نے نہیں کیا تھا، اس لیے آپ فقہ کے مدوّنِ اوّل (یعنی سب سے پہلے علمِ فقہ کو مرتب کرنے والے) قرار پائے۔ الخیرات الحسان میں ہے: امام ابو حنیفہ نے سب سے پہلے علمِ فقہ مدوّن کیا اور اسے ابواب اور کتب کی ترتیب پر مرتّب کیا۔ امام مالک نے اپنی کتاب موطا میں امامِ اعظم کی اسی ترتیب کا لحاظ رکھا ہے۔[10]

مؤطّا میں امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ کے طرز کی پیروی کی اور فقہ کے ابواب پر اپنی مؤطّا کو مرتب کیا۔ آپ نے مسلمانوں کو پیش آمدہ اور ممکنہ مسائل کے حل کے لیے ایک مجلس قائم فرمائی جس کے ارکان کی تعداد ایک روایت کے مطابق ایک ہزار علماء پر مشتمل تھی جن میں 40 افراد مرتبۂ اجتہاد پر فائز تھے۔[11] آپ اپنی رائے سے کوئی بھی مسئلہ نہیں لکھواتے تھے، نہ ہی کسی کو اپنی انفرادی رائے کا پابند کرتے بلکہ خوب غور و فکر اور بحث و مباحثہ کے بعد جب آخری رائے قائم ہو جاتی تو اسے درج کرواتے۔[12] یہ ایک انقلابی اقدام تھا جس نے فقہی استنباط کو ایک منظّم اور اجتماعی شکل دی۔ آپ نے سب سے پہلے دلائلِ اربعہ کا تعیّن کیا اور زمانۂ تابعین میں اجتہاد و فتویٰ دینا شروع کر دیا۔[13] آپ نے کتاب الفرائض اور کتابُ الشّروط کو وضع فرمایا۔[14] آپ نے علمِ احکام مستنبط فرمایا اور اجتہاد کے اُصول وضوابط کی بنیاد رکھی۔[15]

## فقاہت میں امتیازی مقام

حضرت سفیان ثوری رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:161ھ) کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے زمانے میں روئے زمین کے سب سے بڑے فقیہ (یعنی علمِ فقہ جاننے والے) تھے۔[16] حضرت حَفص بن غیاث رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:191ھ) کہتے ہیں کہ فقہ کے معاملے میں امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کا کلام، شعر سے زیادہ باریکی لیے ہوئے ہے۔ ان کی عیب جوئی کوئی نرا جاہل ہی کر سکتا ہے۔[17] امام ابو نعیم اصفہانی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:430ھ) کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ مسائل کی خوب تہ تک پہنچنے والے تھے۔[18] سبھی فقہا استدلال و استنباط کی دشوار راہ میں آپ ہی کے محتاج اور نقشِ قدم پر چلنے والے ہیں۔ اس حوالے سے امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کا فرمان مشہور ہے: مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّتَبَحَّرَ فِی الْفِقْهِ فَهُوَ عِیَالٌ عَلَی اَبِیْ حَنِیْفَةَ یعنی جو علمِ فقہ میں کمال چاہتا ہے وہ ابو حنیفہ کا محتاج ہے۔[19]

## حدیث میں مہارت اور علمی خدمات

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی حدیث میں مہارت اور خدمات بھی بے مثال ہیں۔ امام یحییٰ بن معین رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 233ھ) فرماتے ہیں: ابو حنیفہ ثقہ تھے، وہی حدیث بیان فرماتے جو انہیں حفظ ہوتی، جو یاد نہ ہوتی اسے بیان نہ کرتے تھے۔[20]

Go To Index

اپنے وقت کے عظیم محدِّث امام اعمش سلیمان بن مہران رحمۃ اللہ علیہ (وفات:148ھ) کا شمار امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں ہوتا ہے۔ ایک بار جب حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے کچھ سوالات کئے تو امامِ اعظم رحمۃُ اللہ علیہ نے ایسے جوابات ارشاد فرمائے کہ استادِ محترم حیران رہ گئے حضرت امام اَعمش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس لائق شاگرد سے پوچھا: آپ نے یہ جوابات کہاں سے سیکھے اور سمجھے؟ امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آپ نے جو ہمیں فلاں فلاں روایات بیان کی تھیں ان ہی کی بنیاد پر میں نے یہ جوابات دیئے ہیں۔ حضرت امام اَعمش رحمۃ اللہ علیہ پکار اُٹھے: آپ تو طبیب ہیں اور ہم آپ کی تجویز کردہ دواؤں کو فروخت کرنے والے (یعنی آپ حدیث سے شرعی مسائل نکالنے والے ہیں اور ہم لوگوں کو بیان کرنے والے)۔[21] امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ سے بڑھ کر حدیث کی شرح جاننے والا نہیں پایا۔[22]

## اکابرینِ اُمّت کی توثیق و تعریف

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی علمی جلالت و شان کے پیشِ نظر وقت کے جلیلُ القدر فقہا و محدثین اور اصحابِ جَرح و تعدیل نے آپ کی ثِقاہت، فَقاہت، علمی جلالت کو بیان کیا اور آپ کو منفرد و یکتا اور بے مثال قرار دیا ہے۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃُ اللہِ علیہ کے بھائی کے انتقال پر جب امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ ان کے گھر تعزیَت کے لیے تشریف لائے تو سفیان ثوری آپ کی تعظیم میں کھڑے ہو گئے، آپ کو گلے لگایا پھر اپنی جگہ بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ گئے۔ ایک شخص نے آپ کے اس فعل پر اعتراض کیا تو حضرت سفیان ثوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اس شخص کا ایک عظیم علمی مقام ہے، پس اگر میں ان کے علم کی وجہ سے نہ کھڑا ہوتا تو ان کی عمر کی وجہ سے کھڑا ہوتا، اور اگر ان کی عمر کی وجہ سے کھڑا نہ ہوتا تو ان کی فقاہت کی تعظیم میں کھڑا ہوتا اور اگر ان کی فقاہت کے لیے نہ کھڑا ہوتا تو ان کے تقویٰ و پرہیز گاری کے باعث کھڑا ہوتا۔[23]

کسی نے امام مالک رحمۃُ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہ علیہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا: بالکل۔ میں نے ایسے شخص کو دیکھا ہے کہ اگر وہ تجھ سے یہ کہہ دیتے کہ اس سُتون کو سونے کا بنایا گیا ہے تو ضَرور اس پر اپنی دلیل قائم کرتے۔[24] امام بُخاری کے استاذ شیخ مکی بن ابراہیم رحمۃُ اللہ علیہ (وفات:211ھ) کا قول ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ روئے زمین پر سب سے بڑے عالم تھے۔[25] امام یحییٰ بن سعید القطان رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 198ھ) فرماتے ہیں: ہم خدا سے جھوٹ نہیں بولتے، ہم نے امام ابو حنیفہ کی رائے سے اچّھی کوئی رائے نہیں سنی اور ہم نے ان کے اکثر قول کو لے لیا ہے۔[26]

علم و فراست کا یہ آفتاب 70 سال کی عمر میں 2 شَعبانُ الْمُعظَّم 150 ہجری میں غروب ہو گیا۔[27] آپ کا مزار فائض الانوار آج بھی بغداد شریف میں مرجعِ خلائق ہے۔[28]

اللہ پاک ہمیں بھی امامِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے فیضِ گوہر بار سے حصّہ عطا فرمائے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) تاریخِ بغداد، 13 / 331 - نزھۃ القاری، 1 / 169، 219 - اخبار ابی حنیفۃ، ص 17 (2) طبقات ابن سعد، 6 / 89 (3) طبقات ابن سعد، 6 / 86 (4) تہذیب التہذیب، 8 / 518 (5) فتاویٰ شامی، 1 / 59 (6) تہذیب الاسماء، 2 / 501 - المناقب للکردری، 1 / 37 تا 53 - عقود الجمان، ص 187 - الخیرات الحسان، ص 68 (7) مراٰۃ المناجیح، مقدمہ، 1 / 15 (8) الخیرات الحسان، ص 58 (9) سیر اعلام النبلاء، 6 / 537 (10) الخیرات الحسان، ص 43 - تبییض الصحیفۃ، ص 138 - مراٰۃ المناجیح، مقدمہ، 1 / 15 (11) جامع المسانید للخوارزمی، 1 / 33 (12) تاریخ بغداد، 12 / 308 (13) جامع المسانید للخوارزمی، 1 / 27 (14) ایضاً، ص 34 (15) ایضاً، ص 35 (16) البدایۃ والنہایۃ، 7 / 87 (17) سیر اعلام النبلاء، 6 / 537 (18) تہذیب التہذیب، 8 / 517 (19) ردالمحتار، مقدمہ، 1 / 151 (20) سیر اعلام النبلاء، 6 / 532، تہذیب الکمال، 7 / 339 (21) الثقات لابن حبان، 5 / 334 (22) الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الائمۃ، ص 139 (23) تاریخ بغداد، 15 / 459 (24) سیر اعلام النبلاء، 6 / 534 (25) البدایۃ والنہایۃ، 7 / 87 (26) سیر اعلام النبلاء، 6 / 537 (27) نزہۃ القاری، 1 / 219، 169 (28) سیر اعلام النبلاء، 6 / 537 - اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ، ص 94 - الخیرات الحسان، ص 94۔

Go To Index

# اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

رجبُ المرجّب اسلامی سال کا ساتواں مہینا ہے۔ اس میں جن اَولیائے عُظّام اور عُلَمائے اسلام کا یومِ وصال یا عرس ہے، ان میں سے 116 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رجب المرجّب 1438ھ تا 1446ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 6 کا تعارُف ملاحظہ فرمائیے:

## اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام

1 شیخ سیّد محمد بن یخلف رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش جمادی الاخریٰ 756ھ کو الراشدیہ، ریجن مکناس تافی لالت، مغرب (مراکش) میں ہوئی اور 24 رجب 857ھ کو ولہاصہ، صوبہ عین تموشنت، الجزائر، افریقہ میں وصال فرمایا۔ آپ علّامہ و فاضل، زاہد و متّقی، ماہرِ عُلوم و فُنون، مدرّس و مفتی، علامۃ المحققین، مسندُ العصر، صدرُ الافاضل اور باکرامت ولی اللہ تھے۔(1)

2 مولانا محمد حسین فاروقی محب اللّٰہی الٰہ آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش محلّہ بہادرگنج، الٰہ آباد، یوپی ہند کے علمی و روحانی فاروقی گھرانے میں غالباً 1269ھ کو ہوئی اور وصال 8 رجب 1322ھ کو دربارِ غریب نواز اجمیر شریف فرمایا، یہیں تدفین ہوئی۔ آپ قُدوۃُ المحققین، عمدۃُ المدققین، فاضلِ کبیر، عالم و اَدیب، حکیمِ حاذِق، عارف باللہ، امامُ العلماء، رئیسُ الاصفیاء، مصنّفِ کتب جامع کمالات علمیہ و عملیہ، صاحب حال صوفی، شہید محبّت، اردو، فارسی اور عربی کے قادرالکلام شاعر تھے۔(2)

## علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

3 شیخ الاسلام علّامہ اسماعیل بن ابرہیم ہاشمی جبرتی زبیدی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 722ھ اور وصال 15 رجب 806ھ میں ہوا۔ یہ زبید یمن کے عالمِ دین، محدّث، واعظ، عبادت گزار، ولی اللہ، صاحبِ کرامات، عاشق علّامہ ابن عربی و فصوص الحکم،

مزار شیخ سیّد محمد بن یخلف رحمۃُ اللہِ علیہ

مزار مولانا محمد حسین فاروقی محب اللّٰہی الٰہ آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ

مزار شیخ سید فضل پاشا بن علوی ملیباری مکّی رحمۃُ اللہِ علیہ

مقبول عوام و سلاطین، کثیر الفیض، صوفیِ باصفا اور کثرت سے سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کرنے والے تھے۔(3)

4 امام محمد محفوظ ترمَسی جاوی شافعی مہاجر مکّی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش قریہ ترمَس، تحصیل ارجوسری، ضلع قاچیتان، مشرقی جاوا، انڈونیشیا 1285ھ میں ہوئی اور وصال یکم رجب 1338ھ کو مکّۂ مکرّمہ میں فرمایا، معلیٰ قبرستان میں تدفین کی گئی۔ آپ حافظ و قاری، فقیہ و محدّث، مسند العصر، مصنّف کتب، استاذ مسجد الحرام، متّقی وورع، منکسر المزاج، حسنِ اخلاق کے پیکر اور کثیر التلامذہ تھے۔ دو درجن کے قریب کتب میں حاشیۃ الترمیسی، غنیۃ الطلبہ، بغیۃ الاذکیاء اور نیل المأمول اہم ہیں۔(4)

5 شیخ سید فضل پاشا بن علوی ملیباری مکّی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش کالی کٹ، ملیبار، کیرالہ، جنوبی ہند کے علمی سادات باعلوی خاندان میں 1240ھ میں ہوئی اور 2 رجب 1318ھ کو استنبول میں وفات

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی) ونگرانِ مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

Go To Index

پائی۔ تدفین مزار کمپلیس، استنبول، ترکیہ میں ہوئی۔ آپ علمائے ہند، یمن اور مکّہ سے مستفیض، دینی و دنیاوی علوم سے مالامال، مجاہدِ آزادی ہند، مصنّفِ کتب، گورنر ظفار، جنوبی عمان، وزیرِ سلطنتِ عثمانیہ اور خاص وعام میں مقبول تھے۔ آپ کی 20 کتب میں عقدالفرائد اور ایضاح الاسرار العلویہ اہم ہیں۔[5]

6 بدرُالملّت والدّین شیخ سیّد محمد بن ابراہیم غلایینی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش محلّہ سمانہ نزد عقیبہ دمشق میں 1330ھ کو ہوئی اور 23 رجب 1411ھ کو جدہ میں وصال فرمایا، معلیٰ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ آپ فقہِ شافعی و حنفی کے ماہر، مسند العصر اور مدرس و مفتی تھے۔ مولانا ضیاء الدین مدنی سے بھی اجازت و خلافت حاصل تھی۔ اردن و دمشق میں تدریس و امامت کی اور زہد و فیاضی میں مشہور ہوئے۔[6]

شعبانُ المعظّم اسلامی سال کا آٹھواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور عُلَمائے اسلام کا وصال یا عُرس ہے، ان میں سے 111 کا مختصر ذکر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ شعبانُ المعظّم 1438ھ تا 1446ھ کے شماروں میں کیا جا چکا ہے مزید 6 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

## صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

1 حضرت بشیر بن عَنْبَس بن زید انصاری ظَفَری رضی اللہ عنہ بہادر صحابی تھے، ان کا لقب فارس الحوّا (یعنی حوّا گھوڑے کے شہسوار) تھا۔ یہ غزوۂ اُحد سے قبل اسلام لائے، غزوۂ اُحد، غزوۂ خندق اور بعد کے تمام غزوات میں شامل ہوئے، انہوں نے معرکۂ جِسْر (شعبان 13ھ) میں جامِ شہادت نوش کیا۔ مشہور صحابی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ آپ کے چچازاد بھائی تھے۔[7]

2 حضرت ثابت بن عَتِیک انصاری رضی اللہ عنہ بنی عَمرو بن مبزول سے تھے، ان کی شہادت معرکۂ جِسر (شعبان 13ھ یا 15ھ) میں ہوئی۔[8]

## اولیائے کرام و علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

3 تلمیذِ بحرالعلوم علّامہ احمد انوارُ الحق فرنگی محلّی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ رزاقیہ کے شیخِ طریقت، صوفیِ باکمال اور ذِکر و اذکار میں مشغول رہنے والے بزرگ تھے۔ ان کا وصال 6 یا 26 شعبان 1236ھ مطابق 1821ء کو ہوا، لکھنؤ میں اپنے باغ میں دفن کئے گئے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کے پر دادا حافظ شاہ کاظم علی خان آپ کے مرید و خلیفہ تھے۔[9]

4 پیرِ طریقت حضرت خواجہ سیّد گلاب شاہ اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1264ھ میں ہوئی اور وصال 13 شعبان 1355ھ کو فرمایا، مزار گاؤں اورنگ آباد، تحصیل جنڈ ضلع اٹک کے قبرستان میں ہے۔ آپ عالم دین، مدرّس، استاذُ العلماء، مرید و خلیفہ خواجہ شمسُ العارفین اور صاحبِ کرامت بُزُرگ تھے۔ زندگی بھر درس و تدرس میں گُزاری، کابل، قندھار، غزنی چھچھ اور ہزارہ سے طلبہ آکر پڑھتے تھے۔[10]

5 پیرِ طریقت ڈاکٹر محمد اللہ دتہ طالب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 12 فروری 1886ء کو کنجاہ ضلع گجرات میں ہوئی اور وصال 11 شعبان 1377ھ کو ہوا، تدفین مقام پیدائش میں کی گئی۔ ابتدائی زندگی میں آپ نے فوج میں اسسٹنٹ سرجن کی پوسٹ پر خدمات سرانجام دیں، پھر امیرِ ملّت علّامہ سیّد جماعت علی شاہ محدّث علی پوری سے بیعت و خلافت کی سعادت پائی۔ آپ پابندِ شریعت و سنّت، عاشقِ رسول، صاحبِ تصنیف اور اسلامی شاعر تھے۔[11]

6 شمسُ الائمّہ امام بکر بن محمد انصاری بخاری رحمۃ اللہ علیہ شیخُ الحنفیہ، مفتیِ بخارا، ابو حنیفہ صغیر اور حافظِ مذہبِ حنفیہ تھے۔ ان کی پیدائش 427ھ کو زَرَنْجَری نزد بخارا میں ہوئی۔ شمس الائمہ عبد العزیز حُلوائی اور دیگر علما و مشائخ سے عُلوم و فُنون میں مہارت پائی۔ صاحبِ ہدایہ شیخ علی بن ابو بکر فَرْغانی آپ کے ہی شاگرد ہیں، انہوں نے 19 شعبان 512ھ کو وصال فرمایا۔[12]

---

(1) ویب سائٹ مدونۃ برج بن عزوز، ترجمۃ الولی الصالح سیدی محمد بن یخلف: albordj.blogspot.com (2) تذکرۂ غوث صمدانی، ص13 تا 27 (3) الضوء اللامع، 2/282 تا 284 (4) امتاع الفضلاء بتراجم القراء، 2/354 تا 357 (5) عقد الفرائد، ص5، 6 (6) اتحاف الاکابر، ص549- تذکرہ علمائے عرب، 1/490 تا 493 (7) الاصابہ، 1/443- اسد الغابہ، 1/294 (8) الاصابہ، 1/509- اسد الغابہ، 1/337 (9) ممتاز علمائے فرنگی محلی، ص111 تا 115- تذکرہ علمائے اہل سنت، ص32- تذکرہ علمائے ہند، ص94 (10) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع اٹک، ص111 تا 113 (11) تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص212 تا 215 (12) سیر اعلام النبلاء، 14/375۔

Go To Index

# تربیت و اخلاق اور رسائلِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:01)

مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

دَورِ حاضر میں جب اسلامی اقدار کو مختلف چیلنجز کا سامنا ہے، شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی نے بیانات، انفرادی کوشش، مدنی مذاکرے اور دیگر تبلیغی اَسالیب کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کے ذریعے بھی اُمّت کی اصلاح اور تربیت کا کام انجام دیا ہے۔ آپ کی تصنیفات کی خصوصیّت یہ ہے کہ ان میں عملی زندگی کے مسائل، روزمرّہ کے آداب، سنّتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ترغیب اور اخلاقی تربیت کے موضوعات شامل ہوتے ہیں۔ آپ کی ہر کتاب قرانی آیات، احادیثِ نبویہ، اقوالِ بُزرگان، شرعی احکام اور عملی نمونوں کا خزانہ ہے۔ آپ نے اصلاح و تربیَت کے ہر موضوع کو آسان اور قابلِ فہم زبان میں لکھا ہے تاکہ عام مسلمان اپنی روزمرّہ زندگی میں اسلامی طریقوں کو آسانی سے اپنا سکیں اور سنّتِ رسول کی پیروی میں دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کر سکیں۔ آیئے ذیل میں ان تصانیف میں شامل چند اہم رسائل کا تعارفی جائزہ ملاحظہ کیجیے:

**550 سنّتیں اور آداب (صفحات:100)** حضور نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا طریقہ اور بُزرگانِ دین کی سیرت دنیا و آخرت میں سلامتی و کامیابی کی ضمانت ہے۔ سنّتوں پر چلنے والے اور اسلاف کی سیرت کو اپنانے والے کی زندگی خوشگوار و پُرسکون بن جاتی ہے۔ اس کتاب میں 6 قرانی آیات، 108 نبوی ارشادات، 219 شرعی و فقہی احکام، 31 اقوالِ بُزرگانِ دین، 42 وَظائف، 216 مدنی پھول، 9 طبّی مدنی پھول اور 14 واقِعات و حِکایات کی روشنی میں 30 عنوانات کے تحت 550 سنّتیں اور آداب بیان ہوئے ہیں اور یہ 86 کتابوں سے ماخوذ ہیں۔ اس کا مطالعہ نہ صرف سنّتوں اور آداب کے علم کا ذریعہ بنے گا بلکہ اس سے اِن شآءَ اللہ عمل کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔ کتاب کے شروع اور آخر میں مبلغین کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ اپنے بیانات کے آخر میں اس کتاب سے کچھ نہ کچھ سنّتیں اور آداب ضَرور بیان کریں۔

**احترامِ مسلم (صفحات:35)** اسلام نے ایک مسلمان کو بڑی عزت و عظمت سے نوازا ہے، اس کا احترام لازم کیا اور اَذیّت و تکلیف دینے کی ممانعت فرمائی ہے۔ 4 قرانی آیات، 35 نبوی اِرشادات، 15 شرعی و فقہی اَحکام اور 2 واقِعات پر مشتمل اس رسالے میں بڑے بھائی اور دیگر رشتے داروں کے احترام، اُن سے صلۂ رحمی کا حکم اور قطعِ رحمی کی ممانعت، ناراض رشتے داروں

* رکنِ مجلس اسلامک ریسرچ سنٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

Go To Index

سے صلح، یتیم سے حُسنِ سلوک، شوہر اور بیوی کے باہمی احترام وحقوق، پڑوسیوں اور ماتحتوں کے ساتھ اچّھے تعلّق اور دیگر مسلمانوں کے احترام کا درس دیا گیا ہے۔ نیز اخلاقِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی 55 جھلکیاں اور صلۂ رحمی کے 13 مدنی پھول بھی رسالے کا حصّہ ہیں۔

**زخمی سانپ (صفحات:20)** خواتین کے لیے پردے کی اہمیّت تسلیم شدہ ہے، پردہ عورت کو تحفّظ فراہم کرتا اور اُس کی عزّت میں اضافے کا باعث ہے۔ اس رسالے میں 3 آیاتِ مبارکہ، 6 احادیثِ طیبہ، 31 اقوال و شرعی احکام اور 6 حکایات تحریر ہیں جن میں پردے کی ضَرورت، پردہ نہ کرنے پر محارم کی اسلامی غیرت، بے پردگی کی سزائیں، بے پردگی کرنے والی بعض عورتوں کے عبرتناک انجام اور عذابِ قبر کی حکایات کا بیان ہے اور آخر میں مرد کے عورت کا جسم چھونے کی جوازی صورت اور عورت کے اپنے مَحرموں اور نامحرموں سے پردے کی تفصیلات وغیرہ پر مشتمل 31 مدنی پھولوں کا گلدستہ موجود ہے۔

**باحَیا نوجوان (صفحات:64)** شرم وحَیا انسان کی شرافت و بُزرگی کی دلیل ہے، حیا مؤمن کا زیور اور ساری کی ساری خیر ہے۔ یہ رسالہ حیا کی تعریف ومفہوم، اس کی اقسام، اس کے شرعی احکام، فطری و شرعی حَیا کی تفصیل، حیا کے فضائل وفوائد، اس کی برکات، حیا والوں کی حکایات، بیٹیوں کی شرم وحیا سے بھرپور تربیت، دورِ حاضر میں بے حیائی و بے غیرتی کی مثالوں، دَیُّوث کی تعریف، عورتوں کی اصلاح کے طریقے، مختلف اعضائے انسانی جیسے زبان، آنکھوں اور کانوں کی حیا اور لباس وحیا کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔ الغرض 4 آیاتِ مبارکہ، 31 احادیثِ طیبہ، 15 اقوال، 20 شرعی احکام اور 6 واقعات پر مشتمل، اس رسالے میں شرم وحیا اپنانے کی زبردست ترغیب دلائی گئی ہے۔

**میٹھے بول (صفحات:48)** زبان کا درست استعمال جنّت میں اور غَلَط استعمال جہنم میں پہنچا سکتا ہے، زبان کے میٹھے بول کسی کی اصلاح کا سبب ہوسکتے ہیں اور اس کے اچّھے استعمال سے خوب نیکیاں جمع کی جاسکتی ہیں۔ یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کے ایک بیان کا تحریری گلدستہ ہے جس میں 20 احادیثِ مبارکہ، 29 فرامین، 27 مسائل واحکام اور 8 حکایات کی روشنی میں ذِکرواَذکار اور اچّھی باتیں کرنے کے فضائل، غلط وناجائز باتوں کی مذمّت اور فضول گفتگو کے نقصانات، ذِکْرُ اللہ اور بِسْمِ اللہ شریف کے بعض شرعی احکام، حاجت روائی اور عیادت کا ثواب اور اپنی گفتگو کا جائزہ درج ہے اور آخر میں مختلف مواقع پر بولے جانے والے فضول اور جھوٹ پر اُبھارنے والے جملوں کی 70 مثالیں اور گھر میں آنے جانے کے 12 مدنی پھول شامل ہیں۔

**کھانے کا اسلامی طریقہ (صفحات:32)** کھانا ہر جاندار کی ضَرورت ہے، کھانا انسان بھی کھاتا ہے اور حیوان بھی، کافر اور مسلمان بھی مگر اسلام کا تقاضا ہے کہ ایک مسلمان کا طریقہ سب سے مہذّب ہونا چاہیے۔ 2 قرانی آیات، 11 نبوی ارشادات، 36 شرعی وفقہی احکام، 10 اقوالِ بزرگانِ دین اور ایک واقعہ، 19 اوراد ووظائف، 59 مدنی پھولوں اور 16 طبّی مدنی پھولوں پر مشتمل اس رسالے میں کھانا کھانے کے 91 شرعی مسائل، سنتیں اور آداب بیان ہوئے ہیں مثلاً کھانے کی نیّت، کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، دعا پڑھنا، روٹی کا اَدب، بیٹھ کر کھانا، کھانے کو عیب لگانے کی ممانعت، کھانے میں ایثار، کھاتے وقت اچّھی باتیں، کھانے میں پھونکنے کی ممانعت، برتن کی صفائی، کھانے کے بعد کی دُعائیں اور حرام چیزوں وغیرہ کا بیان ہے۔

Go To Index

سفرنامہ

# خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شیخ عبداللہ دحلان کی تربت پر حاضری کی روداد

(تیسری اور آخری قسط)

مولانا حاجی غلام یاسین عطاری مدنی یمنی*

**قبل طلوعِ فجر مسکراہٹ سے جگا دیا** پورے دن کے سفر اور سخت تھکن کے باعث ہم نڈھال ہو چکے تھے تقریباً رات بارہ یا ساڑھے بارہ بجے آرام کے لیے لیٹے۔ تہجّد کے لیے اُٹھنے کا ارادہ تو تھا لیکن تھکاوٹ کی وجہ سے ہمّت ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ حیرت انگیز طور پر ٹھیک چار بجے، جب مَیں اسی کروٹ پر سو رہا تھا جس طرف دروازہ تھا، استاذ سیف اللہ صاحب نے آہستگی سے دروازہ کھولا۔ نہ کوئی آواز آئی، نہ کوئی لفظ سنے، صرف دروازہ کھلا اور وہ مسکرا کر میری طرف دیکھنے لگے۔ اسی لمحے میری آنکھیں کھل گئیں۔ یوں لگا جیسے ان کی مسکراہٹ کہہ رہی ہو: تہجد کا وقت ہو چکا ہے، اور ذِکر واَذکار کے جدول کا بھی، وہ زبان سے کچھ نہ بولے مگر ان کی خاموش مسکراہٹ نے ہمیں جگا دیا۔ میں فوراً کھڑا ہو گیا، خود حیران تھا کہ بغیر آواز، بغیر لمس، صرف روحانی تاثیر سے نیند ٹوٹ گئی، دل گواہی دے رہا تھا کہ یہ کوئی اللہ والے ہیں، جنہوں نے واقعی اعلیٰ حضرت اور امیرِ اہلِ سنت کے فیض سے خاص حصّہ پایا ہے، کس ذریعہ سے پایا؟ یہ اللہ پاک ہی جانتا ہے۔ پھر میں نے دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی جگایا، ہم سب نے وُضو اور دیگر حاجات سے فراغت کے بعد فجر کی نماز کے لیے مسجد کا رخ کیا۔ جب ہم مسجد کے قریب پہنچے تو اس پر جلی حروف میں لکھا تھا: مسجدِ شیخ عبد القادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ)۔ نام پڑھ کر دل جھوم اُٹھا۔ نماز سے پہلے اِقامت کہی گئی تو انہوں نے ہم سے کہا: آپ نماز پڑھائیے۔ ہم نے عرض کیا: نہیں، آپ ہی پڑھائیے۔ انہوں نے نماز میں خوبصورت آواز اور تجوید کے قواعد کے مطابق تلاوت کی تو دلی مَسرّت ہوئی اور نماز وذِکر واَذکار سے فراغت کے بعد بے ساختہ میری زبان پر یہ کلمات جاری ہوگئے: آپ کی تلاوت بہت عمدہ ہے، اور قراءَت و تجوید بھی بہترین ہے۔ نماز کے بعد حسبِ معمول مقامی عاشقانِ رسول نے ذکر واذکار کا سلسلہ شروع کیا، جو انڈونیشیا میں ایک عام معمول ہے۔ تقریباً 10 سے 15 منٹ تک مسلسل ذکر ہوتا رہا۔ استاذ سیف اللہ صاحب نے اس موقع پر ایک بار پھر حیران کر دیا جب انہوں نے فجر کے بعد ذکر واذکار کا سلسلہ شروع کیا، وہ تمام اذکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ”الوظیفۃ الکریمۃ“ میں موجود تھے، اور ان میں سے بیشتر اَذکار شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں بھی شامل ہیں۔ ہم نے بھی ان کے ساتھ ذکر میں شرکت کی، دُعا ہوئی، اور اس کے بعد کچھ دیر کے لیے دوبارہ آرام کی ترکیب بنی۔

**استاذ سیف اللہ کے ہمراہ ایک یادگار دن** تھوڑی دیر بعد ان کا پیغام آیا کہ ناشتہ تیار ہے، تشریف لائیں۔ جب ہم ناشتہ کرنے بیٹھے تو دیکھا کہ وہ معمولی ناشتہ نہیں بلکہ ایک مکمل کھانے کی صورت

*نگران انڈونیشیا مشاورت

Go To Index

میں تھا۔ ہم جس بات سے پہلے ڈر رہے تھے کہ کون قیام کی جگہ دے گا، کون کھانے کا بندوبست کرے گا۔ وہ سب اللہ پاک نے حبیب فہمی المنور اور استاذ سیف اللہ کے ذریعے فرمادیا۔ ناشتے کے بعد جب ہم دوبارہ بیٹھے تو اعلیٰ حضرت اور امیرِ اہلِ سنت سے متعلّق ان کی محبّت اور علم کی پیاس مزید عیاں ہوئی۔ انہوں نے فرمایا: مَیں نے سنا ہے کہ امیرِ اہلِ سنت کی کتاب ”نیکی کی دعوت“ کی عربی ٹرانسلیشن الدعوۃ الی الخیر اور شجرۃ الطریقۃ القادریۃ العطاریۃ مع المنظومۃ العطریۃ والاوراد والاذکار بیروت سے شائع ہوئی ہیں کیا وہ مجھے مل سکتی ہیں؟ میں یہ کتابیں حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ یہ اتّفاق تھا کہ ہم حال ہی میں مکتبۃ المدینہ العربیہ پاکستان سے کچھ کتابیں لے کر انڈونیشیا آئے تھے۔ ہم نے فوراً اسلامی بھائیوں کو فون کرکے کہہ دیا کہ یہ کتابیں استاذ سیف اللہ کے ایڈریس پر روانہ کر دی جائیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! وہ کتابیں روانہ کر دی گئیں۔ استاذ سیف اللہ کی ایک اور خصوصیّت جو ہمیں بہت نمایاں لگی وہ ان کا عقائدِ اہلِ سنت میں پختگی کا برملا اظہار تھا۔ یقیناً! یہ سب اعلیٰ حضرت کا فیضان تھا جو استاذ سیف اللہ جیسے باصفا دلوں پر جاری ہوچکا ہے۔

**علّامہ ابن دَحلان مکّی کی تُربت پر دوبارہ حاضری** ناشتہ کرنے کے بعد ہم نے شیخ سیّد عبدُ اللہ بن صدقہ دَحلان رحمۃ اللہ علیہ کی تربت پر دوبارہ حاضری کا ارادہ کیا اور ٹانگا بک کروایا، جبکہ استاذ سیف اللہ، حبیب فہمی المنور اور ان کے خادم دو موٹر سائیکلوں پر روانہ ہوئے۔ راستہ پہاڑی تھا مگر گھوڑے تو ان راہوں کے جیسے عادی ہو چکے تھے۔ بالآخر ہم ان کی تربت مبارک پر پہنچ گئے۔ اس بار استاذ سیف اللہ صاحب نے خصوصی انداز میں ذکر و اذکار، دعائیں اور احادیثِ ثواب کی تلاوت کی، جو تقریباً 35 تا 45 منٹ جاری رہی، وہ لمحے واقعی روحانیت سے بھرپور تھے۔ اس حاضری کے بعد ہم نے رکنِ شوریٰ حاجی ابو ماجد شاہد عطاری مدنی صاحب کے لیے علّامہ سید عبد اللہ دَحلان مکّی رحمۃ اللہ علیہ کی تربت کی ویڈیو اور امیرِ اہلِ سنت کے مدنی مذاکرے کے لیے ایک سوال ریکارڈ کروایا مزید یہ کہ استاذ سیف اللہ صاحب کے تأثّرات بھی محفوظ کئے، بعد ازاں ہم قیام گاہ واپس آگئے۔

**سفر سے واپسی** استاذ سیف اللہ کے گھر سے حبیب فہمی المنور کے فرمانے پر ہم ان کے گھر آئے، انہوں نے قہوہ، بسکٹ اور کیک وغیرہ پیش کیے، ان کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ وہاں سے فراغت کے بعد ہم دوبارہ استاذ سیف اللہ صاحب کے گھر پہنچے، جہاں سے ہم نے اپنے بیگ وغیرہ تیار کیے، کیونکہ یہ سفر کا دوسرا دن یعنی 14 جنوری 2023ء تھا لہٰذا ہم نے واپسی کا اِرادہ کیا، ہم نے استاذ سیف اللہ کی بے لوث مہمان نوازی اور روحانی تعاون کے شکر گزار ہوتے ہوئے انہیں ہدیہ و تحفہ پیش کیا۔ انہوں نے ازراہِ کرم ہمارے لیے گاروت شہر میں اسٹیشن تک لے جانے والی گاڑی کا بندوبست بھی کیا۔ اسٹیشن پہنچ کر ہم نے نماز ظہر ادا کی اور باہر جاکر ریسٹورنٹ سے کھانے کا انتظام کیا۔ وہاں ایک اور شخص ملا جس سے گفتگو کی اور سنتوں کا پرچار کرنے والی عالمگیر دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے بارے میں بتایا تو وہ بہت متأثّر ہوا۔ نمازِ عصر، مغرب اور عشاء وہیں اَدا کیں اور پھر وقت آیا ٹرین میں سوار ہونے کا۔ رات دس بجے ہم ٹرین میں بیٹھ گئے اور یہ ٹرین رات چار بجے ہمیں جکارتہ، جو کہ انڈونیشیا کا دارالحکومت ہے، بخیر و عافیت پہنچا چکی تھی۔ وہاں سے ہم نے ایک گاڑی بک کی جس نے صرف پانچ سے دس منٹ میں ہمیں جکارتہ کی بین الاقوامی شہرت یافتہ مرکزی جامع مسجد استقلال پہنچادیا۔ رات کا آخری پہر تھا، کچھ دیر آرام کیا، بیدار ہوکر نمازِ فجر ادا کی، ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہوئے تو دن دس بجے مسجد استقلال میں مغربی جاوا (سندانگ ضلع چیرِبون) کے مشہور و معروف عالمِ دین، اسلامی اسکالر، پی ایچ ڈی ڈاکٹر، بانیِ ادارہ البہجہ (Al-Bahjah) داعی وخطیب شیخ بویا یحییٰ زین المعارف (Buya Yahya Zainul Ma'arif) کا پروگرام شروع ہوگیا، ہم اس میں شرکت کرنے کے لیے داخل ہوئے تو انہوں نے ہمیں عزّت دی اور اسٹیج کے قریب بٹھایا، تقریب کے اختتام پر ہم سب نے ان سے ملاقات کی۔ اس کے بعد ہم واپس شہر تانگ رانگ (Tangerang) کے علاقے کَتاپانگ (Ketapang) میں واقع اپنی قیام گاہ دار السنہ پر شاداں و فرحاں لوٹے، یوں 15 جنوری 2023ء کو ہمارا یہ سفرِ سعادت بخیر مکمل ہوا۔ اللہ پاک اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ہمارا یہ سفر قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# نئے لکھاری
(New Writers)

## نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

### صبر کا قراٰنی بیان

مبشر عبد الرزاق عطاری
(درجہ سادسہ جامعۃ المدینہ سادھوکی لاہور، پاکستان)

اسلام ایک متوازن نظامِ اخلاق کا علمبردار ہے، حیاتِ انسانی کا اَمن اخلاقِ حسنہ کے ساتھ وابستہ ہے، اچّھی معاشرت، کامیاب معیشت اور اعلیٰ و شاندار عائلی زندگی اخلاق پر ہی منحصر ہے، اخلاقِ حسنہ میں سے ایک خُلق (یعنی صفت) صبر بھی ہے جو اللہ اور رسول کی رضا، حصولِ جنّت، کامیاب زندگی اور دنیا و آخرت میں فلاح و کامرانی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبر کرنے والوں کے علاوہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائے گا کیونکہ صبر کرنے والوں کو بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا۔(خازن، الزمر، تحت الآیۃ:10، 4/51)

**صبر کی تعریف:** نفس کو اس چیز پر روکنا جس پر رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو یا نفس کو اس چیز سے باز رکھنا جس سے رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کرے صبر کہلاتا ہے۔(نجات دلانے والے اعمال کی معلومات ص:44)

قراٰنِ پاک میں متعدّد مقامات پر صبر کے فضائل و انعامات کو بیان کیا گیا ہے آیئے ہم بھی صبر کا قراٰنی بیان پڑھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

1 **بشارتِ الٰہی:** آزمائش اور تکالیف پر صبر کرنے والوں کے لیے اللہ پاک کی طرف سے خاص بشارت ہے جیسا کہ اللہ پاک قراٰنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ(۱۵۵)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو۔(پ2، البقرۃ:155)

2 **اللہ پاک کی معیّت:** صبر اللہ پاک کی معیّت اور جوارِ رَحمت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے جیسا کہ قراٰنِ کریم میں آتا ہے: ﴿وَ اصْبِرُوْاؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ(۴۶)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور صبر کرو بے شک اللہ صبر والوں کے

ساتھ ہے۔(پ10، الانفال:46)

3 **اللہ کا محبوب:** مصائب و تکالیف پر صبر و استقامت اختیار کرنے سے انسان اللہ پاک کا محبوب اور مقرب بن جاتا ہے جیسا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ(۱۴۶)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔(پ4، اٰل عمرٰن:146)

4 **بخشش کا ذریعہ:** مصیبت پر صبر اور نعمت پر اللہ پاک کا شکر اَدا کرنا ایسے اوصاف ہیں جو بخشش اور بڑا ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں جیسا کہ قراٰنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ(۱۱)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: مگر جنہوں نے صبر کیا اور اچّھے کام کیے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔(پ12، ھود:11)

5 **جنّت میں داخلہ:** اللہ پاک اپنے نیک بندوں کو اِطاعت اور صبر کے بدلے جنّت میں داخل فرمائے گا جس میں ہر طرح کی آسائشیں اور نعمتیں ہوں گی جیسا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِیْرًا(۱۲)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور ان کے صبر پر انہیں جنّت اور ریشمی کپڑے صِلہ میں دیئے۔(پ29، الدھر:12)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کبھی مرض سے، کبھی جان و مال کی کمی سے، کبھی دشمن کے ڈر، خوف سے، کبھی کسی نقصان سے، کبھی آفات و بلیات سے اور کبھی نت نئے فتنوں و آزمائشوں اور تکالیف سے آزماتا ہے کہ آیا میرا بندہ صبر کا دامن اختیار کر کے میری رضا واجرِ عظیم حاصل کرتا ہے یا جَزع و فَزع (رونا پیٹنا) اور ناشکری کر کے اپنے اَجر کو ضائع کرتا ہے، ہمیں بھی چاہیے کہ جب کوئی مصیبت یا تکلیف آئے تو صبر و استقلال سے کام لیں اور جَزع و فَزع کر کے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اللہ پاک کی رَحمت اور جنّت کے اُمیدوار بن جائیں۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ وہ ہمیں ہر حالت میں صبر و شکر اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## بغض و کینہ کی مذمّت حدیث کی روشنی میں

محمد زین عطاری
(درجہ رابعہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروقِ اعظم سادھوکی لاہور)

کینہ وہ مہلک باطنی بیماری ہے جس میں مبتلا ہونے والا دنیا و آخرت کا خسارہ اٹھاتا ہے اور اس کے مضر (نقصان دہ) اثرات سے اس کے آس پاس رہنے والے افراد بھی نہیں بچ پاتے اور یوں یہ بیماری عام ہو کر معاشرے کا سُکون برباد کر دیتی ہے۔ خاندانی دشمنیاں شروع ہو جاتی ہیں، ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچی جاتی ہیں، ذلیل و رُسوا کرنے اور مالی نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے، اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرنے کے بجائے اُسے تکلیف پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے، اس کے خلاف سازشیں کی جاتی ہیں جس سے فتنہ و فساد جنم لیتا ہے۔ فی زمانہ اس کی مِثالیں دیکھی جاسکتی ہیں۔

کینہ پَرور کے شب و روز رَنج اور غم میں گُزرتے ہیں اور وہ پست ہمّت ہو جاتا ہے۔ دوسروں کی راہ میں روڑے اٹکاتا ہے اور خود بھی ترقّی سے محروم رہتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَقَلُّ النَّاسِ فِی الدُّنْیَا رَاحَةً اَلْحَسُوْدُ وَالْحَقُوْدُ دنیا میں کینہ پرور اور حاسدین سب سے کم سُکون پاتے ہیں۔(بغض و کینہ، ص15)

بغض و کینہ کی مذمّت کے متعلّق 3 احادیثِ کریمہ پڑھیے:

1 **مغفرت سے محرومی:** اللہ کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: اللہ پاک (ماہ) شعبان کی پندرہویں رات اپنے بندوں پر (اپنی قدرت کے شایان شان) تجلّی فرماتا ہے، مغفرت چاہنے والوں کی مغفرت فرماتا ہے اور رَحم طلب کرنے والوں پر رَحم فرماتا ہے جبکہ کینہ رکھنے والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔

(شعب الایمان، 3/382، حدیث:3835)

2 **دل میں کسی کے لیے بغض و کینہ نہ ہو:** حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَ تُمْسِیَ لَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ یعنی اے میرے بیٹے! اگر تم سے ہو سکے کہ تمہاری صبح و شام ایسی حالت میں ہو کہ تمہارے دل میں کسی کے لیے بغض و کینہ نہ ہو تو ایسا ہی کیا کرو۔(ترمذی، 4/309، حدیث:2687)

3 **کینہ پروری دوزخ میں لے جائے گی:** جناب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ النَّمِیْمَةَ وَالْحِقْدَ فِی النَّارِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ مُسْلِمٍ یعنی بے شک چغل خوری اور کینہ پروری جہنّم میں ہیں، یہ دونوں کسی مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔(معجم اوسط، 3/301، حدیث:4653)

فقیہ ابو اللّیث سمرقندی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تین اشخاص ایسے ہیں جن کی دُعا قبول نہیں کی جاتی 1 حرام کھانے والا 2 کثرت سے غیبت کرنے والا اور 3 وہ شخص کہ جس کے دل میں اپنے مسلمان بھائیوں کا کینہ یا حسد موجود ہو۔(بغض و کینہ، ص12)

معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص کینہ، بغض، چغل خوری اور حسد میں مبتلا ہو تو وہ متّقی و پرہیز گار کہلانے کا حقدار نہیں، بظاہر وہ کیسا ہی نیک صورت و نیک سیرت ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں ظاہر و باطن میں نیک بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## مطالعۂ قراٰن کی ضرورت و اہمیت

عبد الرحمٰن عطّاری مدنی
(تخصص فی اللغۃ العربیۃ جامعۃُ المدینہ فیضان مدینہ کاہنہ نو لاہور، پاکستان)

قراٰنِ کریم ربِّ کائنات کی طرف سے نازل ہونے والا ایسا دستورِ حیات ہے جو انسانیّت کے لیے ہدایت، رَحمت اور روشنی کا سرچشمہ ہے۔ یہ محض ایک مذہبی کتاب نہیں بلکہ عدل و انصاف، اخلاق و کردار اور فلاحِ انسانیّت کا کامل منشور ہے۔ ہماری دنیاوی و اُخروی کامیابی اسی کتاب سے مضبوط تعلّق رکھنے میں پوشیدہ ہے۔

قراٰنِ کریم کا مطالعہ صرف الفاظ کی تلاوت نہیں بلکہ روح کی غذا اور دل کے اطمینان کا ذریعہ ہے۔ یہ ہمیں مقصدِ حیات سمجھاتا، کردار سنوارتا اور ظلمتوں میں راہِ ہدایت دکھاتا ہے۔ جب ہم غور و تدبر سے قراٰن کو پڑھتے ہیں تو گویا اپنے خالق سے ہم کلام ہوتے ہیں۔ اس کا نور دل کے اندھیروں کو مٹا دیتا ہے اور ہمیں صحیح راستے پر چلنے کی توفیق بخشتا ہے تاکہ ہم دنیا کی حقیقت سمجھ کر آخرت کی کامیابی کے لیے تیّار ہو سکیں۔

**تدبّر کا حکم:** قراٰنِ کریم خود اپنے مطالعہ کرنے والوں کو صرف تلاوت تک محدود رہنے کا نہیں کہتا، بلکہ گہرے غور و فکر، تدبّر اور تفکّر کی دعوت دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں۔(پ5، النسآء:82)

Go To Index

صراطُ الجنان میں ہے: اس سے معلوم ہوا کہ قرآن میں غور و فکر کرنا اعلیٰ درجے کی عِبادت ہے۔ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ احیاء العُلوم میں فرماتے ہیں کہ ایک آیت سمجھ کر اور غور و فکر کر کے پڑھنا بغیر غور و فکر کئے پورا قرآن پڑھنے سے بہتر ہے۔ (صراط الجنان، 2/258)

حضرت اِیاس بن مُعاویہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو لوگ قرآنِ مجید پڑھتے ہیں اور وہ تفسیر نہیں جانتے ان کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے جن کے پاس رات کے وقت ان کے بادشاہ کا خط آیا اور ان کے پاس چراغ نہیں جس کی روشنی میں وہ اس خط کو پڑھ سکیں تو ان کے دل ڈر گئے اور انہیں معلوم نہیں کہ اس خط میں کیا لکھا ہے؟ اور وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کی تفسیر جانتا ہے اس کی مثال اس قوم کی طرح ہے جن کے پاس قاصد چراغ لے کر آیا تو انہوں نے چراغ کی روشنی سے خط میں لکھا ہوا پڑھ لیا اور انہیں معلوم ہو گیا کہ خط میں کیا لکھا ہے۔ (صراط الجنان، 1/34)

## مطالعۂ قراٰن کی ضَرورت کیوں ہے؟

1 **ہدایت کا واحد ذریعہ:** ہماری زندگی میں بے شمار چیلنجز اور سوالات ہوتے ہیں۔ قراٰنِ کریم ہمیں ہر مسئلے میں صحیح راہ دکھاتا ہے، حلال و حرام کی تمیز سکھاتا اور ہمیں زندَگی کے ہر شعبے میں راہنمائی فراہم کرتا ہے۔

2 **اخلاقی تربیت:** قراٰنِ پاک بہترین اخلاق کی تعلیم دیتا ہے، جیسے سچّائی، امانت داری، عفو و در گزر، عدل و انصاف اور دوسروں کے ساتھ حسنِ سلوک، مطالعۂ قراٰن سے ہم اپنے اخلاق کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

3 **ذہنی سکون اور قلبی اطمینان:** دنیا کی بے چینیوں اور پریشانیوں کے بیچ، قراٰن کے مطالعہ سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُؕ(۲۸)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

(پ13، الرعد: 28)

4 **تاریخی واقعات اور عبرتیں:** قراٰن سابقہ اَقوام کے واقعات بیان کرتا ہے تاکہ ہم ان سے عبرت حاصل کریں اور ان کی غلطیوں سے بچیں۔

5 **سائنس اور کائنات کے رازوں کی طرف اشارے:** قراٰن میں کائنات، انسان کی تخلیق اور قدرتی مظاہر کے بارے میں ایسے اشارے ملتے ہیں جو سائنسی تحقیقات کی بنیاد بنے۔

6 **شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچاؤ:** قراٰن کا علم ہمیں حق و باطل میں تمیز سکھاتا ہے اور شیطان کے وسوسوں اور فریب سے بچنے میں مدد دیتا ہے۔

آج ضَرورت اس بات کی ہے کہ ہم قراٰن کو صرف بَرَکت کے لیے نہ پڑھیں بلکہ سمجھ کر اپنی زندگیوں کا حصّہ بنائیں۔ روزانہ چند آیات پڑھنے اور ان پر غور کرنے کی عادت بنائیں۔ قراٰنِ کریم سے تعلّق ہی دلوں کو زندہ کرتا، معاشرے کو سنوارتا اور اُمّت کو متّحد کرتا ہے۔ اگر ہم نے قراٰن سے دوری ختم نہ کی تو ہم روشنی کے بجائے اندھیروں میں بھٹکتے رہیں گے۔

یاد رکھیں! قراٰن ایک زندہ معجزہ ہے، جو ہماری مُردہ روحوں کو نئی زندگی بخش سکتا ہے۔ اس پر تدبّر کرنا اور اس کے احکامات پر عمل کرنا ہی ہماری دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ضامن ہے۔

اللہ پاک ہمیں قراٰنِ پاک پڑھ کر، سمجھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# تحریری مقابلہ کے لیے موصول 215 مضامین کے مؤلفین

**لاہور:** محمد حسنین رضاعطاری، ابو بکر، عبد الرحمٰن عطّاری مدنی، محمد ریّان عطاری، محمد تیمور عطاری، احمد بلال عطاری، احمد رضا عطاری، احمد علی عطاری، احمد محسنی، رضوان علی قادری رضوی، ارسلان حسن عطاری، محمد احمد محسنی، اسماعیل یوسف، اشتیاق احمد، افضل عطاری، اویس علی عطاری، تجمل حسین، توصیف الرحمٰن عطاری، حافظ سخاوت، حافظ عبد الباسط، حافظ عبد اللہ، حافظ محمد ہارون، حافظ معتصم، حماد رضا عطاری، حمن الیاس، خرم شہزاد عطاری، دانش علی عطاری، فیضان علی نوری، ذوالقرنین، ذیشان علی عطاری، رضائے مصطفیٰ، رضوان مقبول قادری، ریحان اختر، زین العابدین، سرفراز عطاری، سید بلال، صداقت عطاری، طلحہ رمضان، محمد آصف رضاعطاری (گلزار حبیب)، عامر فرید، عامر سہیل مدنی، عبد الرحمٰن امجد عطاری، عبد الحنان، عبد الرحمٰن عطاری، عبد السبحان اشرف، عبد اللہ، عبد المنان عطاری، عبید رضا، عثمان ارشد، عدیل رمضان عطاری، علی اسحاق، علی اکبر مہروی، علی حماد عطاری، علی رضا، عمران رضا، غلام رسول ثانی، فاحد علی عطاری، فرحان مسعود، فرحان منیر، فضیل الرحمٰن، فیضان الرحمٰن، فیضان حیدر، فیضان علی، قاسم عطاری، مبشر حسین عطاری، مبشر عبد الرزاق عطاری، محمد ابو بکر عطاری، محمد احمد، محمد ارسلان، محمد بلال رضا، محمد ارسلان سلیم عطاری، محمد اسامہ عطّاری، محمد اسجد نوید، محمد انس عطاری، محمد اویس، محمد آصف قادری رضوی، محمد آفتاب عطاری، محمد بلال اسلم، محمد ثاقب، محمد جمشید عطاری، محمد بلال منظور، محمد نعمان عطاری، محمد جمیل عطاری، محمد جنید، محمد جہانگیر فاروق، محمد حسیب، محمد دانیال، محمد ذیشان رضا قادری، محمد روحان طاہر، محمد زین عطاری، محمد شاہ زیب سلیم عطاری، محمد شعبان، محمد شعیب عطاری، محمد شہباز عطاری، محمد شہروز میر، محمد شہزاد عطاری، محمد شہیر رضا عطاری، محمد عمر فاروق عطاری، محمد عامر یعقوب، محمد عبد الرحمٰن عطاری، محمد عبد اللہ، محمد عبید رضاعطاری، محمد عدنان عطاری، محمد عدیل عطاری، محمد عزیز عطاری، محمد عمر رضا، محمد عمیر عطاری، محمد فیصل فانی، محمد کامران شہزاد، محمد مبین علی، محمد محسن علی، محمد مدثر رضوی عطاری، محمد مزمل، محمد منیب الرحمٰن عطاری، محمد مومن خان، محمد نعمان مصطفیٰ، محمد نواز، محمد واصف رضاعطاری، محمد یاسر عطاری، محمد سلیمان شاہد، مسعود سرور، عبد المعز قادری، ملک اسد اللہ عطاری، ملک محمد دلبر جانی، نعمان مسعود، نعیم جمیل، وقار حسین عطاری۔ محمد حامد رضا قادری (شاہ کوٹ)۔ **کراچی:** خیر بخش عطاری، احسن قادری، احمد مرتضیٰ عطاری، اذکار عمر عباسی، اسد، افضل احمد عطاری، ساجد علی عطاری، صائم خان، طیب خان، عبد الحسیب عطاری، عبید رضا، فداء الرحمٰن عطاری، فراز عزیز، محمد ادریس عطاری، محمد انیس، محمد سانول، محمد نعیم عطّاری، محمد سفیان عطاری، نصیر احمد عطّاری۔ **رائیونڈ:** علی حسین عطّاری، عبد المجید عطاری، محمد اسد رشید۔ **متفرق شہر:** محمد اسماعیل (فیصل آباد)، محمد عدنان عطاری (چھانگا مانگا)، (گوجر خان) محمد شہریار ظفر۔

# تحریری مقابلہ عنوانات برائے اپریل 2026ء

## صرف اسلامی بھائیوں کے لیے

مقابلہ نمبر: 71

01 تکبُّر کی قرآنی مذمت

02 حلم وبُردباری کی نبوی تعلیمات

03 مطالعۂ شروحاتِ حدیث کی ضرورت واہمیت

+923103330935

## صرف اسلامی بہنوں کے لیے

مقابلہ نمبر: 46

01 حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی عشرۂ مبشرہ سے محبت

02 مصیبت زدہ کو پریشان مت کیجئے

03 بیوہ اور مطلقہ عورت اپنا گزارا کیسے کرے؟

+923486422931

**مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 جنوری 2026ء**

Go To Index

# آپ کے تاثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں۔

## شخصیات کے تاثرات (اقتباسات)

1 بنتِ شمس الدّین مدنیہ (کراچی): اَلحمدُ لِلّٰہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اُس بارش کی مثل ہے کہ جس کا انتظار ہر ایک کو ہوتا ہے، اس میں ہر ماہ کے حوالے سے نہایت مفید معلومات ہوتی ہیں، یہ میگزین ہر ایک کے لیے سیدھے راستے کی پہچان اور جنّت تک لے جانے کا ذریعہ ہے، اللہ پاک اس کے لکھنے، شائع کرنے اور پڑھنے والوں کو دونوں جہان کی بھلائیوں سے مالا مال فرمائے۔ اٰمین۔

## متفرق تاثرات وتجاویز (اقتباسات)

2 اَلحمدُ لِلّٰہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ پڑھنے کی سعادت مل رہی ہے، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ جب اسے پڑھنا شُروع کرو تو دل کرتا ہے کہ جب تک یہ ختم نہ ہو اس کو بند نہیں کریں، ماشآءَ اللہ اس میں کمال کے مضامین شامل کیے جا رہے ہیں، خوب معلومات میں اضافہ ہو رہا ہے، بالخُصوص مجھے **فیضانِ سیرت**، **اسلام ہی مکمل ضابطۂ حیات ہے** اور **احکامِ تجارت** بہت اچھے لگے۔ (سفیان انور، گوجرانوالہ، پنجاب)

3 اَلحمدُ لِلّٰہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا مطالعہ کیا، ماشآءَ اللہ اس کے سارے مضامین کو ایک سے بڑھ کر ایک اور بہت بہترین پایا، مجلس سے ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں **"کعبہ کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرود"** والے سلام کی شرح شامل کرنے کی گزارش ہے۔ (محمد محسن، ڈیرہ اسماعیل خان، خیبر پختونخواہ) 4 ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی صورت میں امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کا ہم پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ ہمیں گھر بیٹھے بہت کچھ سیکھنے کو مل جاتا ہے، **دارُالافتاء اہلسنّت کے سُوال جواب** اور مدنی علمائے کِرام کے مضامین بہت اچھے ہوتے ہیں، اللہ پاک ماہنامہ فیضانِ مدینہ کو مزید ترقّی عطا فرمائے، اٰمین۔ (سراج احمد، حیدرآباد، سندھ) 5 مجھے ماہنامہ فیضانِ مدینہ بہت پسند ہے اور دعوتِ اسلامی کی اصلاحی کتب پڑھنا میرا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ (انس نوید، ملتان) 6 ماہنامہ فیضانِ مدینہ پڑھنے کی سعادت ملتی رہتی ہے، مختصر صفحات پر اتنے خوبصورت اور دلکش انداز میں خواتین، بچّوں، نوجوانوں اور خواص وعوام کیلیے اہم اصلاحی وفکری موضوعات کا جس طرح اِحاطہ کیا جاتا ہے پڑھ کر دل خوش ہو جاتا ہے۔ (بنتِ عبدالرءوف عطاریہ) 7 ماہنامہ فیضانِ مدینہ کئی کتب کا نچوڑ ہے، ہم کوئی کتاب یا رسالہ پڑھتے ہیں تو وہ صرف ایک ہی مصنّف کی ہوتی ہے جبکہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کئی مدنی علما کی محنت کا ثمرہ ہے۔ (بنتِ سعید عطاریہ، دہلی ریجن، ہند) 8 ماہنامہ فیضانِ مدینہ خواتین کے لیے بہت مفید ہے، یہ ہمیں نہ صرف اسلامی و دنیاوی معلومات فراہم کرتا ہے بلکہ روحانی علم بھی مہیّا کرتا ہے۔ (اُمِّ واصف)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923103330935) پر بھیج دیجئے۔

Go To Index

بچوں کے لیے پیاری حدیث

# نجات کی رات

مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی*

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا کَانَ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُوْمُوْا لَیْلَھَا وَصُوْمُوْا نَھَارَھَا جب ماہِ شعبان کی پندرھویں رات آئے تو اس میں عِبادت کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ (ابن ماجہ، 2/160، حدیث:1388)

پیارے بچّو! اللہ تعالیٰ نے سال بھر میں کچھ خاص راتیں ایسی بنائی ہیں جن میں بہت زیادہ بَرَکتیں اور رَحمتیں ہوتی ہیں۔ یہ راتیں عام راتوں کی طرح نہیں ہیں بلکہ ان میں عبادت کرنے کا ثواب بہت زیادہ ملتا ہے۔ جیسے ہمارے اسکول میں کچھ خاص ایونٹ ہوتے ہیں جن میں خوشیاں منائی جاتی ہیں، تحائف، انعامات وغیرہ کی تقسیم کاری ہوتی ہے، بالکل ویسے ہی اللہ پاک نے بھی کچھ خاص راتیں رکھی ہیں جن میں وہ اپنے بندوں پر خُصوصی رَحمت وکَرم فرماتا ہے۔

جیسے ماہِ رمضان میں ایک رات شبِ قدر ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ماہِ شعبانُ المعظّم کی پندرھویں رات شبِ براءَت ہے، جس میں بخشش و مغفرت کے پروانے ملتے ہیں، اسی طرح ماہِ رجبُ المرجّب کی ستائیسویں رات کو شبِ معراج کہتے ہیں، اس رات میں نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم آسمانوں پر تشریف لے گئے اور اللہ پاک کا دیدار کیا اور جنّت کی سیر کی اور دوزخ کو بھی دیکھا۔

اس طرح کی بڑی راتوں کے بہت سارے دینی و دنیاوی فوائد ہیں: مثلاً ان راتوں میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں، اللہ پاک اپنے بندوں کی غلطیاں معاف فرما دیتا ہے، حلال رِزْق کی دُعا کرنے کا بہترین وقت ملتا ہے۔ ایک نیکی کا ثواب کئی گُنا ملتا ہے۔ عبادت کی بَرَکت سے اللہ پاک خوش ہوتا ہے، گُناہوں سے بچنے کی توفیق ملتی ہے۔

شبِ براءَت کا مطلب ہے "نَجات کی رات"، یعنی اس رات بہت سارے بندوں کو جہنّم سے نَجات ملتی ہے، کن کن کو جہنّم سے آزادی ملی ہے؟ اس کا علم اللہ پاک کے پاس ہے، اللہ ہی جانتا ہے، بس ہمیں حکم ہے کہ اس رات کی قدر کریں اور خوب عبادت کر کے اللہ پاک کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔

اچّھے بچّو! شبِ براءت اللہ پاک کی طرف سے ایک خاص تحفہ ہے۔ یہ رات غفلت میں نہ گزاریں، اپنی عمر اور صلاحیّت کے مطابق کچھ نہ کچھ عبادت ضَرور کریں۔ تھوڑا عمل کریں لیکن دل سے کریں اور پھر ہمیشہ کرتے رہنے کا ارادہ بھی کریں۔

**شب براءَت میں بچّوں کی ایکٹیوٹی** اس مقدّس رات میں بھی عشا کی نماز باجماعت اَدا کریں اور بچّیاں گھر میں اپنی امّی کے ساتھ نماز پڑھیں، اس رات کی برکتیں پانے کے لیے زیادہ نہیں تو کم از کم دو رَکعت نفل ہی پڑھیں، جتنی ہو سکے تلاوت قراٰنِ پاک کریں، اللہ سے اپنی ضرورتیں مانگیں، اپنے اور دوستوں کے اچّھے نمبر آنے کی دعا کریں، اپنی غلطیوں پر معافی مانگیں، نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم پر کثرت سے دُرُود پڑھیں۔ ہو سکے تو دن میں روزہ رکھیں جیسا کہ شروع میں لکھی حدیثِ پاک میں اس کی ترغیب دی گئی ہے تو یوں حدیثِ مبارکہ پر بھی عمل ہو گا۔

اللہ پاک ہمیں احادیث پڑھ کر، سمجھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

# ایڑی کی ٹھوکر سے چشمہ جاری ہو گیا

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ مقدّسہ میں اللہ پاک کی قدرت کے جلوے نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے بے شمار معجزات عطا فرمائے جنہوں نے نہ صرف آپ کی نبوّت کی سچائی کو ظاہر کیا بلکہ انسانی ہمدردی اور دائمی ایمان افروزی کا سامان بھی بنے۔ آیئے آج ایسے ہی ایک معجزہ کے بارے میں سنتے ہیں:

ابو طالب کہتے ہیں کہ میں اپنے بھتیجے یعنی حضورِ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ذُوالْمَجاز میں تھا، (یہ عَرَفہ سے ایک فَرسَخ (تقریباً تین میل) کے فاصلے پر ایک جگہ ہے جہاں جاہلیت کے دَور میں بازار لگا کرتا تھا) اچانک مجھے پیاس لگی، میں نے ان سے کہا: بھتیجے! مجھے بہت پیاس لگ رہی ہے۔ میں یہ بات صرف پیاس کی بیتابی و بے چینی کی وجہ سے کہہ بیٹھا تھا نہ کہ اس لیے کہ مجھے ان کے پاس پانی نظر آرہا تھا۔

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی سُواری سے اُتر کر کہا: چچا! کیا واقعی تمہیں پیاس لگی ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں۔ پھر آپ نے اپنی ایڑی زمین یا کسی پتھر پر مار کر کچھ پڑھا، اسی لمحے میں پانی کے ایک چشمے پر کھڑا تھا (یعنی وہاں ایک چشمہ جاری ہو گیا) میں نے ایسا پانی پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کہا: ”پیئیں“ میں نے اتنا پیا کہ میری پیاس بجھ گئی۔ پھر آپ نے ایڑی مار کر پتّھر کو ویسا ہی بنا دیا جیسا پہلے تھا۔

(سیرتِ حلبیہ، 1/170)

سبحٰن اللہ! ایڑی کو زمین یا پتّھر پر مار کر اس سے پانی کا چشمہ جاری کر دینا اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عظیم معجزہ ہے۔ اس واقعہ سے ہمیں چند باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں:

- دوسروں کی پریشانی کا خیال کرتے ہوئے اپنی طاقت و قُدرت کے مطابق اسے دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔
- اللہ پاک کے فضل سے اللہ والوں کی بارگاہ سے ایسے کام بن جاتے ہیں جو عام انسانوں کے بس سے باہر ہوتے ہیں۔
- کبھی کبھی مشکل وقت میں ایسی مدد ملتی ہے جس کا اندازہ بھی نہیں ہوتا، یہ اللہ کی خاص رَحمت ہوتی ہے۔
- اللہ پاک جسے چاہے عزّت اور قُدرت دے، وہ کسی ظاہری سبب کے بغیر بھی بڑا کام کر سکتا ہے۔
- بعض چیزیں دیکھ کر انسان کا یقین اور پختہ ہو جاتا ہے کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے، اور نیک لوگ اس کے خاص بندے ہوتے ہیں۔
- اللہ والے دوسروں کی مدد اس طرح کرتے ہیں کہ سامنے والے کو شرمندگی بھی نہ ہو اور کام بھی آسانی سے ہو جائے۔
- ایسا برتاؤ جو دل کو خوش کر دے، وہ ہمیشہ یاد رہتا ہے اور دل میں جگہ بنا لیتا ہے۔
- اچّھے انسان کو یہی زیب دیتا ہے کہ وہ دوسروں کے لیے فائدہ مند ہو۔
- پانی یا کسی بھی قابلِ استعمال چیز کو ضائع نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی بے مصرف چھوڑنا چاہیے۔
- مشکلوں سے نَجات کے لیے وِرد وظیفے اور دُعا کا سہارا لینا فائدہ مند ہے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

# مجوسی کو اسلام کیسے ملا؟

مولانا حیدر علی مدنی*

نعمان بھائی! میرے رجسٹر سے پیج نکالنے سے پہلے آپ کو مجھ سے پوچھنا چاہیے تھا۔ اُسید رضا ہاتھ میں رجسٹر پکڑے کہہ رہے تھے۔

نعمان: یار ایک پیج ہی کی تو بات ہے، آپ تو ایسے رو رہے ہیں جیسے میں نے پورا رجسٹر لے لیا ہو۔

اُسید رضا جواب دینے ہی لگے تھے اور دونوں بچّوں کی تکرار پھر شاید مزید جاری رہتی کہ اتنے میں سر بلال دروازے کے قریب پہنچ کر ٹھہر گئے، سب سے پہلے مُعاویہ کی نظر ان پر پڑی اور جلدی سے دونوں بچّوں کو سر کی طرف متوجّہ کرتے ہوئے رُک جانے کا کہا۔

سر بلال بآوازِ بلند سلام کرتے ہوئے اپنی کرسی کے پاس تشریف لائے اور دُرُود شریف پڑھنے کے بعد سبھی بچّوں کو اپنی اپنی جگہ بیٹھنے کا کہا اور پھر مُعاویہ سے کہنے لگے: کیا مچھلی بازار بنا رکھا تھا صبح صبح آپ لوگوں نے؟

مُعاویہ: نہیں سر! بس نعمان بھائی اور اُسید بھائی آپس میں جھگڑ رہے تھے۔

سر بلال: جی نعمان بیٹا! کیا وجہ بنی، آپ دونوں تو ہماری کلاس کے سمجھدار بچّوں میں سے ہیں۔

نعمان: سر آج میتھ کا ٹیسٹ ہے اور میں پیپر شیٹ لانا بھول گیا تھا، اسی لیے اُسید بھائی کے رجسٹر سے پیج نکال لیا تھا اور انہوں نے آتے ہی مجھ سے لڑنا شروع کر دیا، کنجوس نہ ہو تو! ایک پیج سے کیا ہوتا ہے میں انہیں پوری دس شیٹس لا دوں گا صبح۔

جی اُسید بیٹا! آپ کیا کہتے ہیں، سر بلال نے اُسید رضا سے پوچھا تو وہ کھڑے ہو کر بولے: سر! میں نے لڑنا نہیں شروع کیا تھا میں صرف اس لیے منع کر رہا تھا کہ رجسٹر سے یوں پیج نکالنے کی وجہ سے وہ لوز ہو جاتا ہے اور یہ مجھ سے پوچھتے تو سہی! میرے پاس ایکسٹرا شیٹس رکھی ہوئی تھیں میں نے ان میں سے دے دینی تھی۔

سر بلال نے خاموشی سے دونوں کی بات سنی تھی بغیر کسی قسم کی دخل اندازی کیے کیونکہ ان کے خیال میں یوں مسئلہ واضح ہو کر سامنے آجاتا ہے اور اسے بہتر انداز میں حل کر سکتے ہیں لہٰذا اب انہوں نے اپنی بات شروع کی: نعمان بیٹا! مجھے لگتا ہے اسید درست کہہ رہے ہیں آپ کو واقعی ان سے پوچھ لینا چاہیے تھا بِالفرض رجسٹر خراب ہونے والی بات نہ بھی ہوتی پھر بھی یوں بغیر پوچھے لینا تو بِالکل بھی درست طریقہ نہیں ہے اور پھر غلطی خود کرنے کے باوُجود انہیں کنجوس کہہ رہے ہیں یہ وہی بات ہو گئی **"ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری"** اس بات پر بچّے ہنسنے لگے۔

میں آپ کو چور نہیں کہہ رہا لیکن یاد رکھیں! کسی کی بھی چیز اس کی اجازت کے بنا تو بالکل بھی استِعمال نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ یہ بندوں کے حُقوق میں شامل ہے اور اللہ پاک بروزِ قِیامت اس حوالے سے سخت حساب لے گا۔ ہمارے بُزرگ بندوں کے حُقوق کے معاملے میں انتہائی حساس تھے آئیں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں:

ایک مشہور تابعی بُزرگ گُزرے ہیں آپ سبھی نے یقیناً ان کا نام سن رکھا ہو گا، حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ، تابعی تو

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

Go To Index

آپ کو پتا ہے نا کن کو کہتے ہیں؟

نعمان: جی جی سر! یاد ہے آپ نے ہی بتایا تھا کہ تابعی وہ ہوتے ہیں جو مسلمان ہوتے ہوئے رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کسی صحابی سے ملے ہوں اور پھر مسلمان ہی فوت ہوئے ہوں۔

سر بلال: شاباش بیٹا! اس کا مطلب ہے میری باتیں آپ یاد رکھتے ہیں، اچّھا تو امام ابو حنیفہ بہت بڑے عالم ہونے کے ساتھ ساتھ بزنس مین بھی تھے اسی لیے لوگ آپ سے قرض یعنی اُدھار بھی لے جاتے، ایک بار آپ اپنے ایک مَقروض مجوسی (یعنی آگ کی پوجا کرنے والے) کے یہاں قَرضہ وُصول کرنے کیلئے تشریف لے گئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اُس کے مکان کے قریب آپ کی جُوتی میں کیچڑ لگ گئی، کیچڑ چُھڑانے کے لیے آپ نے اپنی جوتی کو جھاڑا تو کچھ کیچڑ اُڑ کر مجوسی کی دیوار سے لگ گئی، اب حضرت پریشان کھڑے ہیں کہ کروں تو کیا کروں، کیچڑ صاف کرتا ہوں تو دیوار کی مِٹّی بھی اُکھڑے گی اور صاف نہیں کرتا تو دیوار خراب ہو رہی ہے۔ اِسی ہچکچاہٹ بھری کیفیت میں مجوسی کے دروازے پر دستک دے دی۔ مجُوسی نے باہَر نکل کر جب امام اعظم کو دیکھا تو بڑا پریشان ہوا کہ قرضہ واپس کرنے کے پیسے نہیں ہیں لہٰذا معذرت کرنے لگا لیکن امامِ اعظم تو اپنی ہی پریشانی میں تھے، اس لیے اس بات کی طرف توجّہ دیے بغیر اسے دیوار پر کیچڑ لگ جانے کی بات بتاتے ہوئے معافی بھی مانگی اور کہا: مجھے یہ بتائیے کہ آپ کی دیوار کس طرح صاف کروں؟ خوفِ خدا اور اعلیٰ اخلاق دیکھ کر اس مجوسی نے اسلام قبول کر لیا گویا مجوسی کہہ رہا تھا کہ حضرت! دیوار کی کیچڑ صاف کرنے سے پہلے میرا دل کفر کی گندگی سے پاک صاف کر دیں۔ (تفسیر کبیر، 1/204)

سر کی بات ختم ہوئی تو نعمان جلدی سے کھڑے ہوئے اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے: اُسید بھائی سوری! آئندہ آپ کی کوئی بھی چیز بلا اجازت نہیں لوں گا اور میں نے آپ کو کنجوس بھی کہا پلیز مجھے دل سے مُعاف کر دیجیے گا۔

ارے نعمان بھائی! ہاتھ مت جوڑیئے میں نے آپ کو دل سے مُعاف کیا، اسید رضا نے نعمان کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور سر بلال کے ساتھ ساتھ ساری کلاس مسکرا اُٹھی۔

---

**جملے تلاش کیجیے!** پیارے بچو! نیچے لکھے جملوں کو مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجیے اور قرعہ اندازی میں حصہ لیجیے۔

(1) شب براءت کا مطلب ہے "نجات کی رات" (2) مطالعہ سے انسان کا دل روشن ہوتا ہے (3) کبھی مشکل وقت میں ایسی مدد ملتی ہے جس کا اندازہ بھی نہیں ہوتا (4) جب کچھ کھائیں یا پیئیں تو اللہ پاک کا شکر ادا کریں (5) آپ کی کوئی بھی چیز بلا اجازت نہیں لوں گا۔

- کوپن کی دوسری جانب تمام معلومات اور جوابات لکھیے اور صاف ستھری تصویر بنا کر اس واٹس اپ نمبر 923103330935+ پر بھیج دیجیے۔
- 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی "مجلس تقسیم رسائل" کے تعاون سے مدنی چیک پیش کیے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

(اس چیک کے ذریعے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے فری کتابیں یا ماہنامے خرید سکتے ہیں)

---

# جواب دیجیے

(ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں، تلاش کیجیے اور قرعہ اندازی میں حصہ لیجیے)

**سوال نمبر 1:** جنگ یرموک میں کتنے مسلمانوں نے شرکت کی؟

**سوال نمبر 2:** امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال کب ہوا؟

- کوپن کی دوسری جانب تمام معلومات اور جوابات لکھیے اور صاف ستھری تصویر بنا کر اس واٹس اپ نمبر 923103330935+ پر بھیج دیجیے۔
- 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی "مجلس تقسیم رسائل" کے تعاون سے مدنی چیک پیش کیے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

(اس چیک کے ذریعے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے فری کتابیں یا ماہنامے خرید سکتے ہیں)

Go To Index

# جواب دیجیے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2025ء کے سلسلہ "جواب دیجیے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: محمد ذوالقرنین (کراچی)، بنتِ محمد امین (رحیم یار خان)، احمد رضا (وہاڑی)۔ اِنہیں انعامی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 حضرت عمرو بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ 2 جُمادَی الاولیٰ 13 ہجری۔

**درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** عمر جاوید (کھاریاں) بنتِ ظہیر (راولپنڈی) محمد سلیمان عطّاری (کشمیر) بنتِ جاوید اقبال (ڈجکوٹ) بنتِ محمد دین (میلسی، ضلع وہاڑی) بنتِ غلام مصطفیٰ (فیصل آباد) محمد بلال رضا (پاکپتن) بنتِ محمود عطّاریہ (حیدرآباد) بنتِ شاہ فیس (کوہاٹ) اظہر حسین شاہ (کراچی) بنتِ محمد فیاض (نارووال) علی منصور عطّاری (گوجرہ) بنتِ محمد مشتاق (قصور)۔

# جملے تلاش کیجیے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2025ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجیے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: محمد حسن رضا (ملتان)، بنتِ اختر (راولپنڈی)، عبد السبحان (گوجرہ)۔ اِنہیں انعامی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 کوئی نیکی چھوٹی نہیں، ص52 2 کوئی نیکی چھوٹی نہیں، ص52 3 ٹائم نہیں ملتا، ص53 4 ٹائم نہیں ملتا، ص54 5 قوت فیصلہ، ص56۔

**درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** محمد ابراہیم عطّاری (میرپور، کشمیر) بنتِ شاہد مدنی (اوتھل، بلوچستان) بنتِ زاہد (اٹک) بنتِ آصف (واہ کینٹ) بنتِ محمد فاروق (کراچی) بنتِ معین الدین عطّاریہ (بہاولپور) محمد عیان (کراچی) بنتِ ندیم (کراچی) بنتِ اقبال (خانیوال) بنتِ خالد (کوٹ غلام محمد) احمد علی (گوجرہ) محمد احمد رضا (کراچی)۔

---

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لیے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جنوری 2026ء)

نام مع ولدیت:.................. عمر:...... مکمل پتا:..............................

موبائل/واٹس ایپ نمبر:.................. (1) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مارچ 2026ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

---

## جواب یہاں لکھیے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جنوری 2026ء)

جواب 1:.................. جواب 2:..................

نام:.................. ولدیت:.................. موبائل / واٹس ایپ نمبر:..................

مکمل پتا:..............................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مارچ 2026ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

# حروف ملائیے!

پیارے بچّو! علمائے اہلِ سنّت کی لکھی گئیں دینی کتابیں ہمیں اسلام کی صحیح راہ دکھاتی ہیں۔ ان کتابوں سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس طرح زندگی گزارنے کا حکم دیا ہے۔ قراٰنِ پاک سب سے بڑی دینی کتاب ہے، جس میں ہر انسان کے لیے راہنمائی ہے۔ جب ہم دینی کتابیں پڑھتے ہیں تو ہمیں نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں، نیک لوگوں کے واقعات اور اچّھے اعمال کی معلومات ملتی ہے۔ اس سے ہمارے دل میں نیکی کا شوق اور بُرائی سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔ دینی مُطالعہ سے انسان کا دل روشن ہوتا ہے، علم بڑھتا ہے اور ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ اس لیے ہمیں روزانہ کچھ وقت دینی کتابوں کے مطالعے کے لیے ضرور نکالنا چاہیے تاکہ ہم ایک اچھے مسلمان بن سکیں۔

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حُروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "نیک" تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ر | ک | ش | ی | ک | ث | ا | ح | س |
| و | ی | ل | م | ا | ل | س | ا | ن |
| ش | ج | ت | د | ر | س | ی | و | ط |
| ن | ل | ی | خ | س | ی | ق | س | ک |
| م | ع | ت | ک | ی | ن | س | ر | ا |
| ت | ع | ب | ا | و | ا | ث | ت | ی |
| ا | س | ب | ا | ت | ک | و | ا | م |
| ر | د | و | گ | ی | و | ش | خ | ا |
| ت | ن | س | ت | ا | ر | ل | م | ن |

تلاش کیے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: 1 کتاب 2 سنت 3 روشن 4 ایمان 5 اسلام۔

# بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع،3/285،حدیث:8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لیے 6 نام، ان کے معنیٰ اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

## بچّوں کے 3 نام

| نام | پکارنے کے لیے | معنیٰ | نسبت |
|---|---|---|---|
| محمد | ضیاء | چمک | رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام |
| محمد | اَسلم | زیادہ سلامتی والا | صحابی رضی اللہ عنہ کا مبارک نام |
| محمد | نعمان | نعمتیں پانے والا | امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مبارک نام |

## بچیوں کے 3 نام

| نام | معنیٰ | نسبت |
|---|---|---|
| اُمِّ کُلثوم | پُر گوشت چہرے والی کی ماں | شہزادیِ رسول کا بابرکت نام |
| بُسرہ | کونپل | صحابیہ رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام |
| یاسمین | چنبیلی کا پھول | ایک بزرگ خاتون رحمۃ اللہ علیہا کا بابرکت نام |

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں۔)

Go To Index

ماں باپ کے نام

# اپنے بچوں کو شکر گزار بنائیے

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

شُکر گُزاری مسلمان کا نہایت اَہم اور بنیادی وَصف ہے۔ یہ وہ خوبی ہے جو انسان کے دل میں اطمینان، سکون اور خوشی پیدا کرتی ہے۔ شکر گُزار انسان ہمیشہ مثبت سوچ رکھتا ہے اور حسد، حرص اور مایوسی سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی لیے والدین کی یہ اَہم ذمّہ داری ہے کہ وہ اپنے بچّوں کو بچپن ہی سے شکر گُزاری کی عادت سکھائیں تاکہ وہ معاشرے کا بہترین فرد بن سکیں۔ بچّوں کو شکر گزاری کا عادی بنانے کے لیے شکر گزاری کی اہمیّت اور فوائد بتائیے۔

## شکر گزاری کی اہمیّت و فوائد

قراٰنِ کریم میں شکر گُزاری کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَىٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ(۷)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔[1]

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ شکر گزاری نعمتوں میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔

یہ آیت بچّوں کے ذہن میں یہ بات بٹھانے کے لیے انتہائی اہم ہے کہ شکر گُزاری نعمتوں میں اضافے کا سبب ہے اور ناشکری رب کو انتہائی ناپسند ہے۔

## بچّوں کو شکر گزار بنانے کے طریقے

۞ اپنی اولاد کو شکر گزاری کا عادی بنانے کے لیے ان کا ذہن بنائیے کہ جب بھی کوئی نِعمت ملے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ حضرت سیّدُنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کوئی خوشی حاصل ہوتی تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سجدۂ شکر اَدا کرتے۔[2]

۞ بچّوں کو سکھائیں کہ جب کچھ کھائیں یا پئیں تو اللہ پاک کا شکر اَدا کریں اس سے اللہ پاک خوش ہوتا ہے۔ صحابیِ رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔[3]

۞ ایسے چھوٹے بچّے جن کو والدین اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتے ہیں ان کو شکر کی عادت ڈالنے کے لیے ایک لقمہ کھلانے کے بعد "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہنے کی ترغیب دیں، جب وہ یہ کہہ لے تو دوسرا نوالہ کھلائیں۔ ان شآءَ اللہ کچھ ہی دنوں میں بچّہ ہر لقمے پر شکر کرنے کا عادی بن جائے گا۔

۞ جب بچّے کھانا کھا چکیں تو انہیں "الحمدُ للہ" اور "دُعا" پڑھنے کی ترغیب دیں۔ حضرت سیّدُنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کھانا تناول فرمالیتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔[4]

❁ بچے اپنے آس پاس رہنے والے مختلف لوگوں کی خوشنما زندگیوں کو دیکھ کر ان سے اپنا موازنہ کرنے لگتے ہیں جس سے ان کو اپنی زندگی میں موجود نعمتیں کم تر لگنے لگتی ہیں یہ چیز آگے چل کر حسد، مایوسی اور ڈپریشن کے ساتھ ساتھ ناشکری کا باعث بنتی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کو سمجھائیں نعمتوں کا موازنہ کرتے وقت اپنے سے کم نعمتوں والے کو دیکھیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اللہ پاک کی نعمتوں کی قدر جاننا چاہے تو اپنے سے کم نعمت والوں کو دیکھے، زیادہ والوں کو نہ دیکھے۔[5]

❁ بچّوں کا ذہن بنائیں کہ ہر رات سونے سے پہلے اللہ کی نعمتوں کو یاد کرکے اللہ کا شکر اَدا کریں۔

❁ بچّوں کو نعمتوں کی پہچان کرائیں۔ بچّوں کو روزانہ یہ احساس دلائیں کہ ان کے پاس جو صحّت، گھر، والدین، تعلیم اور اَمن کی نعمتیں ہیں، وہ کتنی قیمتی ہیں۔ انہیں یہ بتائیں کہ دنیا میں بہت سے لوگ ان نعمتوں سے محروم ہیں۔

❁ شکر گزاری کا عادی بنانے کے لیے یہ بھی اَہم ہے کہ بچّوں کو ناشکری کے نقصانات بتائیں۔

## ناشکری کے نقصانات

ناشکری انسان کے اندر حسد پیدا کرتی ہے اور حسد نیکیوں کو ختم کر دیتا ہے۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔[6]

اسی طرح ناشکری اللہ کی نعمتوں کو زائل کر دیتی ہے اور انسان کو ہمیشہ مایوسی اور بے اطمینانی میں مبتلا رکھتی ہے جبکہ شکر سے نعمت محفوظ ہو جاتی ہے۔ حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو شکر کے ذریعے محفوظ کرلو۔[7]

حضرت سیِّدُنا امام حَسَن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جب اللہ پاک کسی قوم کو نعمت عطا فرماتا ہے تو ان سے شکر کا مطالبہ فرماتا ہے۔ اگر وہ اس کا شکر کریں تو اللہ انہیں زیادہ دینے پر قادر ہے اور اگر ناشکری کریں تو انہیں عذاب دینے پر بھی قادر ہے۔ وہ اپنی نعمت کو ان پر عذاب سے بدل دیتا ہے۔[8]

اے اللہ! ہمیں اور ہمارے بچّوں کو شکر کا عادی بنادے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ13، ابراہیم: 7 (2) ابن ماجہ، 2/163، حدیث: 1394 (3) مسلم، ص1122، حدیث: 6932 (4) ترمذی، 5/284، حدیث: 3468 (5) الزھد لابن مبارک، ص502، حدیث: 1433 (6) ابن ماجہ، 4/361، حدیث: 4903 (7) حلیۃ الاولیاء، 5/374، رقم: 7455 (8) شعب الایمان، 4/127، حدیث: 4536۔


شکر کی اہمیت اور فوائد پر مشتمل 204 روایات کا مجموعہ بنام ”شکر کے فضائل“ مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجیے یا اس کیوآر کوڈ کے ذریعے ڈاؤن لوڈ کیجیے۔

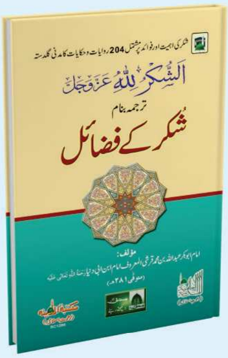

Go To Index

# بیٹیوں کو مہمان نوازی کا سلیقہ سکھائیں

اُمِّ مِیلاد عطاریہ*

اسلامی تہذیب و تمدن میں مہمان نوازی کو ایک عظیم صفت اور نیکی شمار کیا گیا ہے۔ اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: جو اللہ اور قِیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ مہمان کا اِکرام (عزت) کرے۔ [1]

یہ تعلیم صرف مَردوں کے لیے نہیں بلکہ خواتین، خصوصاً بیٹیوں کے لیے بھی ہے، کیونکہ وہی مستقبل کی مائیں، معلمات اور معاشرتی ستون بنتی ہیں۔ مہمان نوازی صرف کھانے یا چائے پیش کرنے کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک اخلاقی خوبی، دینی تربیت اور تہذیبی روایت ہے، یہ دل کی وُسعت، حسنِ اَخلاق اور دوسروں کے لیے احترام کا مظہر ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم اپنی بیٹیوں کے دل میں مہمان نوازی کا جذبہ پیدا کریں۔ وہ خوش اخلاقی سے پیش آئیں، مسکراتے ہوئے سلام کریں، ادب سے بات کریں اور اپنی حیثیت کے مطابق مہمان کی خدمت میں لگ جائیں۔

## اپنے عمل سے سکھائیے

جب گھر میں مہمان آئیں، والدہ اور والد ان کے ساتھ حسنِ سلوک کریں تاکہ بیٹی مشاہدہ سے سیکھے۔ ماں باپ کو چاہیے کہ وہ بیٹیوں کو عملی طور پر مہمان نوازی میں شامل کریں، چاہے کسی کے لیے چائے بنانا ہو، دستر خوان لگانا ہو، یا مسکراہٹ کے ساتھ پانی پیش کرنا ہو۔ مہمان کے چھوٹے کاموں کی ذمہ داری دیں تاکہ وہ خدمت کا جذبہ محسوس کرے۔ یاد رہے کہ بیٹی سے صرف خواتین اور محارم کی مہمان نوازی کروائی جائے۔ مہمان غیر محرم ہو تو مہمانوں کے لیے چائے اور دیگر لوازمات کا انتظام کروائیں اور غیر محرم مہمان کے سامنے جانے سے منع کریں۔ جب بیٹی مہمان نوازی سیکھتی ہے، تو وہ دراصل محبت بانٹنے کا فن سیکھتی ہے یہ خوبی آگے چل کر اُس کی ازدواجی زندگی میں بھی برکت کا سبب بنتی ہے، کیونکہ جو بیٹی اپنے گھر میں مہمانوں کی خدمت کرنا جانتی ہے، وہ کل کو اپنے سسرال میں بھی عزت و محبت کی مثال بن جاتی ہے۔ جب بیٹی مہمان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے، اس کی تعریف کریں تاکہ وہ اس عمل کو پسند کرے اور اسے دہرانا چاہے۔

## مہمان نوازی اور روحانی تربیت

بیٹیوں کو یہ سمجھانا ضروری ہے کہ مہمان نوازی صرف

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

Go To Index

دنیاوی فائدہ نہیں بلکہ آخرت میں بھی اجر کا باعث ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو ابُو الضِّیفان (یعنی بہت مہمان نواز) کہا جاتا ہے۔ آپ بہت مہمان نواز تھے، آپ کی عادتِ کریمہ تھی کہ اکیلے کھانا نہیں کھاتے تھے، مہمان آتا، اس کے ساتھ بیٹھ کر ہی کھانا کھاتے، اگر کبھی مہمان نہ آتا تو خُود باہَر جاکر کسی کو ڈھونڈتے، مہمان کو ساتھ لاتے اور اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ مہمان نوازی کو دلچسپ بنائیں جب بیٹیوں میں مہمان نوازی کا شوق پیدا ہوتا ہے تو وہ نہ صرف گھر بلکہ معاشرے میں بھی محبت، عزت اور حسنِ سلوک کی مثال بنتی ہیں۔ ایسی ہی بیٹیوں کا گھرانا مستقبل میں بہترین تربیت گاہ ثابت ہوتا ہے جو اپنی اولاد وزیرِ تربیت بچیوں کو یہی اقدار سکھاتی ہیں، یوں ایک باوقار اور بااخلاق نسل پروان چڑھتی ہے۔ یہ رویہ نہ صرف دینی اجر کا باعث ہے بلکہ اخلاقی تربیت اور معاشرتی وقار کا نشان بھی ہے۔ یاد رکھیے! مہمان نوازی صرف ایک عمل نہیں، بلکہ ایک کردار ہے۔ مہمان نوازی تعلقات کو مضبوط بناتی ہے، معاشرے میں محبت اور بھائی چارہ کو فروغ دیتی ہے، اور مثبت ماحول پیدا کرتی ہے۔ مہمان کو اللہ کی رحمت سمجھ کر اس کا استقبال کریں۔

## مہمان نوازی کو فضیلت سمجھیں

مہمان نوازی کو سعادت اور فضیلت سمجھیں، نہ کہ بوجھ۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رِزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحبِ خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔[2] امام نَوَوِی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مہمان نوازی کرنا آدابِ اسلام اور انبیا و صالحین کی سنّت ہے۔[3]

## مہمان نوازی کی تیاری کریں

گھر کو صاف ستھرا رکھیں تاکہ مہمان آنے پر آپ کو کوئی فکر نہ ہو۔ ایک مہمان نواز میزبان ہونے کے لیے پہلے سے تیاری ضروری ہے۔

## خلوصِ نیت کا اظہار کریں

مہمانوں سے مسکرا کر ملیں، ان کی ضروریات اور آرام کا خیال رکھیں۔ مہمان آئے تو اپنے کاموں میں مصروف رہنے کے بجائے اس کو ٹائم دیں، اس کے ساتھ بات چیت کریں کہ اس سے دوستانہ اور پُرلطف ماحول بنتا ہے۔ لیکن یاد رہے مہمان ہو یا کوئی بھی، جھوٹ، غیبت اور گناہوں بھری گفتگو سے ہمیشہ بچیں۔

## مہمان کے سامنے کھانا پیش کرنے کے آداب

1 کھانا حاضر کرنے میں جلدی کی جائے 2 کھانے میں اگر پھل بھی ہوں تو پہلے پھل پیش کئے جائیں کیونکہ طبّی لحاظ (Medical Point of View) سے پھل پہلے کھانا زیادہ مُوافق ہے 3 مختلف اقسام کے کھانے ہوں تو حتی الامکان سب کھانے اکٹھے پیش کیے جائیں 4 جب تک کہ مہمان کھانے سے ہاتھ نہ روک لے تب تک دستر خوان نہ اُٹھایا جائے 5 مہمانوں کے سامنے اتنا کھانا رکھا جائے جو انہیں کافی ہو کیونکہ کفایت سے کم کھانا رکھنا مُرَوَّت کے خلاف ہے اور ضَرورت سے زیادہ رکھنا بناوٹ و دِکھلاوا ہے۔[4] اللہ پاک ہمیں میزبانی اور مہمانی کے آداب کا خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) بخاری، 4/105، حدیث: 6019 (2) کشف الخفاء، 2/33، حدیث: 1641 (3) شرح النووی علی المسلم، 2/18 (4) احیاء العلوم، 2/22 تا 23 ملخصاً۔

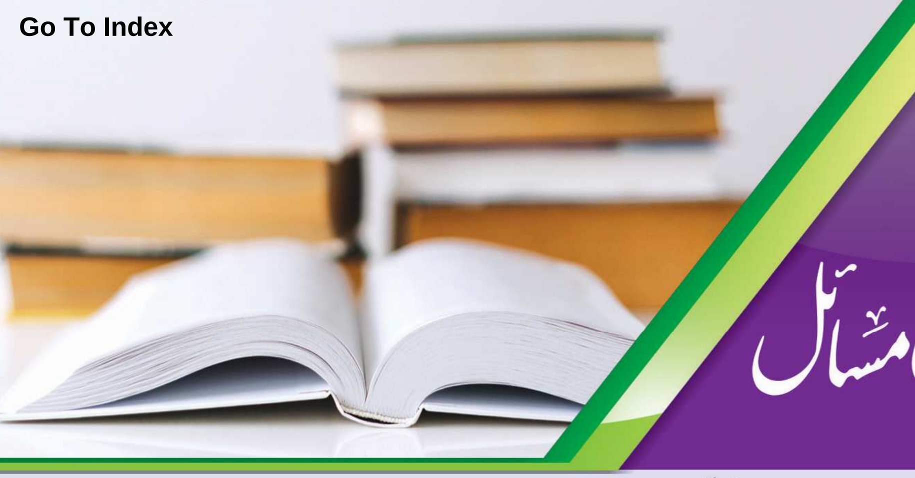

# اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

## 1 شوہر حق مہر کی معافی قبول نہ کرے تو وہ بدستور لازم رہتا ہے؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بیوی اپنے شوہر کو حق مہر میں ادا کی جانے والی رقم معاف کر دے، مگر شوہر انکار کر دے اور کہے کہ جب رقم آئے گی تو میں حق مہر ضرور ادا کروں گا؟ تو کیا اس صورت میں شرعاً شوہر پر حق مہر کا ادا کرنا لازم رہے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت اپنی رضامندی و خوشی سے اپنا حق مہر معاف کر دے تو وہ معاف ہو جاتا ہے بشرطیکہ شوہر نے انکار نہ کیا ہو، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں شوہر چونکہ حق مہر کی معافی سے انکار کر رہا ہے، تو اس صورت میں حق مہر معاف نہیں ہو گا بلکہ شوہر کے ذمے اُس کی ادائیگی لازم رہے گی۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، 4/240 ملتقطاً- البحر الرائق شرح کنز الدقائق، 3/161- بہارِ شریعت، 2/68)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## 2 عورت جمعہ والے دن بھی نمازِ ظہر ہی ادا کرے گی؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت جمعہ کے دن ظہر پڑھے گی یا جمعہ کی نماز ادا کرے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت جمعہ والے دن بھی نمازِ ظہر ہی ادا کرے گی کہ جمعہ فرض ہونے کی چند شرائط ہیں انہی میں سے ایک شرط مرد ہونا بھی ہے، لہٰذا عورت پر جمعہ فرض نہیں۔ البتہ یہ مسئلہ ذہن نشین رہے کہ اگر کسی عورت نے جمعہ ادا کر لیا تو اُس پر سے نمازِ ظہر ساقط ہو جائے گی۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، 3/30-32 ملتقطاً- بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، 1/285 ملتقطاً- نورالایضاح و شرحہ مراقی الفلاح، ص269- بہارِ شریعت، 1/770، 771 ملتقطاً)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## 3 مدتِ رضاعت میں عورت کا دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ڈیڑھ سالہ بچہ اپنی چچی کی بیٹی کا فیڈر پی لے، جس میں چچی نے اپنا دودھ نکال کر ڈالا ہوا اُس میں کوئی اور دودھ مکس نہ ہو، تو کیا یہ دودھ پی لینے سے یہ دونوں بچے آپس میں رضاعی بھائی بہن بن جائیں گے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں یہ دونوں بچے رضاعی بھائی بہن کہلائیں گے کہ مدتِ رضاعت میں عورت کا دودھ خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ کسی بھی طریقے سے بچے کے پیٹ تک پہنچ جائے تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے، وہ عورت بچے کی رضاعی ماں کہلاتی ہے اور اُس عورت کی جتنی اولاد ہے وہ دودھ پینے والے کے بھائی بہن ہیں۔

یہاں تک تو پوچھے گئے سوال کا جواب تھا البتہ یہ مسئلہ ذہن نشین رہے کہ اگر کسی نے فیڈر میں عام دودھ کے ساتھ عورت کا دودھ ملا دیا تو اب اگر عورت کا دودھ زیادہ ہو یا دونوں دودھ برابر ہوں تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی، اور اگر عورت کا دودھ کم ہو اور عام دودھ زیادہ ہو تو حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔

(تحفۃ الفقہاء، 2/282- البحر الرائق شرح کنز الدقائق، 3/246- بہارِ شریعت، 2/39)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہے

# دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

## Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا حسین علاؤالدین عطّاری مدنی*

### مبلغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مَلاوی میں 62 افراد کا قبولِ اسلام

دعوتِ اسلامی کے شعبہ ویلکم ٹو اسلام کے تحت مَلاوی کے نگران مولانا عثمان عطّاری مدنی اور دیگر ذمہ داران نیکی کی دعوت عام کرنے اور تبلیغِ دین کی نیّت سے ایک دیہات میں پہنچے، مولانا عثمان عطّاری مدنی نے نیکی کی دعوت کو عام کرتے ہوئے مقامی لوگوں کو دینِ اسلام کی دعوت دی اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں بتایا۔ اللہ کے فضل و کرم سے نیکی کی دعوت کی بدولت 62 غیر مسلموں نے اسلام قبول کرلیا جن میں 21 مرد اور 41 خواتین شامل تھیں۔ نئے مسلمان ہونے والے افراد کو سابقہ گناہوں سے توبہ کروائی گئی اور ان کے اسلامی نام رکھے گئے۔

### عرسِ حضرت سخی عبد الوہاب شاہ جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ میں مفتی علی اصغر عطّاری کا بیان

حیدر آباد کے مشہور و معروف بزرگ حضرت سخی عبد الوہاب شاہ جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے سالانہ عرس کے موقع پر شعبہ مزاراتِ اولیا (دعوتِ اسلامی) کے زیرِ اہتمام سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں علمائے کرام، مزار کی انتظامیہ اور کثیر تعداد میں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ اجتماع میں ہیڈ آف مرکز الاقتصاد الاسلامی، ماہرِ علومِ تجارت مفتی علی اصغر عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور اولیائے کرام کی شان پر گفتگو کی۔

### عراق میں علمائے کرام سے ملاقات

خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّ ظِلُّہُ العالی، نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی، اراکینِ شوریٰ حاجی محمد رفیع عطّاری، حاجی سید ابراہیم عطّاری، مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری اور مولانا حاجی جنید عطّاری مدنی کی سفرِ عراق کے دوران بغداد معلیٰ میں موجود خانقاہ الولی الصالح الشیخ حمد القادریہ الرفاعیہ میں آمد ہوئی۔ خانقاہ میں الشیخ حامد عبد العزیز، الشیخ حمد، الشیخ اسید حامد، الشیخ عقیل حامد، الشیخ عمر الفہد اوی القادری حفظہم اللہ سے ملاقات کا سلسلہ ہوا۔ ملاقات میں عالمی سطح پر ہونے والے دینی و فلاحی کاموں پر تبادلۂ خیال ہوا اور مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ اس موقع پر علمائے کرام اور مشائخ عظام نے خدماتِ دعوتِ اسلامی کو سراہا اور دعاؤں سے نوازا۔

### ملیر کراچی میں دعوتِ اسلامی کا عظیم الشان سنتوں بھرا اجتماع اراکینِ شوریٰ، سیاسی و سماجی شخصیات کی شرکت

کراچی: 20 نومبر 2025ء کو سعود آباد ملیر کے RCD گراؤنڈ ماڈل ٹاؤن میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ایک عظیم الشان سنتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں مختلف شعبہ جات کے ذمہ داران، سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات، کاروباری حضرات اور عاشقانِ رسول کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں خلیفۂ امیرِ اہلِ سنت مولانا حاجی عبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ نے سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی زندگی کو سنوارنے اور گناہوں سے توبہ کر کے نیکیوں کی راہ اپنانی چاہیے۔ انہوں نے فرمایا کہ کامیاب وہی ہے جو فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نبیِ کریم

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوت اسلامی کے شب وروز، کراچی

Go To Index

صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں کو اپنے معمولات میں شامل کرے کیونکہ آخرت کی کامیابی کا راز سنتِ رسول پر عمل پیرا ہونا ہے۔ فتنوں کے دور میں سنت پر ثابت قدم رہنا دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اس لیے جو شخص فتنوں سے بچنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ سنّتِ رسول اور خلفائے راشدین کے طریقے کو اپنا شعار بنائے۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ مبارکہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے جس میں زندگی کے ہر شعبے کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ سنتوں پر عمل ہمارے لیے مغفرت اور درجات کی بلندی کا سبب ہے۔ انہوں نے فیشن کے غلبے اور سنتوں سے انحراف کی طرف بھی اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کے اس پُرفتن دور میں لوگ فیشن اپنانے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور سنتوں پر عمل کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں، یاد رکھیں! جس نیک عمل میں جتنی زیادہ دشواری ہو اس کا اجر بھی اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے سنتوں کو اپنانے میں شرم محسوس نہ کریں اور اپنے کردار کو سنتِ رسول کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔

## انڈونیشیا میں خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت کا بیان

انڈونیشیا کے شہر آچے بسار (Aceh Besar) کی جامع مسجد بیت التقویٰ میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام اجتماعِ میلاد کا انعقاد کیا گیا جس میں علمائے کرام، دارُ العلوم مصباح الوریٰ الامیریہ کے طلبۂ کرام اور دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی مَدَّ ظِلُّہُ العالی نے سنتوں بھرا بیان کرتے ہوئے شُرَکا کو نیک اعمال کرنے، سنتوں کو اپنانے، گناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی ترغیب دلائی۔ اس موقع پر رکنِ شوریٰ قاری ایاز عطّاری بھی موجود تھے۔

## رکنِ شوریٰ حاجی جنید عطّاری کا عراق میں ”امام اعظم یونیورسٹی“ کا دورہ

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن مولانا حاجی محمد جنید عطّاری مدنی نے دیگر ذمہ داران کے ہمراہ عراق کی ”امام اعظم یونیورسٹی“ کا دورہ کیا جہاں شیخ ڈاکٹر اسد عبد العلیم السعدی، ڈاکٹر عقیل، شیخ عمر، شیخ علی اور جنرل سپروائزر ڈاکٹر مشتاق عماد عبد العزیز سے ملاقات ہوئی۔ ملاقات کے دوران دعوتِ اسلامی کی تعلیمی، تبلیغی اور فلاحی خدمات کا جامع تعارف پیش کیا گیا اور بتایا گیا کہ کس طرح یہ دینی تحریک دنیا بھر میں علم و خدمتِ دین کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہے۔ ڈاکٹر مشتاق نے امامِ اعظم یونیورسٹی کے علمی وژن، تعلیمی پروگرامز اور معاشرے و دین کی خدمت میں ادارے کے کردار پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

## بنگلہ دیش میں اسٹوڈنٹس اجتماع

شعبۂ تعلیم (دعوتِ اسلامی بنگلہ دیش) کے زیرِ اہتمام M.A.G عثمانی میڈیکل کالج سلہٹ (Sylhet) کے اسٹوڈنٹس کے لیے سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں کالج کے کم و بیش 80 اسٹوڈنٹس شریک ہوئے۔ رکنِ شوریٰ عبد الوہاب عطّاری نے سنتوں بھرا بیان کیا اور شُرَکا کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کرنے، سیرتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مطالعہ کرنے اور سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ذہن دیا۔

## انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی لاہور میں حاجی یعفور کا بیان

شعبۂ تعلیم (دعوتِ اسلامی) کے تحت لاہور میں قائم انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی میں اجتماعِ میلاد کا انعقاد کیا گیا جس میں یونیورسٹی کے ایگزیمینیشن کنٹرولر فیصل اعجاز، ڈپٹی رجسٹرار عثمان علی علوی اور فیکلٹی ممبران سمیت اسٹوڈنٹس نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری نے ”شانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور سیرتِ طیبہ“ کے موضوع پر سنتوں بھرا بیان کرتے ہوئے شُرَکا کو دینی ماحول سے وابستہ ہونے، علمِ دین سیکھنے، نماز کی پابندی کرنے، سنتوں پر عمل کرنے اور دعوتِ اسلامی کی دینی و فلاحی کاموں میں حصہ لینے کا ذہن دیا۔

## یوکے گورنمنٹ کی جانب سے FGRF کو فلاحی خدمات پر اعزازی ایوارڈ جاری

شعبہ FGRF (فیضان گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن) اپنی فلاحی خدمات کی وجہ سے دنیا بھر میں مقبول ہوتا چلا جارہا ہے۔ زلزلہ ہو یا سیلاب زدہ علاقہ، غزہ کے متاثرین ہوں یا کسی اور قدرتی آفات میں پھنسے لوگ! FGRF بروقت ان تک امداد پہنچاتا اور ان کی پریشانی کم کرنے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ان ہی فلاحی کاموں کے اعتراف میں U.K گورنمنٹ کی طرف سے ”Social Impact Initiative of the Year Award 2025“ فیضان گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن یوکے کو پیش کیا گیا۔ یہ اعزازی ایوارڈ نگران ویلز یوکے سید فضیل رضا عطّاری نے وصول کیا۔

Go To Index

# رجبُ المرجّب اور شعبانُ المعظّم کے چند اَہم واقعات

| تاریخ/ماہ/سن | نام/واقعہ | مزید معلومات کے لئے پڑھئے |
|---|---|---|
| 13رجب763ھ | یومِ وصال حضرت سیّد میر موسیٰ جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب1439ھ |
| 12یا14رجب32ھ | یومِ وصال عمِ رسول حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہُ عنہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب1438، 1439ھ |
| 15رجب148ھ | یومِ عرس تابعی بزرگ حضرت امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب1438، 1444ھ اور ”فیضانِ امام جعفر صادق“ |
| 21رجب989ھ | یومِ وصال قاضی ضیاء الدین معروف جیا عثمانی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب1439ھ |
| 22رجب60ھ | یومِ عرس صحابیِ رسول کاتبِ وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب1438 تا1445ھ اور ”فیضانِ امیر معاویہ“ |
| 24رجب261ھ | یومِ وصال امامُ المحدثین حضرت امام مسلم بن حجاج رحمۃُ اللہِ علیہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب1439ھ |
| 25رجب101ھ | یومِ وصال تابعی بزرگ ثانیِ عمر حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب1438، 1440ھ اور ”حضرت عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات“ |
| 25رجب1416ھ | یومِ شہیدانِ دعوتِ اسلامی محمد سجاد عطاری اور محمد اُحد رضا عطاری | آدابِ مرشدِ کامل، صفحہ 252 تا 255 |
| 27رجب سن 11 نبوی | اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو معراج شریف کا عظیم معجزہ عطا فرمایا | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب1438 تا1445ھ اور ”فیضانِ معراج“ |
| 27رجب297ھ | یومِ وصال امامُ الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب1438ھ |
| 27رجب632ھ | یومِ وصال حضرت ابو صالح عبد اللہ نصر رحمۃُ اللہِ علیہ | شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، صفحہ 91 |
| رجب15ھ | واقعہ جنگِ یرموک جس میں صرف 41 ہزار مسلمانوں نے 6 سے 7 لاکھ رومیوں کو شکست دی اور اللہ پاک نے مسلمانوں کو عظیم فتح عطا فرمائی۔ | ”فیضانِ فاروقِ اعظم، جلد2، صفحہ 591 تا 618“ |
| پہلی شعبانُ المعظم 204ھ | یومِ وصال شافعیوں کے امام حضرت محمد بن ادریس شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبانُ المعظم 1438ھ اور ”فیضانِ امام شافعی“ |
| 2شعبانُ المعظم 150ھ | یومِ عرس حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃُ اللہِ علیہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبانُ المعظم 1438 تا 1443ھ اور ”اشکوں کی برسات“ |
| 3شعبانُ المعظم 447ھ | یومِ وصال حضرت ابو الفرح محمد یوسف طرطوسی رحمۃُ اللہِ علیہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبانُ المعظم 1438ھ |
| 5شعبانُ المعظم 4ھ | یومِ ولادت نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہُ عنہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرم الحرام 1439 اور ”امام حسین کی کرامات“ |

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کرکے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔

Go To Index

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
January 2026

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جنوری 2026ء

# سادگی کیا ہے؟

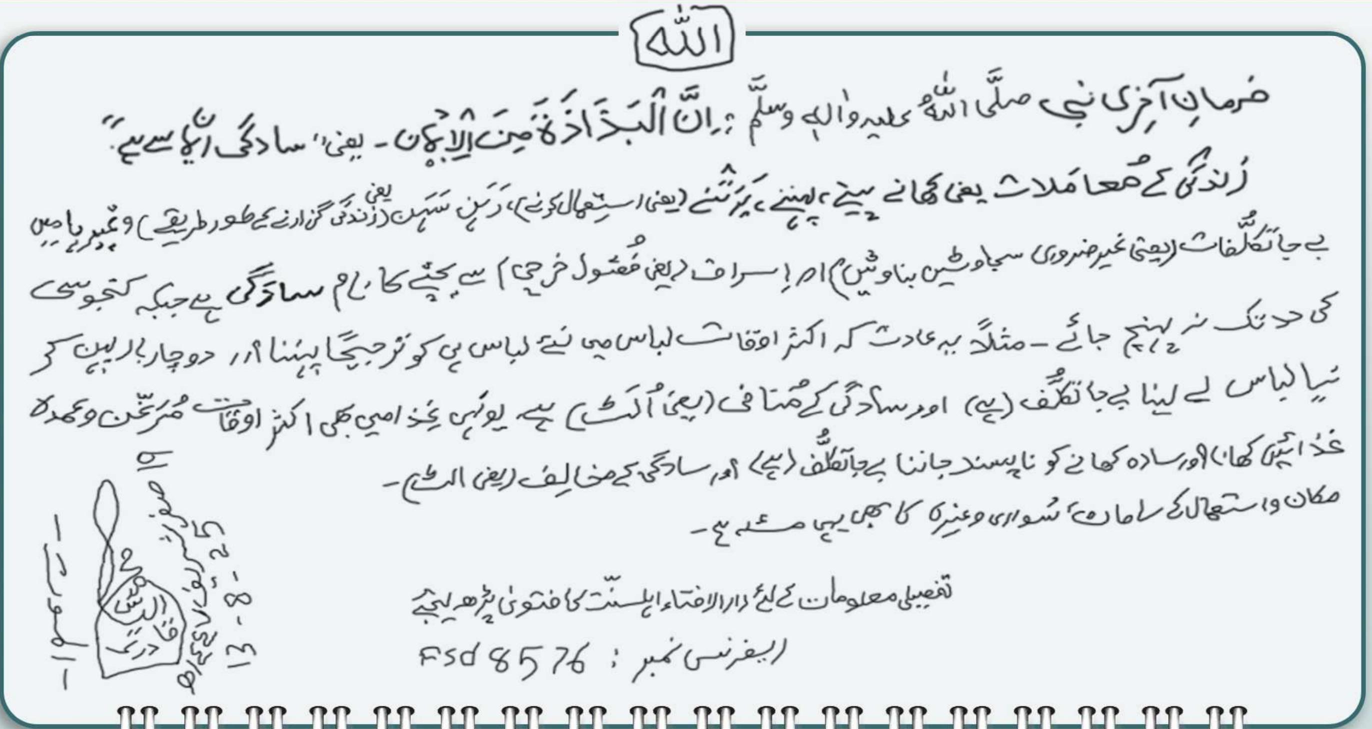

فرمانِ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَان۔ یعنی ”سادگی ایمان سے ہے۔“

زندگی کے معاملات یعنی کھانے، پینے، پہننے، بَرَتنے (یعنی استعمال کرنے)، رَہن سَہَن (یعنی زندگی گزارنے کے طور طریقے) وغیرہا میں بے جا تکلُّفات (یعنی غیر ضروری سجاوٹیں بناوٹیں) اور اِسراف (یعنی فُضول خرچی) سے بچنے کا نام سادگی ہے جبکہ کنجوسی کی حد تک نہ پہنچ جائے۔ مثلاً یہ عادت کہ اکثر اوقات لباس میں نئے لباس ہی کو ترجیحاً پہننا اور دو چار بار پہن کر نیا لباس لے لینا بے جا تکلُّف (ہے) اور سادگی کے مُنافی (یعنی اُلٹ) ہے۔ یونہی غذا میں بھی اکثر اوقات مُرَغّن و عمدہ غذائیں کھانا اور سادہ کھانے کو ناپسند جاننا بے جا تکلُّف (ہے) اور سادگی کے مخالِف (یعنی الٹ)۔

مکان و استعمال کے سامان، سُواری وغیرہ کا بھی یہی مسئلہ ہے۔

تفصیلی معلومات کے لیے دار الافتاء اہلسنّت کا فتویٰ پڑھ لیجیے۔
(ریفرنس نمبر:FSD8576)

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

978-969-722-878-2
01130331

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net